مہرِ رشید

الحمد للہ کہ جلد اوّل مراثی حضرت ملک الشعراء جناب رشید مرحوم اعلی اللہ مقامہ

(جسکا تاریخی نام)

خمخانۂ خلد ۱۳۵۲ھ اور دوسرا نام بوستانِ رشید

(ہے)

مرتبہ عمدۃ الشعراء جناب سید سجاد حسین صاحب شدید نبیرہ و جانشین

ملک الشعراء حضرت رشید مرحوم

باہتمام سید جعفر حسین مالک مطبع

نور الاسلام رکابگنج قدیم لکھنؤ طبع گردید

قیمت ۸ر عہ

اظہار حقیقت

جناب رشید مرحوم کے انتقال کے بعد ہی سے اکثر مومنین اور بالخصوص مرحوم کے تلامذہ برابر متقاضی رہے کہ مرحوم کا کلام شائع کیا جائے۔ مگر مجھے بعض مجبوریاں الیسا روکے ہوے تھین کہ تعمیل احکام احباب سے قطعاً قاصر رہا۔ یہانتک کہ چند حضرات نے تو اپنے نزدیک یہ رائے قائم کر لی کہ "شدید" درحقیقت جناب رشید کے کلام کو اپنا کہکر پڑھنا چاہتا ہے" چنانچہ ناچیز کے بعض مرثیون کو مرحوم کی طرف منسوب کر کے کافی شہرت دی۔ اگرچہ مین ان بے سروپا باتون سے ذرا بھی متاثر نہ ہوا تاہم رنج اسکا ضرور ہوا کہ دنیا میں ایسے بے بصیرت افراد سے خالی نہین جو ایک استاد کامل اور ایک مبتدی کے کلام مین فرق نہین کر سکتے۔ زمانہ کا یہ حال دیکھتے ہوئے مین نے بھی اپنے کلام کا رنگ بدل دیا۔ پھر بھی ان باوضع حضرات کے خیالات نہ بدلے۔ میرے محترم دوست ممتاز الذاکرین جناب مولوی سید محمد صادق عرف بن صاحب برادر مکرم مسیح العصر جناب حکیم سید محمد قاسم صاحب عرف صاحب عالم صاحب اور سید جعفر حسین صاحب مالک مطبع نور الاسلام نیز دیگر مخلص احباب نے مجبور کیا کہ مرحوم کے کلام کی اشاعت کا سلسلہ کسی نہ کسی طرح شروع کر دون۔ احباب کی خوشی کے خیال سے جلد اول مرتب کر کے خمخانہ خلد تاریخی اور بوستان رشید دوسرا نام رکھکے ہدیہ ناظرین کر رہا ہون۔ امید ہے کہ آئندہ بھی سلسلہ طباعت واشاعت کلام جناب مرحوم جاری رہیگا بشرطیکہ کم از کم دو سو فرمائشین جلد دوم کے لئے اہل ذوق کی طرف سے موصول ہو جائین۔ اور حسب وعدہ مرحوم کی سوانحعمری بھی پیش کر کے اپنے فرائض سے سبکدوشی حاصل کر دون گا۔ اس جلد کے آخر مین کمترین نے اپنا ایک مرثیہ، سلام، اور چند رباعیان اس لحاظ سے شامل کر دی ہین کہ ارباب نظر انصاف کرینگے کہ دونو کلامون مین کتنا فرق ہے۔ اور اہل حسد کا خیال کہانتک صحیح ہے۔

نیازمند

ہیچمدان سید سجاد حسین شدید
حضرت ملک الشعر جناب رشید مرحوم
رکابگنج قدیم
لکھنو مورخہ ۲۴ رمئی ۱۹۳۰ء

خدائے سخن حضرت رشید مرحوم

ناظرین کرام! السلام علیکم۔ "مین جس بزرگ کے کلام کا ایک مختصر حصہ آپکے سامنے پیش کرکے نہ صرف دنیائے شاعری کی ایک بہت بڑی ضرورت کو انجام دے رہا ہون بلکہ آپ کی دلی آرزو اور تمنا کو پورا کر رہا ہون"۔ مناسب تھا کہ انکی سوانحعمری سے بھی کچھ اطلاع دیتا۔ اگرچہ رشید کو اسکی ضرورت نہین کہ ارباب سخن سے انکا تعارف کرایا جائے۔ سب جانتے ہین کہ رشید کون تھے تاہم اضافہ معلومات ناظرین کے لئے یہ امر ایک حد تک مفید ہوتا۔ لیکن میری مجبوریان ابھی اجازت نہین دیتین۔ خدا نے چاہا تو آئندہ اس دلچسپی مین حصہ لونگا۔ اگر ارباب ذوق نے اس جلد کی کافی قدر کی۔ امید ہے کہ جلد دوئم جلد پیش کی جائیگی جسمین وہ مراثی ہونگے جنکا دستیاب ہونا اگر محال نہ مانا جائے تو آسان بھی نہین۔

خاندان انیس مرحوم مین انکے نواسہ جناب سید مصطفے میرزا صاحب عرف پیارے صاحب رشید مرحوم اعلی اللہ مقامہ کی ذات ایسی ہی بزرگی رکھتی ہے جیسے شب ماہ مین درخشندہ ستارون پر بدر کامل کو حاصل ہے۔ رشید کے پدر بزرگوار کا نام نامی جناب سید احمد میرزا صابر ہے۔ اور جد بزرگوار جناب سید محمد میرزا صاحب اُنس داروغہ علیا حضرت نواب ملکہ جہان صاحبہ مرحومہ تھے جو شیخ ناسخ مرحوم کے ارشد تلامذہ مین ہونے کا شرف رکھتے تھے۔ رشید کی پیدائش ۱۷۔ ماہ ربیع الاول ۱۲۶۳ھ یوم چہارشنبہ محلہ بازار راجہ لکھنؤ مین ہوئی اور تحصیل علم مین صغر سنی ہی سے مشغول و منہمک رہے یہانتک کہ تھوڑے ہی عرصہ مین فنون سپہگری کے علاوہ فلسفہ۔ منطق۔ ادب۔ حکمت۔ فقہ اور علم معانی و بیان مین دستگاہ کامل حاصل کرلی اور علم عروض و قافیہ مین اجتہادی درجہ پر فائز ہوئے۔ علم رمل و نجوم و جفر مین بھی مہارت تامہ حاصل کرلی اور تمام عمر عمل سورۂ مزمل و عاشور ترک نہ ہوا۔ ابھی انکی عمر کا دسوان سال تھا کہ شاعری کی طرف توجہ کامل ہوگئی اور جناب سید حسین مرزا صاحب عشق مرحوم و جناب سید مرزا صاحب تعشق مرحوم سے تلمذ حاصل کیا دونون بزرگوارون نے ہونہار بھتیجہ کی طرف خاص توجہ فرمائی یہانتک کہ کسی وقت اپنے سے جدا نہ کرتے تھے اور برابر شعرگوئی کی مشق کراتے تھے۔ تا اینکہ ۱۵ سال کی عمر مین دونون شفیق استادون سے سند استادی پاگئے اور دونون استادون کے شاگردون کی نظمون پر اصلاح دینا انہی کے ذمہ کردی گئی۔

رشید نے اپنی رنگینی طبیعت سے اپنے نانا انیس مرحوم اور اپنے چچا اور اُستاد نفیس مرحوم کے کلام کی طرف توجہ کرکے دونوں جداگانہ رنگوں کو ملا کر ایک نیا رنگ پیدا کیا اور اپنی خداداد قابلیت سے اپنے کلام کا ڈنکا چار دانگ عالم میں بجوا دیا۔ علی الخصوص مرثیہ میں بہار اور ساقی نامہ کی ایجاد میں آپ کو اولیت اور زبان کی شستگی و درستگی میں فضیلت کا شرف حاصل ہوا۔ رشید سے صاحب کمال نے دنیا کے کسی امر میں دلچسپی نہ لی۔ سوائے مدح اہلبیت کوئی دوسرا کام نہ تھا اور اپنی عمر کے ۷۰ سال اسی شغل میں کاٹ کے ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۳۶ھ یوم چہارشنبہ بوقت صبح انتقال فرمایا اور اپنے گھر کی مسجد کے نیچے دالان میں جہاں اپنی زندگی میں زیادہ تر بیٹھتے تھے مدفون ہوئے۔

رشید شہر سے باہر پہلے پہل غالباً سرسی تشریف لیگئے اور اُسکے بعد رامپور جانے لگے کئی سال تک رامپور تشریف لیگئے۔ لیکن ایک سال حسب معمول طلبی کا تار نہ آیا صرف خط آیا یا اسکا عکس ہوا ہو۔ بہرحال بہت نازک مزاج تھے ناگوار ہوا۔ پھر باوجود احباب کے اصرار کے نہ جانا تھا نہ گئے۔ تھوڑے عرصہ تک کہیں نہ گئے اور نہ جانا چاہتے تھے۔ اسی حالت میں حیدرآباد سے طلبی ہوئی۔ انکار فرمایا۔ گو بہت عسرت میں بسر ہو رہی تھی۔ نواب بہرام الدولہ بہادر چونکہ بہت قدردان تھے۔ موصوف نے مختلف کوششیں کیں۔ آخرکار حکیم میر باقر حسین صاحب مرحوم کا ذریعہ (جو رشید کے گہرے دوست تھے) اختیار کیا اور حکیم صاحب موصوف لے بہ جبر رشید مرحوم کو حیدرآباد بھیجا۔ بہ بکراہت رشید مرحوم گئے اور مرتے مرتے یہ منع باقی رہی۔ مختلف مقامات پر رشید مرحوم تشریف لیجاتے تھے۔ منجملہ اُنکے کلکتہ میں نصیر الملک مرزا شجاعت علی مرحوم سفیر ایران کے یہاں پٹنہ چھوٹے نواب صاحب کے یہاں صفرآباد راجہ اصغر علی خان صاحب مرحوم کے یہاں سلیم پور راجہ احمد علی خان صاحب کے یہاں تشریف لیجاتے تھے۔ آخر عمر میں نبض شناس عالم نے رنگ زمانہ دیکھتے ہوئے لکھنؤ میں پڑھنا ترک کر دیا جسکا قلق اہل شہر کو بہت تھا اور رہیگا۔ مختلف تدبیریں کی گئیں اور کامیابی نہ ہوئی۔ آخرکار کانپور محلہ ٹپکاپور میں بصد کوشش مجلس مقرر کرائی گئی۔ اور بصد منت و التجا رشید مرحوم کو پڑھوایا اور یوں اہل لکھنؤ نے اپنی آرزو پوری کی۔ لکھنؤ میں رشید مرحوم جس کثرت سے مجالس میں پڑھتے تھے قابل بیان نہیں خصوصاً عشرۂ محرم میں صبح کی نماز کے بعد سے دس بجے شب تک سلسلہ خواندگی مجالس جاری رہتا تھا۔ اور مومنین کے اشتیاق کی یہ حالت تھی کہ مرحوم کی پالکی سے آگے ہو لیتے تھے۔ سالانہ مجالس کی فہرست لکھنا طول کا باعث ہوگا۔ لہٰذا صرف نئے مرثیے کی مجلس کا تذکرہ کافی سمجھنا چاہیے۔

مرحوم سجاد حسین صاحب کارخانہ دار صندوق سازی کے یہاں ہرسال ماہ ربیع الاول کے تیسرے اتوار کو نیا مرثیہ پڑھتے تھے۔ جو دیندیال روڈ پر موصوف کے مکان کے برابر کے میدان میں ہوتی تھی مجمع کی یہ حالت ہوتی تھی کہ اس وسیع میدان میں تل رکھنے کی جگہ نہ ملتی تھی۔

زود گوئی

رشید کی زود گوئی کی یہ حالت تھی کہ ایک سال مرحوم مرثیہ نہ کہہ سکے! حیدرآباد جانے کا زمانہ آگیا۔ نواب صاحب کی تاکیدی فرمائش تھی کہ نیا مرثیہ ضرور ہو۔ مرحوم نے حسب معمول سیکنڈ کلاس کا پورا کمپارٹمنٹ ریزرو کرا لیا۔ اور لکھنؤ سے گاڑی کے روانہ ہوتے ہی مرثیہ شروع کر دیا۔ حیدرآباد پہونچتے پہونچتے مرثیہ تیار ہو گیا جسکا مطلع یہ ہے۔ ع کربلا میں شہ والا پہ ستم ہوتے ہیں۔

حیدرآباد کی مجلسیں اور رشید کی معجز نما آواز

مرحوم جس مکان میں پڑھا کرتے تھے حیدرآباد میں ایسا وسیع مکان بمناسبت مجلس شاید کوئی نہیں ہو۔ جو شادی خانے کے نام سے غالباً اسلئے مشہور ہے کہ رؤسا کی شادیاں اکثر اسی مکان میں ہوتی ہیں۔ اس مکان میں مجمع کی یہ حالت کہ صحن مملو۔ کمرے مملو۔ دالان مملو یہاں تک کہ کوٹھوں پر لوگ بیٹھتے تھے۔ باوجود اس کثیر مجمع کے رشید مرحوم کی مہین آواز ساری مجلس پر چھائی رہتی تھی اکثر حضرات نے تجربہ کیا منبر کے قریب بیٹھے اور پھر مکان کے آخری دالان میں بیٹھے۔ بعد کو بیان کیا کہ منبر کے قریب رشید کی آواز کا جس طرح سامعین پر اثر ہوتا ہوا تھا وہی آخری دالان میں۔

رشید کے متعلق غلط فہمی

اکثر حضرات کو میں نے یہ کہتے سُنا کہ بہار اور ساقی نامہ رشید کا حصہ تھا اسکے معنی یہ ہوئے کہ رشید مرثیہ کے اور مقامات میں مثل بہار اور ساقی نامہ کے کمال نہ رکھتے تھے حالانکہ صاحبان بصیرت پر روشن ہو کہ رشید نے مرثیہ کے حصے قائم کر دیئے اور جس مقام کو شروع کیا بدرجۂ کمال پہونچا کر اپنا حصہ کر لیا۔ اسکے ثبوت میں موجودہ مراثی ملاحظہ ہوں اور اسکے بعد آئندہ جلدوں میں ہر رنگ کا رشید کا کلام پیش کر کے ثابت کر دونگا کہ ہر رنگ اور ہر مقام کو رشید نے اپنا حصہ کر لیا ہے۔

رنج اصغر کا اے ارشکین بہن جانی چاہئے
تشنہ لب کی نذر کو تھوڑا سا پانی چاہئے
آہ بے بین عباس غازی کی نہر پر بیکسی
سیاف ہے ہے مطلع انوار ہے گریانی چاہئے
زار ہو جب کہ تم شہ شراب بلا لطف حیات
وارث سب میں گئے ازو عمر جاودانی چاہئے

بابی بان کو داغ دیجا اپنے تکیل بھی
جائیے وان ان کو آخر کہ زندگانی چاہئے
کلہرہ جانے سے بین سب جدا ہے یہ داغ جدا
کہہ بین بیکس نے شہ والا کہ یا بانی چاہئے
اکبر و اصغر کو ہے ہے عون بن کیسین کرے
ایک بھی تیری جائے جائے تو جوانی چاہئے

بولے شہ قاصد سے کہنا نبی بیجان یار آگیا
ہے ہے کہ یار یعنے پیام زبانی چاہئے
تیغ قاتل سے ملا ہے وعدہ یہ بن حضرت کلا
اپنی وعدہ کی وفا میں جانفشانی چاہئے
اب نہیں ہے یہ بیابان وقت عصر و تیغ شاہ
ماں وضو کے واسطے تھوڑا سا پانی چاہئے

کہا ابن سعد کنبہ بھی ہے تشنگی شاہ عبید
بیٹی رونی کی ہے بیکی پانی چاہئے
کہ دیا بے نقص سے تم بے حجا اسلام اکتا اریشید
اے علی کے لال تیری مہربانی چاہئے
کہا بیلیغ فاک زینت منبر ہر بنا
واں ایک دل بلا ابر لبنا

جوں شمع غضب بیچ ہیں تج سے سراپا جلا ہے
اس وقت اندھیری کو منتظر نہ بنا ہے
دل کے نین ول عزیزوں کے پائوں نہیں ملا
بیجا ہے بیچارے کے تو لب نہ بنا ہے
بے سد ہے بیتاب نہیں ول صد پارہ
ہم ایک جو جور کے دو منہ بنا ہے

بیجا ہے عزیز گستی امت ہے جمال کیا
شیریں ہے صبر کا لب لکھ نہ بنا ہے
کی ہے زین پارہ ہے بین شمع ہے ہم
سب ہے بے بیس انگلیا ہیں الکو نہ بنا ہے
جادو دل ہے تو بیاں لکڑا یا ہے
فکر حسن کے یہ تو نہ بنا ہے

شہر دامن رضا سے خدا اکو دیکھی طول
ایک فصل مرادک کا دو نہ بنا ہے
کس کے ہیں جو قدم بتنا ہے بدل کے ملا ہے
جدوں کے کان کے بلکے ابر و نہ بنا ہے
اعضا رکن لیکھ جا ہیں ہیں جو ترد کا لٹ ہے بو ہے
بیدار ہے یا عرض ہے لب کیوں نہ بنا ہے

مضمون خیال جاؤ بیزار دل میں ملے آرام
کلام سے ان کلون کے مشغول نہ بنا ہے
جدا صفحہ زندگی کا ہو صلہ جانا را
یہی ہے خاموش ادا مشغلہ جانا را

الہ

بدن ہو سکے پیوست تار کی بلاؤں میں شاہ کے
دل جگر میں جس قدر تھا فاصلہ جاتا رہا
ہائے جا پہنچیں سلاسل سل کا بنتا سلسلہ تھا
کالیوں کی منفعت کا سلسلہ جاتا رہا
صبر بنا آرے سے آرے سے عتاب منشکل نہ تھی
اولین صفرا ابتدا نے کا کیلہ جاتا رہا

کانٹوں سے کہ جو پھٹنے سے عابد کی بیوی انسا سوا
نہ ہم سیاہ ہو گیا ہوا آیا جب آسا یا
رنج میں شمر نے دکھایا بانو دو دو جہاں
اس طرح رو کا زمین کو زلزلہ جاتا رہا
سا از طاعت نے جنت سے آتش کے جو سے خلد
اسکہ سے کربلا میں انتظام وقت فاتحہ جاتا رہا

بڑھ کے جو تیر سنان سے خلف شہ کو لگا تھا
کیا رسول کبریا سے سلسلہ جاتا رہا
بعد نیک شاہ مٹی ہو گیا زینب کا دل
وہ دلہن کا شوق اور وہ ولولہ جاتا رہا
جب زینب بین صبر اب کر شوہر کے لیے ہو
ہاں جو دل کو تیر سے پہلو پہ لگا

اس فوج سے نہ کیوں دل شبیر جو ٹھنڈی
جب شاہزادی وقت بانو لئے ہوئے
جب شاہ دولہا بن تازہ لئے ہوئے جنازہ
ماں کی آل کھڑے ہوئے کر بجو لئے ہوئے
کہ یتیم شاہ لیتے گئے کر ببین
امت کی بخشش ہی نجات کا پہلو لئے ہوئے

جنس نایاب کبھی ہم بازار جہاں میں [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

رشید اچھے ہیں سب مداح اور شاعر اپنے ہیں
زبان پر لفظ یہ اکثر دم تقریر آتے ہیں

رباعی

تھا کونسا صدمہ جو نہ مجھ پر گذرا
دل سے نیزہ جگر سے خنجر گذرا
طفلی تھی مگر تو نہ تھی اے پیری
میں ایسے بزرگ ہونے سے در گذرا

رباعی

پیغام ہے موت کا پیام پیری
انسان ڈرے نہ کیوں جو نام پیری
ہر صبح کے بعد شام ہوتی ہے رشید
تاریکی قبر ہے یہ شام پیری

رباعی

پیری ہے وجہ سب میں بدنام نہیں
جز رنج و ملال میں آرام نہیں
محشر کی سحر کے بعد بھی شب ہوگی
یہ صبح وہ ہے جس کی کبھی شام نہیں

رباعی

آخر ہوں دم فراق پاتا ہوں میں
ہستی سے عدم کی سمت جاتا ہوں میں
پیری سے نہیں ہوں ختم سفر ہے نزدیک
دل بیٹھ گیا جھک کے اٹھاتا ہوں میں

رباعی

کیا بات ہے کس خوف سے تھراتا ہوں
کچھ قوت و طاقت میں کمی پاتا ہوں
پیری تو جوانی سے گران قدر نہیں
کیا بوجھ پڑا ہے کہ دبا جاتا ہوں

رباعی

گلزار شباب سے نکالا مجھکو
سو بار گرا پڑا نہ سنبھالا مجھکو
اپنا جو ہو وہ غیر کا کام کرے
پیری پیری نے مار ڈالا مجھکو

رباعی

طفلی نزری کہ تھی وہ جانے والی
کیا رہتی جوانی تھی مٹانے والی

رباعی

مدت سے جدائی کا الم باقی ہے
اک عمر سے یہ نشان غم باقی ہے
یوں جھک کے جوانی سے ملاقات وداع
جب سے اپنا کمر میں خم باقی ہے

پیری کو رشیخ بس غنیمت سمجھو
اب فصل نہیں ہے کوئی آنے والی

رباعی

پیری وہ ہے کہ جس کا مارا ہوں میں
اے بھائیو! مہمان تمھارا ہوں میں
چھپ جاؤں نظر سے وہ ہنگام قریب
وقت اور ہے اب صبح کا تارا ہوں میں

رباعی

پیری سے خاک مہربانی ہوگی
وقت آخر بھی کامرانی نہوئی

رباعی

بالوں کی سیاہی آہ تہمات گئی
کہتے ہیں جوانی جسے وہ رات گئی
پیری نے زبان کی فصاحت کھودی
لو صبح ہوئی رات گئی بات گئی

یوں توڑ تا دم کر دیکھنے لوگ آئے
افسوس ہے اسوقت جوانی نہوئی

[illegible]

[illegible] نے آنکھیں
[illegible] نرگس نے آنکھیں
[illegible] نے آنکھیں
[illegible] نظر آتا تھا
[illegible] نظر آتا تھا

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۵۵

گرمی ایسی تھی کہ سینوں میں گھٹے جاتے تھے دم
صحن میں بچوں کو لیے کے بیٹھے تھے حرم
زانوئے شاہ پہ تھی غش میں سکینہ پُر غم
گریۂ فاطمہ زہرا کی صدا تھی پیہم
پیاس اس طرح کی تھی غش میں بھی سر دھنتے تھے
بچے جب ہاتھ کے پنکھے کی صدا سنتے تھے

۵۶

عرش تک آہِ دلِ بنتِ علیؑ جاتی تھی
رات وہ جاتی نہ تھی جان چلی جاتی تھی
تھی ہوا گرم کہ آتش بھی جلی جاتی تھی
چاندنی سایہ کے ہاتھ ڈھلی جاتی تھی
تشنہ کاموں کا عجب حال ہوا جاتا تھا
ضعف بڑھتا تھا پسینہ جو چلا آتا تھا

۵۷

رنج و غم میں تھے شہِ تشنہ جگر اپنی جگہ
محوِ راحت تھا ہر اک بانیِ شر اپنی جگہ
بہرِ شورا تھے ہم لوگ ادھر اپنی جگہ
بیٹھا روتا تھا حرِّ نیک سیر اپنی جگہ
ہوں گے بخشش کہ نہ ہوں گے یہ کشش و پیچ بھی تھا
شاد جو کر گئے تھے غیظ بھی تھا پیچ بھی تھا

۵۸

دل سے کہتا تھا کہ ہنگامِ سحر کیا ہوگا
شاہ تنہا ہیں یہ کثرت ہے ادھر کیا ہوگا
ڈوبے ہیں ظلم میں سب بانیِ شر کیا ہوگا
پیاسے ہم جائیں گے سب تشنہ جگر کیا ہوگا
ہم خالق سے جہان جس کے نہ رہ جائیگا
خونِ ناحق نبی زادوں کا بہہ جائیگا

۵۹

روکے کہتا تھا وہ پیاسوں کا خیال آتا تھا جب
العطش کی بھی صدا دیر سے آتی نہیں اب
ہے غضب پیاس کا صدمہ نہ اٹھائینگے سب
کسقدر بیکس و بیمار ہیں یہ ہائے غضب
اینک ان سب نے مہم پیاس کی سر کیونکر کی
مجھکو حیرت ہے کہ کل رات بسر کیونکر کی

۶۰

ذی شرف ہیں جگر احمد مختار ہیں سب
دلبر فاطمہ و حیدر کرار ہیں سب
حیف ہے کیسی مصیبت میں گرفتار ہیں سب
کیا کریں کیا نہ کریں بیکس و ناچار ہیں سب
لشکر شام نے یہ جرم و خطا ٹھہرا ہے
سب نے دنیا کے لئے دین سے منہ پھیرا ہے

۶۱

ضعف ہونے کی نہیں طور برے ہیں سارے
جان پر میری بنی ہے اسی غم کے مارے
خون میں ڈوبے جو یہ عرش خدا کے تارے
کہیں گردوں سے برسنے نہ لگیں انگارے
زیر شمشیر گلا شہ کا جب آجائے گا
سارے عالم پہ خدا کا غضب آجائیگا

۶۲

دیکھوں کیونکر قدم بادشہ نیک سیر
یاں رہونگا تو جہنم سے بچونگا کیونکر
عزم بالجزم کیا ہے کہ جدا ان سے ہو کر
جاؤں پر جاؤں سوے بادشہ تشنہ جگر
ہر طرح سوے شہ نیک عمل جاؤنگا
فوجیں روکینگی تو لڑ بھڑ کے نکل جاؤنگا

۱۳

در سے پٹکتا تھا کبھی ہاتھ کبھی فریاد کیا
تھام لی سینے پہ جا ہم نے قریب شاد ہوا
گاہ ہونٹھوں کو چباتا تھا وہ پابند وفا
گفتگو آگے کی تھی جو شبیر سے تھی ادب کی حیا
کبھی کہتا تھا جو یاور ہوئی تقدیر مری
رحمت حق ہے ابھی بخشیں گے تقصیر مری

۱۴

تھا خود اس فکر میں دل تھا سوئے شبیر رجوع
سوئے مشرق نظر آنے لگے سامان طلوع
اور بلندی پہ گیا صبح کے تارے سے وقوع
کی اذاں سے لئے اکبر نے مناجات شروع
حر کے سب رو ہیں کھڑے ہونے لگے دل تڑپا
جسم میں طائر جاں صورت بسمل تڑپا

۱۵

شب عاشور تردد میں بسر کی حر نے
بیم و امید کے عالم میں سحر کی حر نے
عبد و فرزند و برادر پہ نظر کی حر نے
من و عن اپنے ارادے کی خبر کی حر نے
گو نہ کچھ جبر کیا اور نہ اصرار کیا
سب نے آقا پہ فدا ہونے کا اقرار کیا

۱۶

مرحبا کہہ کے اٹھا جلد وہ شیدائے امام
دوڑ کر پانی وضو کے لئے آیا غلام
حر نے کی آہ کہ پیاسے ہیں شہنشاہ انام
دل یہ بھر آیا کہ آنکھوں کے چھلکنے لگے جام
خیر رو رو کے وضو کر لیا ناچاری سے
پڑھ لیں دو رکعتیں خوف غضب باری سے

کلام

اولمشدر نیجه دیرلر اوزره گریه باقرآن تمام
باجه آز آنسی جمله جیمیه سی شوخ نیکان نظام
آه کیم دروازه سی ایچنده ازن ایدر بیلمشدی اوام
یاره اولدی فقط اوبرار اوره دمیدر اووه صوفین نظام
قوبت صبح لعیون بین اوده جی نهی
علیه قوق صدا بیلدی نهی

کلام

شرع جوجیمیه بین ودیکیا ظاواوه ده دیکیا سیکیا
یارانی کو جان ایت اجدی بیمیدی سی تلیدر دیکیا
سیمی یار قیا بیر کوچه ظاهر ایله آکرر دیکیا
رودی سی ایدر ایجادی آکیدر ظاهر عشق تانی بارجی
ستی حق نر ایجاد ظاهر یوسف اصل ایند بیکیا باجی
صیف افتادیه

وام

بری جلی دیکی ودلبر سی اولان اشبه ودی ایله بارز
اسه او دیکا آه کی با مسعود سی کلی جیدی بلزم ور
بیر لی الله جاجعی دست سی دیدی آرزو نهی نبار
صبر دوبارت قارنی بین ایجه ده رحمت شهادت
کی او ده جیمیه ردعا ودلبر جیزه سی
کلان بین بایه سی بیمیه لری آلماییز

بم

بر بادی دنیا یا بان ووار بیله ده دین
با سی بیلا اولدی یلیجیب سی کی طوفان
کل حلت اکبر ایدن ده بین لی ایوب صف
با ایند بایدن افلاک ایندی اولدی و بیت بان
انسی سی بیوشد ایستدرسوی آن سوی دبن
اوس بیان جامعه کسه اوره اوبدی بیان

۷

۲۱

بڑھکے فرمانے لگے بادشہ نیک لقب
کون اوٹھائیگا علم فوج بنا و زینبؑ
حاضر اسوقت جو ہیں سامنے ذیشان ہیں سب
یوں تو ہیں سب یہ ہمت ور پہ تمہیں یہ منصب
سایہ جو حیدرؑ صفدر کے ہما ہووے
آپکے بعد جوان سبکے بڑا ہووے

۲۲

سن کے یہ بھائی سے حضرت نے کہا لو بھائی
کرکے تسلیم پھرو گرد فدا ہو بھائی
یہ نشان دین تمھیں تم انکو دعا دو بھائی
کس قدر چاہتی ہیں یہ تمھیں دیکھو بھائی
ہو عزیز ایسے کہ ہو دوست ہو جانی ہو تم
کیوں نہ ہو حیدرؑ صفدر کی نشانی ہو تم

۲۳

مل چکا جبکہ علمدار دلاور کو نشان
حرم پاک سے ملنے کو بڑھے شاہ زمان
جوش غم سے تھے ابھی بی بیوں کے اشک رواں
رخ کیا فاطمہ کے لال نے سوئے میدان
زینبؑ اکبرؑ کو نہ ماں روک سکی قاسمؑ کو
لے چلی موت جوانان بنی ہاشم کو

۲۴

بیٹھے تھے یاں رفقا منتظر شاہ امم
آئی نوحہ کی صدا اور ہوا شور ماتم
پردہ در سے قریب آکے جو چمکا پرچم
سب کے سب اوٹھ کے لگے کہنے اب آیا علم
نذر دین عباسؑ کو دو شاہ کو تسلیم کرو
علم احمدؐ مختار کی تعظیم کرو

۲۵

تا کہاں شور ہوا مہر درخشاں نکلا
ایک مدت سے جو تھا دل میں وہ ارمان نکلا
باغ فردوس کے دروازہ سے رضوان نکلا
در سے یعنی علم سبز ذیشان نکلا
جوش یاں سب کو برائے طلب نام آیا
واں صفیں جمنے لگیں جنگ کا ہنگام آیا

۲۶

باندھا حضرت نے جو اون چھوٹے سے لشکر کا پرا
دشت رنگ رخ گلہائے محمد سے بھرا
رن میں پھیلا علم سبز کا پرتو جو ذرا
لہلہانے لگا سبزہ ہوا ہر نخل ہرا
بوئے گل لیکے ہر اک سمت صبا جا پہونچی
مسکرانے لگے غنچے کہ بہار آ پہونچی

۲۷

صبح کا وقت سہانا وہ ہوا کی سردی
غنچے چٹکے کہ یہی صبح کی گویا وردی
گل کی پتی بھی صبا نے جو برابر کر دی
دی صدا کانپ کے بلبل نے کہ بیدردی
عشق ہے ہات سے یہ عالم ہیں پیچا میرا
کوئی چھوتا ہے تو دُکھتا ہے کلیجا میرا

۲۸

جس طرف دیکھئے صحرا میں ہے جوش بہار
نہیں خالی گل خوشبو سے بر دوش بہار
ہے کسی جا یہ دہن غنچے کا اور گوش بہار
ہے کہیں سبزۂ خوابیدہ ہم آغوش بہار
ابتدا فصل بہاری کی ہے بولم ہے
آج تو ہر گل تازہ پہ بنا عالم ہے

۳۹

صنعت پہ تو کے ہے جو بیاں ظاہر اس کا جز و بیش
طرز انداز سے غنچے کی تنگ زباں سے کم
بولے گل سے جو لپٹی تھی صد الف بلبل
لاکھ ہر کچھ کھا ان تھی ابتر آئینہ زلف بتاں
صاف نہ کر کے تھی جو تو تی کا بیاں نیناں کا گھن
کہ نہ اس بات سے خالی تھی زباں سو وہ ان

۴۰

گل و بلبل ہیں جو یاں زینت بستان دل آرا ستم
ترنم ہے جس کی کھلی جا پر ہے اندازی ترنم
استغفار فصل بہاری جا سے گیا ہے آرزم
خوابیدہ غنچہ گل کی طرح ہوئے آئینہ کہ پہ لطف نزم
چھپے بلا بلبل نالاں کو نہیں کیا نہ ان کا
چھول ہے داغ جگر لالہ صحرا کا

۴۱

بادہ داری ہے حسینان چمن میں بہار کیسی
ابن یوں میں وزحون زکے چھپے لیے ہیں نظر
نرگس بیاں گل نظر جائے ہے ہر دل جا در
آں ہے کہ سرو ہے یارانی برابر جائے نہیں
عجب آن آئی ہے ابت اسے بیا بود نہیں
اب بنتوا ہے ابن عجیب غنچوں سے گہر بایو نہیں

۴۲

آہ جو بن باد سے کی طرح سے گھر آ ابانی
چمن وحشت میں ہو اسیری ہی کا وہ زندگانی
منزلوں نہیں شفق سے ہے شمر اا بانی
کہ منی آتش گل ادا وہ تھندا ا بانی
عطر بھی سترے ہے مہکی ہے جو جام سو تی
اس سے گل سو خط ابن ہیں الیسی ہی کا وہ زینت ہی

٣٣

طائر باغ جہاں بن گئے ہیں طیر چمن
زر لٹاتا ہے ہر اک غنچہ پئے تعمیر چمن
دل صبا کا نہیں لگتا کہیں اب غیر چمن
بلبلیں دیو ارو پہ چڑھ آتی ہیں پئے سیر چمن
شوق یہ ہے کبھی جاتی ہے کبھی آتی ہے
جب ہوا پھرتی ہے گلشن کی طرف پھرتی ہے

٣٤

کچھ سوا گلشن فردوس سے ہے مسکن گل
گل کو خود مست کئے دیتی ہے بوئے تن گل
جب چلی باد صبا پھاڑ کے پیراہن گل
پتیاں ہلنے لگیں اوڑنے لگے دامن گل
جب ادھر گلشن جنت سے نسیم آتی ہے
سب درختوں سے گلے ملتی ہوئی جاتی ہے

٣٥

جب سنی پائے نسیم سحری کی آہٹ
اوٹھنے کو سبزۂ خوابیدہ نے بدلی کروٹ
ہر طرف باغ میں کھلنے لگے غنچے چٹ پٹ
اوٹھ گئے سارے عروسان چمن کے گھونگھٹ
دل سے کھٹکا فصل گذشتہ کا تاسف نہ رہا
اب ذرا بھی گل و بلبل میں تکلف نہ رہا

٣٦

دل میں ٹھنڈک کہ بہار آئی لب جو ہو کر
گل دماغوں میں سمانے لگے خوشبو ہو کر
وحشت آنکھوں کی روانہ ہوئی آنسو ہو کر
آہ بلبل کے شرر اوڑ گئے جگنو ہو کر
بوئے طاؤس چمن شور قیامت اوٹھا
آتش گل سے دھواں ابر کی صورت اوٹھا

۳۷

اے زبان بس دیگر از راز سخن بند کر اب
طول سے فائدہ لازم ہے بیان مطلب
وہان صفین جم گئین اور بیان ہوا شور پکار
طبل پہ چوب لگی جرأت کو بڑھا اور غضب
جلد سامان وغا سوختہ جان کرنے لگا
مرگئے فرزند و برادر یہ بیان کرنے لگا

۳۸

خدمت شاہ مین جاتا ہون نہین دیکھون تو سہی
کیا مرنے کو چلا ہون مین دیکھو تو سہی
یہ کے رخصت ابھی آتا ہون مین دیکھون تو سہی
کیسی تلوار مین لگاتا ہون مین دیکھو تو سہی
شاید اپنا کو دلیر اہل جفا سمجھے ہین
مین سمجھتا نہین اتنا کہ یہ کیا سمجھے ہین

۳۹

کہہ کے یہ سجنے لگا اسلحہ وہ باتوقیر
دی صدا لاؤ فرس ہوتی ہے مجھ کو تاخیر
کسا پٹکے سے کمر دستار سے ترکش مین تیر
دوش پر رکھ کے سپر دل مین رکھی شمشیر
جان جانے کا نہ تھا خوف نہ مر جانے کا
فاتحہ پڑھ کے ارادہ کیا مر جانے کا

۴۰

خیمہ گردا کے جو پہنچا وہ خوش پیہ جرار
اوس کے ساتھی بھی ہوئے ساتھ تری گھوڑوں پہ سوار
دی رسالے نے سلامی ہوا نقارہ تیار
دور سے تکنے لگی فوج ستم کے سالار
شمر بولا کہ یہ ہے فوج مین غوغا کیسا
یک بیک ہو گیا لشکر تہ و بالا کیسا

۴۱

پھر سعد کو اک شخص نے دی جا کے خبر
حر ذی جاہ کی ہے جانب شبیر نظر
بولا ظالم اوسے آنے دو تو ہو احسان مجھ پر
پیک نے آ کے کہا حر سے بلاتا ہے عمر
سن کے یہ اور غضب میں حر غازی آیا
کس کراہت سے جری چھوڑ کے تازی آیا

۴۲

ڈر گیا حر کو لعین دیکھ کے چین بر ابرو
پوچھا کس جا صف لشکر میں چلے گا تو
حر ذی قدر نے غصہ سے کہا او بدخو
میں تو اوس صف میں ہوں جس میں ہیں علی کے مہ رو
دھیان ہے حشر کے میدان میں جب آؤں میں
صف محشر میں نہ ہر ایک سے شرماؤں میں

۴۳

مجھ سے بیکار کی باتیں نہ کر او بدکردار
اتنا سن میرا ہوا دیکھ بہت لیل و نہار
او لعین خوب سمجھتا ہوں کہ تو ہے مکار
قصد کچھ اور ہو تو میاں سے کھینچوں تلوار
جان پر کھیل کے آگے جو مرے آیا ہے
دیکھ سمجھے شمر ستمگار نے بھڑکایا ہے

۴۴

وسوسہ جان اوس ابلیس کے بہکانے کو
اوس نے بھیجا ہے یہاں ہم کو لڑوانے کو
کیا کہوں یاں تو نہ اوس کی ہے ترے آجانیکو
تو سمجھے ہے عقل کہ آیا مرے سمجھانے کو
کی ہے تجویز مری تیغ ترے سر کے لئے
جان سے گا تری ہم داد لشکر کے لئے

ہے دنیا کہ جس کا اک جھلکو نہیں پایا ہے خیال
نہیں اس کا کلمہ سمجھا سمجھانے یہ اوس کی تجھ مجال
ہے یہ سمجھ جیدہ سمروا اے اسکرن ذات حال
جو لاچار تو جو ہے سمروادا اوجھا ابیتا حال
ہے یہ بت نہ کار سے د اوضر نہیں سمجھا
سمجھ سے لینا نہیں ہے نصب جہاں

ہے جھا الگ رو وا دیا کیون جیبہ طلاف دشوار
حمد ہے رکار ابھا ہے اوس ہین نہین نہین رہنا منظور
کاوان کا او سکی طرف جسکا نہین کون اقصور
خوشبو اکا ہوان الگ تہ لینا ہون حجت سے کمی سو
مین نہ آیا الگ آیا ہوان بی سو
الگ نہ جاتا ہوان تمری طرف اتنا سو

دل مین اگر الگ تمکی طلب سے یہ ہوا لا اکلم
مسں سے نہ طوریں سے طور اسے عشق نہیں ان ہم
اور دینیں ہے کیا کیون سے طبیعت سے ہم
الگ ہے یہ پاٹھا اور نہ کا اونہین قدم
کہ یہ کیسا پائی کا یہ اسلوب نہین
نیت ہے کہ جھانہیں اندازیہ تو ہے نہین

ہوا ہے عشق و یا حرص نے یہ ظالم کو جواب
رشتہ طلب میں یہ والا امر اور دل کا بی تیتاب
باب دیکھو اسے ہیوں کہ کھانا ہی اور دل کا جھکو بتاب
رکھو ان کیمون یا اون کا اونہیں کہ ہو ان بابت کھاب
وضع کو جس میں ہے زر الست کی کا ہو ہو کیا جانے
جھکو ہوات ہے منظور اکھے تو کیا جانے

۴۹

سوچ کر کہنے لگا خیر میں سمجھا مطلب
دیر سے فکر میں تھا ذہن مرا ہو گیا اب
نوکری جاتی رہے گی مجھے اسکا ہے تعب
بو الاحزاب کسی مردود کا نوکر ہوں میں کب
دونوں ملعون بھی ہیں مردود بھی ہیں ظالم بھی
تو بھی اک فاسق و فاجر ہے ترا حاکم بھی

۵۰

میرا آقا ہے دل و جان رسول عربی
فخر والا حسبی مالک عالی نسبی
فاطمی و قرشی ہاشمی و مطلبی
بے وضو نام نہ لے کوئی کہ ہے بے ادبی
سارے آئینہ ہیں اسرار سماوات اون پر
خوب آگاہ ہے تو ختم ہے ہر بات اون پر

۵۱

اے زہے صبر و خوشا حلم شہنشاہ امام
تھام لی میں نے عنان اور نہ کیا تیغ کلام
تو کہ سردار ہے تابع ہے ترا لشکر شام
کاٹ لوں سر جو پکڑے مرے گھوڑے کی لگام
ہاتھ سے اپنے غضب دردرونہ غم کھاتا ہوں
کیوں یہاں گھیر کے لایا یہی پچھتاتا ہوں

۵۲

کیوں بن سعد خطا کیا ہے شہ والا کی
میرے آقا نے ترے ساتھ برائی کیا کی
ہے عداوت تجھے ناحق پسر زہرا کی
دیکھ لے جائیگی دوزخ میں ہوس دنیا کی
سوچ تو دلمیں کہ دروازے پہ پیاسے ہیں حسین
جنکی امت میں ہے تو اونکے نواسے ہیں حسین

۵۳

غور سے دیکھو اگر کچھ نظرِ عبرت آباد ہے
کھنڈر سے پانی کی تری کی وہ جو بنیں بنیاد ہے
زنشہ سب احمد مختار کی سب عبرت آباد ہے
دو سب آرام جاہ جا است میں آگرہ عبرت آباد ہے
زینتِ ایوان کی سادات کے ظالم زیر کی
بسعودہ کا مرکبا جو ہو کا قریہ کر لے

۵۴

سن کے کہتے گاؤں اندر دہ درگاہ و دوود
یہ ہیں وہ تیرے دین کو دل و جان سے موجود
کعبہ کا یہ ہے بہار سے لئے جس کو معبود
دی صدا حرم نے کرامت سے عزیز کی امرود
اپنے ظالم سے اشکبار آئے ہو اور دین
ان پر بات اور سے آگ آئے یہ دو مسرور دین

۵۵

باطن تیرے بھی بجا ہو جا دینگے شاہ و جہان
نفس کہتا ہوں بگڑا جو دہان ایاں سب جوان
بیم بیگ کو دیکھ اور جس سب آ ئے کی اشک بیابان
واقفوں آئی گا پیند نہ بچھا آسمان
روسیہ تیرا والا کے مقابل ہو گا
پھرتا منہ ظلق میں دکھا نہیں قابل ہو گا

۵۶

عقلمند اپنے کو سمجھا ہے کچھ جو نہیں
نار میں جاتا ہے اور ساتھ ہے ظلمِ برین
چل رہا ہے ساتھ اکڑ کے بندے نذر نشین
پھرتا اٹھا کے یہ دولت پھول میں بنا بیں
اب تو پڑا ہے کانوں میں بند ہوا دل ابھی
جوانی غفلت سے ہو بیدار سویرا ابھی

٥٧

پیچھا ہے کس کا کہ نکالا ظالم نے کیا ہو بنا و فساد
ہو ویرانہ کس نے یہ ہیں پہ بیدا امر نہ ہو بنیاد نہاد
کاہے کو وقت سے بے فائدہ کس نے یہ تیرے یہی جہاد
سب میں بیت ابھی چل کر لوٹے ہو کے ابھی آباد
ورنہ یہ اور جو یہ سطوت یہ ثنا ہی ہی الہی
سر جو کس کا جانا کہاں ابھی جانا ہی ہی الہی

٥٨

حرف نہ غصہ سے کہا جو یہ کیا آتا ہے
خوب ہے ساقی یہ آنا کو جو دیدار کو آتا ہے
جو طرفہ ہے ثواب اور سکوت خطا آتا ہے
غلط اور دشمن ارباب وفا کرتا ہے
خادم شاہ جہاں و دشمن اعوان ستمگر ترا
اب جو ... کہاں آن یہ ... ترا

٥٩

پھر سے آ دن الٹا کو وجہ اس کا عوض ہوتا ہیں
پیچھو جھٹ اور اس کو یہی دیکھو بنگالہ ہیں
اور سکا ہے فضل تو ادھر ہی بہتر ہے بنگالہ ہیں
یاد رکھنا کہ ہم آ سے منزل اور بنگالہ ہیں
خدمہ سپاہی جیو سچ کو جانتا ہوں
تو بیان صنعت ہم کو ہی آتا ہوں

٦٠

بدنام الٰہی جب میں طالب نہ نزد و نگاہوں شاہ
سب ہی نصیب سے کیا خبر ہے کہ بیان اشد
یہ گیت ادا ہے ہم یہ بہار میں لودو یاد
بخار اور میں آں زمین یہ تیری سیاہ
یاد ہے جنگ ہم غالب ہے غالب سی
ہم تم بن تجھے میں علم ابن ابی طالب

۲۶۱

سن جو وارنہ ہچکیو آب اوناوت بام
ہجھیسے تیو وہ سے سیاہ آرکیا یہ تیکلام
بادیب کشے کلا ھلید زاہ انجام
جھڑ پیدون سے ہنیچ ابھی سے ہمارے جانین
ابھی ابوا لکندوون مین جان پیکن
دیپا دیسے اوپسے اتکیں

۲۶۲

سنج پیریسے یاد اوسنج جو بدسے نیو
ہیجھے فوز ان سنکل سجنی نصیب کہ تیو
سیان سے عیدو فاوا ابسے بنہی چھب
جابے جھید سیوا سمیہا آسیاں اور نقابھ
ہمہ سیسے ہناں ابز تیاست کلہ بہ
ابھی جو نیج بسنج سے کہ سے دو کیہ

۲۶۳

غفلت بین جو سربکھیکرا تہا وہ نصیب الفین
باالکھان دیکھا کہ دانر نہیں سے ٹنکھوا راہین
دی صدا کوسے آکر اور وہمن اولاد تین
سے میں جانا ہویان سوسے ان تسبدار وتین
جب ہوا اور نیز نیچنا زا سے کویں جیکھہ
اولین جو وسے پیاو دون سے کدا دین جیکھہ

۲۶۴

سب بسن لکی جگہ آسے آیہ ببچوڑی
یہ دولا کہ کتکھون میں بیدا جوڑا
ایلا اور ہمیہ سوا اوون سنے کہلے کوڑا
چھیا بسا آسکو دی گاز نصلیان عجوڑی
دیاں جھلی جلی کہ ناہو جغا کا اوو ن کو
نہ سے جا بسی تقو عو ن جسے اسوا اوون کو

۲۶۵

یاں اور ارادہ کر دل طالب سیر رہ چمن کا
اے کر کہ وہ کہ کانوں کا ناجب سے سرکا
ہاتھ ملتے ہیں ہوا کا جبکہ کھینچ دم کا
رونا جاتا یہ تیغ کی طرح سے کا
عمل ہوا رنج عدو میں کرتے ہیں جو کاجا ہے
اور ہم سے سر کی کہانا کہ سے کہ نہ آتا ہے

۲۶۶

اے عاشق سرور الاس سے ظاہر کرنا ہے
جلد سے نظر میں سے لے آئی گھٹ رونق جانے ہے
ملک سینچ تر ہے عشق کی گلہ طاہر ہے
دی صدا اکھٹ سے کو قطعہ کرنا طامن کرتی
دونوں تن سے عشق سے تشتر اے بھری
سب نے کھیجا یہ اسا تشتر کرتی ہیں ابھی

۲۶۷

سکے چھپ کے نقاب میں ہوا زیب سوار
تیرنا یادی تشتہ ہیں ہو سے کھیل سے بیدار
فتح سے تیغ سے کل اسے بیدا یہ انبار
زیب تر نے زیب آئے کہ بیل دی کا بازار
ابھی دیکھا کو واس آیا اس سے پہلے زن
سانح جھٹ سے تیر انداز ہے سے زن

۲۶۸

دی صدا ہم نے کہ محبوب سراپا ہی سے عیب
جو عصیاں سے تلاطم میں پڑا ہے یہ غریب
باخدا کچھ سا ملا کہ تھک نہ ہے سے نصیب
الحمد ایسا بھی ہے کرنا ہے کہ ہے تقریب
وہ ترا ہے یہ جو کیا جاب سے کچھ امید
یہ ہو جاتا ہے ترا لطف سے ہے امید

وله

خود دیکھا [illegible] تو دیکھ کر آ انجمن سے یاں
ہو بند تماشہ پریوں کا دور سے اس انجمن سے یاں
نرخ صدا سے بلبل کی [illegible] چرچا کا باغ چمن سے یاں
اس بے [illegible] اس کو ٹکا [illegible] بن سے یاں
بے گرد [illegible] سرا [illegible] وفا بن سے یاں
بارہ برس [illegible] بن سے یاں

وله

بلبل نے یاروں سے لیا ہے [illegible]
زینت [illegible] بہار کے [illegible]
ہم سے [illegible] عرض اس کی [illegible]
[illegible] ان دنوں [illegible]
[illegible] سے [illegible]
[illegible]

وله

تمام کر نہ سکا [illegible] ثنا و انعام
[illegible] کلام
[illegible] کلام
[illegible] سے بین
بندہ [illegible] اور
[illegible]

وله

[illegible] اور الآن دور چل
[illegible] ابر [illegible]
[illegible] نکل [illegible]
[illegible] آئی
[illegible] آئی
[illegible]

٣

شہ نے فرمایا عجب چاہئے مہمان خانی
کیا کریں ہو نہ سکی کچھ بھی تری مہمانی
ذکر یا ٹکا جو لایا وہ سے علی کا جانی
تحفہ تھا سیراب ہوا شرم سے پانی پانی
عرض کی دیجئے اب میوۂ جنت مجھکو
کے فردوس کے ہوں جام عنایت مجھکو

٤

کہا بھائی نے تری امید کو بر لائے خدا
جام دیں کوثر و تسنیم کے تجھکو بابا
اوس نے پھر پوچھا اجازت ہو تو جاؤں آقا
شاہ کی بیکسی و پیاس سے بولے اچھا
پی کے پانی بھی زباں مائل فریاد رہے
اک سا ہوتی ہے پیاسا ہے ذرا یاد رہے

٥

پاچکا اذن غلام پسر شاہ نجف
پھر کے دیکھا کبھی وعدہ و برادر کی طرف
باری باری گئے مرنے وہ دُر نجف شرف
سب بیسے تو دوسرے کی تہ و بالا ہر صف
جان دی خدمت زہرا و علی میں پہونچے
مر کے دربار رسول عربی میں پہونچے

٦

پھر گرم کرشمہ سے قدم حر ہوا آمادۂ جنگ
جلد اسوار ہوا کھینچ کے گھوڑے کا تنگ
یوں کیا رخش نے سوئے پسر کیں آہنگ
جھوک میں صید پہ جس طرح سے جاتا ہے پلنگ
دی صدا ایک نے شہ کے تئیں تیار رہو
حر بڑا شیر خدا ہیں آتا ہے خبردار رہو

۲۷

یاں جو دیوار سے بیدار زانوئے وفا طاق تھا
رو میں دوا سے ... گزیدہ ... طاق تھا
... [illegible] ... آ جا تھا
... [illegible] ... طاق تھا
... [illegible] ...

۲۸

کہتا تھا یہ ... مجھے امداد کیا
تھا میں ... عمر ... ناشاد کیا
دل ... افسانہ ... تھا آباد کیا
بار ... آزاد کیا
حیف ... آزاد ... وطن ... یاد تھا
جو ... ستم ... تھا

۲۹

اب مجھ غم نہیں جان ہی ... دل پیر
طلب ... پیر
جناب ... اصل پیر
عمر ... لایا ہوں
ہم عیاں ... آیا ہوں
... [illegible] ...

۳۰

کہ ... چمن
... [illegible] ... جن
... سخن ... آتی
... [illegible] ... آتی
... [illegible] ...

۱۰۹
کھینچ کر تیغ کیا وار صفِ اوّل پہ
سبھی سے بی اس نعرہ لیا پایا انھا سبھی او فتنہ پایا پہ
اسدا ہے نھا نبد نہ رفعہ پیدل پہ
نیام [illegible] تھا کلاں تیغ دو دو سے آجھل پہ
سر تیغ [illegible] سے عیاں انکل بہل پہ
رو [illegible] کا قہر ایو نیا [illegible]

۲۰۹
حیا بن [illegible] دو چار اک لیک گوہر نہ دیا
دنیا [illegible] نہ تیغ کا سر دل بند نہ دیا
دیدہ [illegible] کو دل سر کھول سے ادرہ غند دیا
جین سے [illegible] سر دیا گیا جی بلی سو غند دیا
بادشہ [illegible] تن جلی بیل آئے
سارا [illegible] یاں [illegible] ن تھل آئے

۳۰۹
اور بہار سے لگائی دہنن کو تھا یقین
ہندو بہ [illegible] دہنن [illegible] سالگ یقین
ہیں [illegible] تیغ [illegible] بہا کی یقین
نیت [illegible] سے کی سر [illegible] بنا ہی زمین
[illegible] زبان کی [illegible] ادبی زبان زمین
[illegible] زمین

۴۰۹
غازی چو [illegible] کو فنا تھی [illegible] بانت گیا تھا
[illegible] ادا [illegible] سیہ اپنی صاحب [illegible] تھا
[illegible] سر کہ [illegible] آل [illegible] عمر [illegible] تھا
اب [illegible] سب [illegible] ن [illegible] تھا
[illegible] ن [illegible] تھا
[illegible] کو مالک کو دیوان ساتھ اودھا

۵۵

جس نے انداز ایذا رسی کا بھید نہ دیا
تیز رفتاری نے لغزیدن کو سنبھلنے نہ دیا
دم تاکو نہنگ کے میدان سے نکلنے نہ دیا
سیکھ سرو ہ اون کے جھلے ہوئے سنبھلنے نہ دیا
وبال قلب ہی عت میں عمل پیدا ہی دیا
ہم تب ... ان کا عمل ہی دیا

۵۶

جا بجا تھا جا بطرفان سے جرس گوالان
جو غضب سعد ین تھا وہ زبان ذی شان
اور بھی کرتا تھا جو پیکر سے بیان
جو ... نام رسالہ تھا وہ اسم مکان
تھا اوس کے ... کیا ... کہاں ہے
دی ... نعت ... عرش ... ہے

۵۷

قہر اعدا یہ جو تھا شاہ کا ساماں تیار
طوفان سے صفت جل ابر کی آئی تھی بہار
صد ... قضا دو دو بلا تھا سوار
جس ... تھا افلاک ... پیکار
یہ جو کامل دہ نظر ... آئین
... دالی فلک ... سب بین

۵۸

تھی زمین آسمان ... ذات
... میدان ... ذات
... صفات
... بات
... بار
... بار

۹۸

سکھی دل جاتا ہے تج کن وفاداری کا سکتا
جا بیچ الیا جو ان نون کن سالاری کا سکتا
جانکر دنیا تھا ہنسدا جیا جیاری کا سکتا
و نقشا دینی کنی تھی ہر کس نیاری کا سکتا
دو ادب سو کھیچ دو برس بید از انی نہی
چھیل یار و کی ساری ابا نجی بھیان نہی

۹۹

سکھا سو دن جم سبکرا ایک نہ بیرن نین لولا
سرسبز ہی صاف زبان جب تو ان یمن کا لالا
بچکیا او دیع اسوا جو نو سن لولا
صدن سو لالا ل کیا جو سبکی جبان ان اولا
لاڈ نیتی بیچ تھی سرن کیا سو ابو سو بیرا سکیا سو
او ڈ نیم طا سر جان نیکی بچھا کی ساتو

۱۰۰

تو بنا ری تو العنیوں ان سو او دو بیر سو اسکی دیا
دکسر کر او بیر سو تیح ثنا او دمن سو سو از تقا
السو لیقیں سو سو طبا تا بیت یا بنیاز
دنیا سو نیچ بر سکی ہیبت ابن منطاد ہو صبا
بچوا دوس سو سو بج آرکس عو بیان سا تھ رہا
نکسر آرکن کا سیدان تو ہی لہا تھ رہا

۱۰۱

دینی لیا ہو ہیں یا آدن نہ نیشن و دنیا
ابو آر کنیدہ سو ات سکنہ ہو بیچ سو دنیا
اچکیا گن کا سنہ ابا بنہ بیچ سو دنیا
ان بری ضر سو ابا سیکھ او سند سو دنیا
سر نجبو ان جا بیرا بن جنیب سو بیچ سو یر از دنیا
او تھیج یاد ان لیں ابا سرن او تھلی دنیا

٩٩٣

نکلے یار اور جو بیتاب تھا دل کرے دو دلیں
دوش پہ جو بیٹھا آسے نیند آنکھوں میں
ہم ہے سر و جو کے آگے آئینہ دکھلاتی
کر نا تماشا کی ہر ایک سو دیکھ
ساقی ایک جام ہو جو آج یار ساقی

٩٩٤

جب تھا دریں ہو دین میں بتاں نہیں سکین
دنیت بین اس کی جا جاوہ آنکھیں کو تیر بین
گرد باد او ٹھے کے آتش کے طوفان اب ز مین
تھا شکی وفا کا یار ہوا بے طرح و دل دین
ہو رہا دولہا اس طرح وہ بس جا نکلی جانین
سب ز مین او دن کے بیچ بیچ بل جانین

٩٩٥

واہ ری شاہ کی بنکی شان و شوکت
جب سے آری کی تھی باغ جنان کی برکت
سالوں کی تیری تھی دو دین سے ابر کی رحمت
زلف خرابات میں تھی سنبل کی انجمن
دیدن و دوبارہ انفعال ہے جو دن زمین
جان دیکھا تھا بسمل لال ہو دن ز مین

٩٩٦

جلوتا ہے جا بجا او دوہ دلبر دو شمع
وار بین اور دنیا کے آگ کے آئین دور دھو
ہر شمع کو ہر ایک دریا بین دو دن تا از او
دیدبان ہے ہم کے نہ جان نیا اب گا انجمن او
ہے جلا ہیں ان کا خیال اور دنیا دن اپنا
ہر بتا جا بجا ہے سب بیچ ہوئے دامن اپنا

۹۷

جب آیا وہ دل اوڑھنی سیہ رو [illegible] دیا
ہنس کر اوڑھی کہ ظالم کا [illegible] دیا
بس [illegible] آسمان صاف [illegible] آتی
[illegible] دیکھا [illegible] جان [illegible] آتی

۹۸

[illegible] بلا [illegible]
کہ [illegible] طوفان بلا [illegible]
[illegible] بیچ [illegible]
[illegible] دیکھا [illegible]

۹۹

ایسی صفائی سے [illegible] یاری [illegible] جب
[illegible]
[illegible]
[illegible] سے ابھی

۱۰۰

فرمان [illegible] کس صورت
[illegible] صورت
[illegible] صورت
[illegible] صورت
[illegible] تھی
[illegible] تھی

ایضاً

جو ہم [illegible] کو نظر صورت زیبا آئی
[illegible] دیکھ کے [illegible] اور مع [illegible]
[illegible] دیکھا کہ طرف اس کے [illegible]
[illegible] پانی میں [illegible]
سب جلا [illegible] جہاں [illegible]
جوش کی میں [illegible] ان آئی

ایضاً

[illegible] پر [illegible] ہو
[illegible] بال [illegible] ہو
[illegible] دیکھ [illegible] ہو
[illegible] کر [illegible]
[illegible]
[illegible]

ایضاً

[illegible] جوانی کیطرح
[illegible] کس طرح
[illegible] کیطرح
[illegible]
[illegible]

ایضاً

[illegible] آنکھ
[illegible] آنکھ
[illegible] آنکھ
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ولہ

کرتا ہمچو او یک قان دہ دیا
دل بین بیجا کہ ترنجب یہ فراز تخت بنا
بیچ کو بیان بین کا سما کرکے کیا ابا عند
طرفان سے صفت ابد سمت آن
انتادان سے نقاص باو آن الکی دل ابھر
بجائے نغم بنغم بوا ابر بغم ادیجر

ولہ

بجھیان بجلو ونہ جو ان پیش یہ طلیع تم بر
اٹھہ لفظ بین و طلب آتو تی نقانیک سبب
کرکے غصہ بین یا داوہ یا بین بین ایسا بر
یہ ابد الکرا ابجنگ ب زبین بین نیز نظر
کہ نکو جب ابد ذبانے ننغ یا اطل ابوب
نرتکانے کا ذرا ابجنکھ بحاصل تع بوب

ولہ

ابوا سیب حسن را ای تیر دین کا جانباز
سب ترتیب نگیا وقت ابر شہر وورو وراز
دو تیغ تکھو آتش آس ہوئے نمی کو دمساز
دل نے سے بیکرے اگلا وہ خون ادار ونیاز
یا زبان جو دن کہا بیت کا نہ آنے یا ب
دیر کھل بلاکے انکار ات زبانے یا ب

ولہ

کہو سکے یہ جو تھا تھا تن فر اس تغافلی
زبس کھانے سے سست کانیا یہ البہا تا نازی
قابل دیدم کی و ونکی کر جب نیازی
یہ وصال اورکے انداز دون کا تیر اندازی
ما کیں تھی کا و جون زاری بن طاقت یا بی
اب ہا عیث سخن زبانی ز لعبارت یا بی

۱۱۳

وار دو لاکھوں ایک ہی سر نکلتا ہے
جب بیا بہ زور دل اب سرین رہ نکلتا ہے
قدم بہتیرے ہیں کہ ادن سے کہ کوں آیہ نکلتا ہے
کھینچ ہو ادن کی جا کہ جو سب بہ نکلتا ہے
[illegible] ساقی اور دون نے کو صد و سے آگ کے
[illegible] بیچ میں سے بلا ملا سب بیٹھ دم [illegible]

۱۱۴

تا جہان نکلیں نکا بین بیچ سے عشق وفا
آپ کی جگہ ہو دن آشتی کا اٹھ [illegible] کوچے کا وہ
زمین اوکھن [illegible] کے بیار دکھا او [illegible] وادن
سب کچھ [illegible] آرا ابی کا [illegible] من سے ہی باز [illegible]
آہ جب [illegible] قدر اپنا [illegible] بھی اور [illegible]
دی زمین سے ہے [illegible] صدا آگھو سر افزا [illegible]

۱۱۵

اب پنج کی [illegible] تب سے دو وہاں سے کفار
[illegible] آمد سے [illegible] ہی شرم سے اسوار
از قلوب کا ہو اعلیٰ [illegible] تیغ [illegible] ان سے وار
اب آنکھ آگے ہو اچکا کو دنیا و [illegible] سب دیکھا
جب [illegible] فاتحہ و [illegible] سے [illegible] کر دیکھا
[illegible] سے [illegible] سے بیٹھ عیاش والا دیکھا

۱۱۶

ہر نفس سیکڑوں رنگ سے اب نبہ جاتے
رہی ہلا انتوں کے بیدار ان سے کھیں پیٹ جاتے
[illegible] آہ ان زمین پر تیغ ہو فلک پھٹ جاتے
[illegible] ان سے یہ جان ادھر سے جہان کا گلا کٹ جاتے
آہ ان کا ناز میں ابھی سب کو فنا کر دو دن کا
[illegible] کی جان [illegible] آگ حسرت کیا کر دو دن کا

۱۱۷

کہہ کے یہ تیغ علی اکبر سے لی شاہ امم
غیظ میں حضرت عباس نے لے لیا علم
ساتھ اکبر کے گئے دوڑ کے سب فہیم
شہ کو آتے ہوئے دیکھا تو ہوئی فوج ستم
جلد تر جان دل فاطمہ زہرا پہنچے
پر غازی کو غش آیا تھا کہ جا پہنچے

۱۱۸

جب بہت پاس گئے نزع کا عالم دیکھا
شہ نے بھیا کے احوال کو برہم دیکھا
عرصۂ دنیا سے گذرنے میں بہت کم دیکھا
زرد چہرہ صفت نیر اعظم دیکھا
اپنے مہمان کے سرہانے شہ دین بیٹھ گئے
دل جو بیٹھا ہوا بالا سے زمین بیٹھ گئے

۱۱۹

رکھ کے زانو پہ سر اوسکا شہ والا روئے
زخم دیکھے تو شہ یثرب و بطحا روئے
قصہ جب یاد کیا اوسکی وفا کا روئے
دونوں دامن ہوئے تر اشکوں سے ایسا روئے
ہوش آیا نہ دیکھا کوئی چارا شہ نے
منہ پہ منہ رکھ کے بہت سہکارا شہ نے

۱۲۰

عاشق زار تھا وہ چونک پڑا سن کے صدا
عرض کی کچھ نہ ہوا آپکا حق مجھ سے ادا
شاہ کا زانوئے پاک اور نجس فرق گدا
تیرے قربان میں اے سید و شاہ دوسرا
نور ایمان کے جلوے مجھے دکھلاتا ہے
سامنے گلشن فردوس نظر آتا ہے

۱۴۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۴۲

[illegible] دلداری
[illegible] و زاری
[illegible]
[illegible]

۱۴۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۴۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۲۵
کرشمہ جو کر دکھائی ہے تو نے وہ کونسی شکل ہے گلدان
تیرا ہے سر و سامان وہ کون سے ہیں ترے جانان
ہاں ابر کے ہمراہ جو ہمارے تیرے چمن آتا ہے وہ
ہو کسی منزل میں جو رہتا ہے تو تیرا دل ادا ہو
کرتے ہیں اک ادا جو ہے کسی ہے غم نہیں ایمان

۱۲۶
دے ہی کی اونکی ارادہ بارش میں ہو کے پیاس
مجھکو حضرت کی مرضی نہیں ہے کیا ہوا ابر سے بیاس
ایک یہ حال ہے اور نہیں ہے تیرا جو اگر آب ہے بیاس
اے گھٹا جا کہیں سے وہ آ کر کہیں اکسی
دیدار اور ہو کے ہوا اور کیا ہو سکی

۱۲۷
اے جان ہے ساقی جو تاج والا ہے
سر جہاں کہ بنی آدم کس مولا ہے
رو کے ارشاد کیا جان دور دل آرام ہے
پیار بس لب نہیں ہے پنہاں افسانہ ہے
تن آرام ہو سب ہا ہے تری
اون میں ہے سبب اصحاب باری

۱۲۸
دو جہاں ہے میں دریا سے چمن اور ہو
ہے ان سے تری اولاد ہی یاں ہی ہو
کیا جام ہی اور سبب سے پر ہو
ہے صابر سی ہی ہوس کہ جان
اے احوال کی سبب ہی نہیں جانی

۱۲۹

[illegible]

۱۳۰

[illegible]

۱۳۱

[illegible]

۱۳۲

[illegible]

۲۵۲
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۲۵۴
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۲۵۵
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۲۵۶
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۳۷

مجھکو تلوارین لگائینگے جفا جو آخر
ہونگا زخمی گرو گردن و بازو آخر
نیزہ و تیر سے چھن جائینگے پہلو آخر
ہچکیا سینہ مرا اور شمر کا زانو آخر
غش سے ٹکڑے دل فاطمہ ہو جائیگا
کٹ چکیگا جو یہ سر خاتمہ ہو جائیگا

۱۳۸

میرا جز کہ یہ محبوب الٰہی کا ہے گھر
ظلم سے اسکو جلائینگے ستمگر آکر
چند بیدا نیونکے بلوہ مین کھل جائینگے سر
سب سے بڑھکر یہ ہے چھینینگے بیبیون کی چادر
مورد رنج و الم سیکڑون غم کھائینگے
شام تک یہ سر حرم برہنہ سر جائینگے

۱۳۹

ناگہاں یہ قصۂ غم شاہ سے تڑپا جانباز
دم رُکا کرنے لگی روح بدن سے پرواز
لپٹ مین کھینچ کے ہاتھونکو کئے پاؤن دراز
پھر حسین ابن علی منھ سے یہ نکلی آواز
زانوئے شاہ پہ دی جان وفا کی حرّ نے
ہوگیا خاتمہ بالخیر قضا کی حرّ نے

۱۴۰

بس رشید اب نہ بیان کر نہیں اس غم کی حد
گرچہ اس مرثیہ مین کی ہیں بہت کوشش و کد
کر لیا نظم کہ ہوا اس مرے دعوے پہ سند
کلک من نیز زبانے و بیانے دارد
ہے جو عاشق سے کوئی ایذا نہ ہو کام مرا
حر غازی کی طرح نیک ہو انجام مرا

۴۱

جب باغِ نبوت کے لبِ جو پہ ہوا جا بہ سری
خلق میں ہو گیا ہنگامۂ ماتم برپا ہی
دی مولا نے اذان لبِ تیغ و سنان
روتی ہیں سب لالے کی تیغ سے وہ سر کہ جو جان تھا
ہے وقت فلک سرِ منبر زوری نما

۴۲

صبح عاشور سے سب ہوش کا بازار کھلا
بجلی نصیبی سے گرا در بار کھلا
سر بلا دین علم اہل حرم زلف سے کھلا
بیت نبی سے اعدا کی تیغ نے پیہم سر کھلا

۴۳

دوست منزل ہو گئے کو کوئی اعدا مسموم
سجدۂ بکل سے ہوا اسیر طرح وزرمین آتش وقوم
سب ادا ہو گئے آلِ فضل بیابان ضرور
پھول اپنے جو گئی جاں بہ صبا سے ستم تن بن
کی بھی اپنی جان ساتھ نہ نبی بوقت تن بن

۴۵

پری عیان چو گل دبیل ہیں ہمیشہ شگوفہ دار
کہ چھپی پری نہیں بلبل کو صبا صیاد
واہ واہ رے یار دیا ری دی نہ دی یہ آرا آباد
نہ گل نے نسیم آئی نہ سہی ای امی کنا عشق فساد
نہ پتنگ کھال ہوا دیان کی دیان فرشتے
ہم وہ نیا پری کی شیدہ وہی عیان او دیکھ

۴۶

بہار دفعیل بہار دیا ری کا نا ہوئی تا ری کو شرمسار ت
انتہا پیوستگی الندری کی گلون کی کل تن ت
سحر نزد کیا ب کرا ب بلبلون کو دیا نفرت
بلبل ہیں ب رنج کی جا جاب بینا یں نزد ا کی وارت
ہم نئی ہیں بیا ر خی حی دو کاو نو بحج ا ن جیون ب جہول
اسی دم اس بیدا ری نہ جس جمع ا دیان ب

۴۷

فاصلہ بلبل او دیکھ گل سرخ ب ترپی دیکھ دی جان
اے صبا سخن بی ترستی ساوا تیسری شان
دنیل جبین کہ یا الاکد کہنا الہی زبان
حباب ا اسی اکو ہیا یہی دیا بی دیکھ اپنا ن
بیوفا ٹی ہا ری نادان دیکھ دو اہل دجا ں ب
قمر حبیب کہ ہو دو کو نقاط ہی ہم یہاں نالا ں

۴۸

باغ ہی ہو جانے کا کا ہو رو گلی لینا یہ تن نام
کہ ہیں تن ادا او رحم ا وسیں ول نا نام
یار من کا کرو حسن جمیع ع کا جب ا بنیگا نام
صاف ہونے کا پیچ تیک سو تن بیری عیان ای بودی یں
پھر کی ے ای اکرہ اکرہ دو رتن ایام ب
ہم عجب لطف کو ہیں ہوا ہی بین تیا ہی

وم

[illegible] پیدا

[illegible] پیدا

[illegible] پیدا

[illegible]

[illegible]

نم

[illegible] معانی

[illegible] ارزانی

[illegible]

[illegible]

للم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

علف

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۳
بلبل اب گل کی نزاکت کو بہت سمجھا رہی ہے
چھیڑ جا جا کے جو دیوانوں کو اڑا رہی ہے
پونچھتی ہو نہ کبھی ... کو نہ نیا رہی ہے
ہے صبح جو کو ان سے خود کو بہت بہکا رہی ہے
چمن میں آئی ہے ... سامان اب اڑا رہی ہے
سیمرغ ... گرچہ جو کہ بھی دکھا رہی ہے

۱۴
باز و دانہ اے حسینان چمن کا سبب کہیل
حکم گل کا ہے بلبل کی سبب اڑھی بن جھیل
بندہ ... پھول الفت میں ہی جب اٹکا بیل
دو رنگ ہے جہاں دکھی کی اڑانی دیوار نہ بی
سیف ... سب ... سی نظارا کو دنیا رات بی
وقت ... کبک ... بارا ہو ہی ... بی

۱۵
آج تک گل گلوں کو نہ ہو ہی کا گل بلبل کی
منزلت جا نہ ... بار نظر ... سنبل کی
زلف محبوب کی ... پریشان ... طرہ ہی ... گیسو جہاں ہی
شیم مشتری کے اور ... لے ... اوان کو ... جھا ...
وہ قمری آشیان کی ... ہو ... اہ ... زنگ ...
جلیں نہ ہو ... ... ارتم ...

۱۶
اب نہ وہ عاشق نہ وہ معشوق ہیں کیونکر وہ تکلا
سر ہیں گلشن میں نہ وہ ... کا وہ نشان ہی نہ بلا
اون نہ نسیم آرائی اوان کہ ... جو بھول کھلا
ان بلبل کی آنکھ ... سے ... کا ... اڑا ... ای
گلشن خانہ حیرت ... ما ... اب
یادوں اڑتی ہوئی ... کا ... صبا ...

خندۂ گل کی صفت ہے کہ جراحت طفلیان
دی اوج جنون مین آ نہ سکی ہوتی ہے بادبان
ضبط رنگ گلوں کو دل وہ ہے یاران
سرے فوارے کے لب ہو گیا او دکیا یان
جابجا ہے جو مرے او بہین نگہ ظاہر کردون
نابت اہوا ن ہر جا ہے خاطر کردون

دل ہو فصل خزان کا بہین جو ہنین سمجھو تو نازنین
گل سے کھلے باد بہاری نے برہا انتر زمین
فیض اب دوسرے کا ہو گیا ہر الالہ زمین
بعد مدت سے لب باش کی ستی گلشن کا زمین
ہوش دل ان اہر سے ہی جبین [illegible] ہی ہے
سے خندان جو اسے ہر پن زمین [illegible] ہے

زنکھین یاس مین فرا گل کا ای کیا یار ارنگ
کیا قیامت ہو جوانان کا ہوا ایسا رنگ
واہ اس قطرہ شبنم ہے ہوا جپکا رنگ
یاہو تا ہے جو تصویر کا ہو جیکا رنگ
خلق ہے باغ و فنا ہے کا پان [illegible] زمین
سنے مین [illegible] زمین

شان معشوق کہ جب [illegible] داغ
صبح بہار [illegible] جراغ
رنگ [illegible] لالہ کا داغ
سرت [illegible] بلبل کا داغ
بار [illegible]
بوجھا [illegible]

ہے وہ تصویر چمن جیسا کہ جب اترا
سر سے تا پا ترے نقش سے گل بڑھ کے تری و دریا اترا
ورنہ تری بلبل نہ تنا دکھا پھرا اترا
یہ بچارا او کھی جو دیوانہ سا لا اترا کیجو
یاس بچھو بچانہ پھو در کہ ادیر اترا
سمیٹا نے دیا کہ تو ان نے تند واکھو

اندر دن رنگ ہے چون قابل نظارہ ہے
گل صد برگ سے کہا یہ جو ہر سے جیبی صد پارہ ہے
صاف انجمن بیتی ہیں زمین صورت ترے گہوارہ ہے
نہ جھکی کی یہ ہوئی ہے تو ہیں ہیں آوارہ ہے
ہوف دیوار ہوئی ہے کہ انجمن کی البسا ہوا ایمان آہ سے پھری
باسر باغ ہوا اہر کو ہو بجا سے پھری

نخل تاوبہ سے تجھے بارش سے نجی نہیں نام سہی
زلف کے دھوپ ازادی تو اوبیت ہو گی ترجمہ سہی
گل سے کھلا بہاری نے کیا جب اندر سہی
چادر سبزہ سے منسوب لایا ترے آئینہ سہی
ناز میں اے ہو بچھی جو زرا ترے گلشن سہی
بچھا دو یا ان فرو زمین تھی

بزم گلزار جہاں سے ہے سوا صحبت سے گل
روح سے بڑھ کے ہے محبوب نکہت سے گل
کسی صورت نہیں ممتاز غریب پہ صورت سے گل
بلبلیں باہمیں کرتی ہیں کہیں اور کہیں خدمت سے گل
منہ ملا کے ترے آگے ہیں یہ سے گل
جشن پہ کچھ بھوں کی ہوا ہیں کی آبرو ہے متعارف

۲۵

قدرداں گل سے ہے بہت نازواداے بلبل
گرد سب جھاڑ دی یہ گل کی وفاے بلبل
یہ طبیعت ہے کہ اڑ کر اُڑی ہے ہواے بلبل
ہے یہ کیا نا بنا کیا ہے نہیں یہ کہ جاے بلبل
اس طرح قدرت گل سے مچھ جب نہ کہ جا بیں
تو دم بھر کے لئے آے ہیں آئیں

۲۶

قوت نامیہ سے کون ہے پہلو پھوٹا
ایسا پھیلایا کہ غنچہ کو بنا یا بوٹا
دان ہے بیج بنا بڑ ہے اس سے گل کا قبا کا بوٹا
سب زمین پر اگی گھاس اور اسے غنچہ پھوٹا
پائی طاقت تو یہ کیا ہے جو بے سب آئے
بلبلیں چہکیں وہیں قفس اور سے یہ ہے آئے

۲۷

رنگ ہے ہر ایک گل کا ہو اور دیکھ ہے آئی جو بہار
غنچہ ہے چٹکے گلشن میں بلبل سے بھی گھوم کی شتاب
سوچ ہے یا صاف انسی کی نہیں ہیں یہ تا بعدار
ایک ہے گلچیں جو گلے کا کوسنا اور ان کی ہزار
دیکھ کے زینہ میں بھولے ہم انکو لئے آئے
جب گلوں سے نہ دل باغ میں تو کون اور دیکھا

۲۸

آیا جو فصل بہار اب بھی یہ بات بیاں نہیں
سبھی غنچوں میں جھنکی کی صدا بند نہیں
پھر گیا قافلہ آ اور داروا بند نہیں
بند ہے باغ کا دروازہ ہوا بند نہیں
شوق آراستہ ہو تو بہ جا کے یہاں جانیوالے
آئے ہیں یہاں بہار کے دیوار کو آنے والے

۲۹

کیوں رشید اب بھی خیال گل و بلبل میں ہے تو
خلد کو جا چکے انصار امام خوش خو
اب بہا چاہتا ہے رن میں عزیزوں کا لہو
پھول مسلم کے ہیں جانے کو سوئے فوج عدو
کیفیت باغ میں مسلم کے جو تھی جاتی ہے
آدھی دولت جو رہی تھی وہ لٹی جاتی ہے

۳۰

تکتے ہیں فوج کو وہ شیر زبان تیغ بکف
اور سکے بچے ہیں یہ جس شیر کا بیشہ ہے نجف
اسقدر غیظ ہے جانیں ہوئی جاتی ہیں تلف
کبھی اعدا پہ نظر ہے کبھی حضرت کی طرف
دھیان ہے اسکو یہ دم بھر میں جدا ہوتے ہیں
دیکھتے ہیں انہیں اور پھیر کے منہ روتے ہیں

۳۱

کبھی عباس سے کہتے ہیں کہ دیکھو مرا حال
ہو چکا ایک چمن تو مرا رن میں پامال
حکم دیدو کہ نہ اب مجھسے کرے کوئی سوال
ہائے افسوس کسی کو نہیں کچھ میرا خیال
دل بیتاب کو قابو میں نہیں پاتا ہوں
خاتمہ ہوتا ہے خود مرنے کو میں جاتا ہوں

۳۲

اب جہان میں نہ رہیں تین سپاہوں کا شفیق
وہ حبیب ابن مظاہر مرا بچپن کا رفیق
یاد تھے خوب اونہیں مسئلے جتنے ہیں دقیق
روز و شب کرتے تھے ہر علم میں مجھسے تحقیق
جب وہ ہنستے تھے مرا غنچہ دل کھلتا تھا
اونکی باتوں سے مرے دل کو مزا ملتا تھا

۴۳

نکلے ہے کوئی دم کو دو کہیں نے دوست کا کلام
اے یار بیٹھے دعا اذن دین با قاتے ادام
نام ہر جائیکہ قربان ہوئے اور دو غلام
جانے ہے لیں آپ سے دل آن کا
بکر و بر قبضہ میں ہا ظہر ہے اور یا نہیں
دو پہر آئے ہے یا دو با ہمیں بن دو جہان

۴۴

بے شمار آواز دہ رہ او قطع و شکایت کرو
دل اثر بتا ہے مرا قطع محبت نہ کرو
رو ہے کہ جان ہے جلدی کا یہ چاہت نہ کرو
مجبور ہیں اور ہم ہیں یہیں نہیں جلیبت نہ کرو
ان عوض ہے نیچے سکار سے قاتل ہو
اور کے م جا ہو جب ادب کے قابل ہو

۴۵

نامرادی پیہ بیل عمر کا ہے کس طرح سوان
کیا ذہانت ہے کہ ہمنادا اون سے نہ کہیں بون
یار وہ دل اسے پامال ہوں زندہ ہیں ہوں
اس سے بہتر تو دی ہے کہ ہیں دنیا میں نہیں
داغ ہیں اور دل کے یہ تو گویا لے کہیں
سنگ طرح سے لکو دکھاوں کہ نہیں آنکھ نہیں

۴۶

ناون کو جو کہ ہے آہ گئے ہیں دو دو داد ان
ہم کو جو دو کہیں سے ہے دو شاہ و زبان
اے عمل لیتا ہے عوض قبلہ دین وا ایمان
ہم نہ آہ ہیں جو دل ہیں ہوں اور دلدان
کہیں کو کہ کہا ہوں لطف چور دو دل زمیں
جائے بابا ہے کہ ہیں ایسے کہیں ہاں نہیں

۳۷ه

سن کے یہ سینہ سے لپٹا کے انھین پیار کیا
بولے غصہ نکرو تمکو عوض دے گا خدا
چاہیے رحم تمھین امت جد ہین اعدا
بھائی سے کہنے لگے رو کے شہنشاہ ہدا
اسد اللہ کا ان بچون نے دل پایا ہے
رو کو عباس مرے شیرون کو غیظ آیا ہے

۳۸ه

اصل یہ ہے کہ مرے لخت جگر ہین غم انکو
اجر دے اسکا خداوند دو عالم ان کو
بھیجون کیونکر طرف لشکر اظلم ان کو
مین سمجھتا نہین اکبر سے کبھی کم ان کو
بحر تشویش مین کب کشتیٔ دل غرق نہین
اپنی اور بھائی کی اولاد مین کچھ فرق نہین

۳۹ه

ولولے دیکھتے ہو جوش شجاعت کے انہین
سرخ ہین آنکھین ہوئین غصہ کی حرارت سے انہین
حق بجانب ہے برادر غم فرقت ہے انہین
تپ چڑھی آتی ہے یہ پیاس کی شدت سے انہین
داغ اس سن مین گوارا ہین بھلا کب ان کے
دل جلاتے ہین مرا سوکھے ہوئے لب ان کے

۴۰ه

عرض کی دونون نے ہم تو ہین غلام ابن غلام
چاہیئے پہلی مصیبت مین ہمین آئین کام
پہلے دی جان تو کیا ہوا پایا کا نام
آپ کے صدقے مین پایا شرف اے شاہ امام
اون کو حاصل ثمر گلشن امید ہوے
اس طرح سے جو مرے زندۂ جاوید ہوے

۱۳۱

دل میں ہے کافر نزدون بد افعال کرین
موں سے وزنت کرو جی نماز کو بھی لال کرین
بندہ کھپڑون سے الگ اون نہیں پامال کرین
ندرے سے حاجت انتے بھی ہووہ حال کرین
ایک بدمست ہے جب غیر غرض بجائے
ایک کا بھاند بوان کا بجو غرض بجائے

۱۳۲

شنے اکبر ہے کہا ئے شیخ بوجیون کا بیان
دیدنی ہے یہ فصاحت یہ بلاغت مرجان
دیکھی جے احمد مرسل کے گھرانے کا نشان
ہمکا ممکن نہ جواب ابکا یہ جیبان جوان
کہا کہ قاسم سے کہ دو ورد ہی اب تیرا ایمن
جو بعقیل اپنے اب اپنا یہ فضل مین بھی کہتا ہین

۱۳۳

کوئی یہ سن یہ شجاعت میں کسی کی ہے نہیں کم
بادہ میں پیچو ہے ثابت قدمی اپنے قدم
ہے اور ان سے بیہد ہے تھی یک بات باہم
الغرض مال اسے ہے ملو یہ نہیں سلطان امم
چیتنے تھے کہ انھین دین دوسان وفا کا ندرا
چوں جا بین جو یہ باوان پیاوا توقعد ارہے

۱۳۴

کون کہہ سکتا ہے جو نئی اس کو ہیں سمجھا وا انہیں
ہم ہو یہ سن ہو ارا کھیل بین ابیلا وا انہیں
چین سے بیٹھو نہیں کہیں جیسی نہیں ہے جاوا انہیں
باگھان ہاں ان کے صدا دی کہ بیان الاوا انہیں
سکھ سے بیون بین ہین جی جو ضیحی نثر و الانہی
ہر نہ کو طابین بین کیا دیر بیجا عشق کیا ہی

۱۲۵

دو تو کہنے لگے ہو اذن تو اب مر جائیں
مادر آزردہ ہیں ہم خیمہ میں کیونکر جائیں
ہو مناسب تو ہمیں سے کے برادر جائیں
شہ نے فرمایا کہ اچھا علی اکبر جائیں
اے دلیرو نہ دیا اذن دعا کا دینے
جا کے کہہ آئیں کہ اب تک ہمیں روکا دینے

۱۲۶

لے کے ہمراہ جو اون کو علی اکبر آئے
طعن سے بولیں جو مطلب تھے بر آئے
واہ تم خوب لڑے فتح ہوئی گھر آئے
زندہ خیمہ میں چلے آئے نہ مر کر آئے
کہا اکبر نے انھیں مرنے کی رخصت نہ ملی
یہ مصر تھے مگر آقا سے اجازت نہ ملی

۱۲۷

بولیں کس طرح کہا تھا سنوں میں بھی تو ذرا
عرض مطلب کا ہے ہر ایک سے انداز جدا
ہاتھوں کو جوڑ کے قدموں پہ نہ کیوں سر رکھا
ہے ابھی تیر سویرا میں دلا دوں گی رضا
میرے اعزاز میں کیا کد نہ کریں گے آقا
عرض لونڈی کی کبھی رد نہ کریں گے آقا

۱۲۸

گفتگو ہوتے ہی یہ ہو گئی حضرت کو خبر
آئے خواہر سے یہ عذر جھکائے ہوئے سر
عرض کی زوجۂ مسلم نے کہ میں ہوں مضطر
میرے بچوں کو ملے اجر شہادت کیونکر
سرخرو فاطمہ زہرا سے رہوں نام رہے
میں کہیں کی نہ رہوں گی جو یہ ناکام رہے

۴۹

بٹھلا کے ان میں دیکھا اوپر زمین پہ بٹھا کے سر کفن اسیر حسین
لالہ حضرت سے رن کو ایک سر گوہاں ارس تنا وزین
عرض کی دو دونوں نے حاضر ہیں ہم آپ انکھا جبین
ایما یہ ہوا دربیان نہ بیجا ہے ہر انا امیر اب بجائے دو
جانباز میں دیدہ بلا سر کو جاے دو
ہو دیتا ہیں ہم جاے دو

۵۰

عذر اللہ نے فرمایا کہ اے سبط رسول
اب تو اس لائق کا محتاج کا ہدیہ ہو قبول
منہ پہ دامن لیا اور رونے لگا دلبند بتول
کہا جانباز کی شہادت کی سعادت ہے حصول
وہ نہیں تسلیم کو اور دو ہی اٹھ صد بار
انھوں کو دیکھ کے قدموں پہ گرو صدقے

۵۱

جب قدم پر وہ مرے گئے وہ گل گلزار نبی
دی صدا زینب نے یا نانا ترے نیکوں کی بھالی وہی
شمع بھی دو دو ھا انھیں نے پشت بلند بار رخصت نانا ابابا
عرض کی آپ سے بی بی اٹھیں ہے آئین
دیکھو بیٹا مرے سر چل بسے
کہ ہیں جان آپ کی ہم ہوئے آپ کے مرنے

۵۲

وقت رخصت کیا اس طرح کا ھوا دون ہو گا
فصل وہ اور دی نہ سن ہو گا
مہرباں ہم پہ نہ شاہ ملک و جن ہو گا
الغرض آج جو ہے نہ پھر یہ مکین ہو گا
اذن دیکر انھیں کر دو زمین
اب حضور آپ بھی قدموں سے جدا ہوتے ہیں

۴۵۳

کہا بانو نے کہ لیجائے انہین آج ہی ابتو جگاؤ
دل تڑپنے لگا دو دن سے کہا اچھا آؤ
اٹھ شتابی تو نہ دیر [illegible] کہا جلدی جاؤ
لیو بابا نے سرہانے سے [illegible] کہان
دیا چھوٹی نہین ان سے سر نے [illegible] یاب
دیکھو اب جس تنہا رات سے [illegible]

۴۵۴

سب سے ملنے لگے ہر حرم پر [illegible] جو دہ ماہ تھا
دو قتلا ہو [illegible] جیسے ہین وفا سے سب
گود مین باپ نے جب اکبر و قاسم نے لیا
گلے سے بھائی نے بچون کے لیے عباس [illegible]
دیکھ صدمہ تھا کہ جان سے بھائی جدا ہو گئے
ہائے مسلم [illegible] دین [illegible] اور روئے

۴۵۵

کہتے تھے عون و محمد کہ بہت عمر کا وقت
ہاتھ کھیلا کے [illegible] ہو [illegible] نہ دور
جلد [illegible] اکبر [illegible] منقطع ہے
دیکھنا راہ ہماری کا ادا جنت [illegible] غرور
جانے [illegible] نہ کٹا کبھی
جب ہم آ پہنچے تو وہ [illegible] جانا کبھی

۴۵۶

بیٹی جب عون و محمد کے وہ [illegible] کو ب
ہان ہے بیکس بڑی غش صبر نہین ہوتا اب
[illegible] جب
وہ لپٹ جاتی تھی [illegible] ہوتا تھا
[illegible] بیان [illegible] ہوتا تھا
بھائی [illegible] لپٹا تھا اور روتا تھا

٥٣

جب چلا الٰہ گھر سے ہوا اندر بادہ تمام
دل جگر خون ہو بہ ہو سے ہو گیا ایسا غم
تھی عجب عالم حسرت میں وہ جو ان لے
جو بن بدن جو بن سے دنیا سے زمین پہ گرا
تھا عجب حال غضب کی بہتی بلا آن پڑی
پیچھا دونوں کے بہن آن تھی جان پڑی

٥٤

یہ ستم دیکھا فلک کی نہ ہو سکی بین آنکھ سے رو
وہ بلا ظلم تھا جب ہاتھ ملا تیغ ہو دنیا پر شور
آہ بھی آہ ہوں کی تھی وہ دل بستی تیغ آزاد
ایسا غم تھا کہ نہ ہو جس کی جسمانی تاب آگو
سہنا آرس نہ تھی یہ دیدار ہم آہ نہیں
ان سے لپٹ ہو خدا حافظ و ناصر ہو

٥٥

باجا آئے بجا تا دیہ محل میں ہے کہرام
سب تھے ہمراہ کہ رکھے ساتھ شہنشاہ انام
آئے وہ دونوں کے ماتم میں ستم گر دو نجام
بچہ کے گھوڑوں پہ چڑھے ہو کے جنگ کیا سکوں سلام
آستین اوڑھے ہوئے اور سر پر تیر آگے
ہوں کے لشکر اعدا کو ہیں یا مر آئے آگے

٥٦

عرش تک شور ہے مسلم کے پسر آتے ہیں
غل ہے بازار میں دو قیدی پسر آتے ہیں
خوں بہانے کو شبیر کے عظیم آتے ہیں
دونوں کو ہے یہ رنج کہ دنیا سے سفر کرتے ہیں
دین کا سلطان ہے جو
ایلچی آئے ہیں جنت میں جو

[illegible]

گھوڑے سے اترتے ہیں برابر سے کہ بیٹھ نہیں سکتے
سُم اٹھتے ہیں رفتار نہ دلدل سے چلی آتی ہے
ان پہ بیٹھے ہیں مگر جبکہ کس سے بیمار ہیں یہ
کون ان کے ہمراہ ہے ایسے میں کہاں کھاتے ہیں
باوں میں یہ کام ہے میدان اگر آتا ہے

[illegible]

یوں ہی نہیں ہے کہ بڑا پیاسا ہے زمین پہ مگر
بیٹھ کے دو دو پہر وہ تیرا دیکھتے ہیں بیمار
دیکھ کے سب بیکس پڑے ہیں پانی نہ ملے ہیں
راہ کی بال سے بابا کے ہو بہانے سے
سامنا ہو جو یہاں اور ملا ہوا ہے کہ
جنت بھیجا ہے کہ جو روئے تو قیامت کر دیں

[illegible]

دولت یہ پھول ہیں یاروں ذوقِ دولتاں ابھی ہیں
دو جا ایک سے ہیں سردار جوانان بہشت
وہ ہی تشنہ ہو کے ہو یوسف کنعان ابھی ہیں
سب جوان ہوئے ہیں وہاں جا کے ہیں بیاباں
یہ نہیں تو ان کا نہیں کہ پانی ملے
ابھی اقصد جنان ہے کہ جوانی ملے

[illegible]

جب وہ سب آئے تو ہیبت سے نکلا اعدا پہ
غل ہوا جنگ کا ہے وقت خدا حیدر ہے
سیدان نمود تیغ ہے کہیں اس کے در پہ
بازو سے گھٹا اور ہوا ابھی وہ مضمون پہ آ
یہ بھی اعدا سے دکھاتا ہے کوئی بجلی بلا
تیغ جو دیکھا تلوار سے جلدی بلا

٢٦٥

جو جا بیٹھا [illegible] بار الٰہی
وہ ان اعدا کی نظر سے [illegible] بار الٰہی
[illegible] کی صف آرا [illegible] بار الٰہی
[illegible] بدن [illegible] زمین [illegible]

٢٦٦

بائیں ان دو نو دلیروں نے بھی کیا کیا ہاتھ
اپنی تلوار بھی [illegible] ہاتھ
گرا [illegible] زمین پر ان اعدا [illegible] ہاتھ
دو دو اعدا طرف [illegible]
ابتدا ایک صف آرا [illegible]

٢٦٧

اطراف [illegible] میں
ہر ایک عجب [illegible] میں
[illegible] تیروں [illegible]
ان ایک [illegible] زمین [illegible]
[illegible] میں

٢٦٨

سب [illegible] زمین و دنیا میں [illegible]
[illegible] زمین [illegible]
[illegible] عجب [illegible]
[illegible] زمین [illegible]

٢٦٩

ویسا جو کہ یہ جھوٹ ہے جیب سے بلبل کوں کلام
چاتر اداں نازنین کیا چیز ہے ترکن نام
چاتر و ونچ پیکر اسد انتر کا ستم
عرض اتا سب ہے جھوٹ بانازنین سجن انتقام
ستقل جیب من ادا ان دم پیارا سب
کہ ونا قابو بین اس سب بقیض من پیار انیج

٢٧٠

دونوں سو ادا ناچی بیا سوں آن کر کی نیک
چاروں اپنگی کی حیرت من سب کی ہیں ایک
ملک الامعون اپنے نجی و شمشیر و غنا ایک
چاروں ام بلا لعنتوں کوں دکھا ستم ایک
دریاں ان ایک پیا ادا طرف قطرہ سب ایک
مطلب اتی ثنا الم و فن جن بین اوک

٢٧١

دیں جن بین انا سے ایک نتا تیا جانب سے جھوٹ کا
کر دو دیا ال لعنتوں کوں بلا رد کا
دق بیدون ایک لیکر سبزا سے اتی کم کوں قضا
آر سے آر ایک سبکھ نیح یہ جھوٹ دنیا الکلا
اب آتش بیر ادا ان و دما ان اپنین جبین
ایسا ایسا انجمن بار کو کہ پیار ان ناجین

٢٧٢

اس طرح ایک دو بادو یا کہ اس آہ سرن
بدن جلیں بیار کھیلے آئے جدون جن جو دو اوکن
جان پر سے بہر ان صاف ہوا دنا سب آہ سرکن سین
زیر ہمن پر اپنے جدا کر اپنا نظر ہر سب آ سین
نیچ پر و پیچ ایک ادا بین جلو پر پیار و سکھ سب سین
کھا ایک و دو بین جلو پیر اپ سکھ سب ہین

سکم

بایں لئے عزم ہیں ہے ہمہ تن فیض سے اپنا کی طرف
وہ جین ہے جو شی کی بابی جاں سے ان بین صحرا کی طرف
ہے نظر شبلی کی سید والا کی طرف
بھائی باد آئے ہیں جب جلتے ہیں صحرا کی طرف
فکر آئی ہیں لعینوں کی تو آئے بنا بین
جب ہیں دن کی آئے تو یہ بار و تب آئین

یکم

ساقیا جام سے مرکز بلا اعدا کو
حال وہ کر کہ جو ہے چین کا لالا اعدا کو
ہے اگر موت کا پیغام جلا اعدا کو
جام دل تو آئے ہٹی میں جلا اعدا کو
رو کے منہ ذوالفقار سے شیطان ابر جو ابن ہیں
ان ہیں جلد منگا کے مرحبا

ہکم

بجو وہ ئے بہ عطا رسے جوجا کابدی
نام حب بادہ کا ہے فیض جناب جاری
جا بجا ہے بان ان کے اعمال کی بابی
ہی تو ہے کہ ترا لطف ہے لطف صمدی
دین کے جیسی بلا ہے ہے وہ اسلام ابھی
ہے ہے اب ادوں سے وزیر انام ابھی

یکم

ب کو ایمان دیا تو نے فتنے الفت دینگ
ہیں سری کا ہے تجھ میں قطرا کس نصیب
تجھ سا سامی ملا کبھی بنا تو بدنازان کوتر
جگہو خالق نے بنایا ہے سبھوں سے بہتر
ایمانینں جو ہو تیاردہ تیرا جلد
بیعون نصیری تجھ ہے سین حلال کیا

٧٧

[illegible] ڈھونڈا

[illegible] ڈھونڈا

[illegible] ڈھونڈا

[illegible]

٧٨

[illegible]

[illegible]

[illegible]

٧٩

[illegible]

[illegible]

[illegible]

٨٠

جان میکش کی لبوں پر آ گئی ہے جلد آ ساقی
پھر وہی ہے غم و اندوہ کا دریا ساقی
بادبان [illegible] کشتی [illegible] ساقی
دل مرا ڈوبا [illegible] طوفان سے بچانے والے
حضرت نوح [illegible] ساحل امید دکھانے والے

[illegible]

ساقیا ایک نی جھکو نشانا ہیوں ابر جن
دیکھ آب رواں جو چمن میں سیر ہے شیشہ پیا
جھبکے پائے ہے عجب جھاڑ سے جو جھی بیاں پایا ہے
آگے تو ہمنشی نے بین بینٹ تب نیہ سا یہ جد
دیکھا طرح ہے سرکے سینے سے اثر کی بین
جن کے ادا ئی جی سبزان میں نہیں ہیوں

[illegible]

بارہ ماسے میں جو کوئی آگلے سے دور وہ ریکا پس
بین پیار ناں جو سر واں اوتاں سر اوس ہوس
پانچہ پاؤں میں سیں ادا ہے بین بین ہو دیکھیا بس
ساون کو جھٹا بین بین سراں میں بین ہو بس
نہ جانا ہو ابی پاں ہے کہ جا بس
پیاگے ہے بین اودیں ہے کنا بس

[illegible]

سدا وہ بین گرز و نان بی سی جھی سکاں میں
دست و پاتو قطع کرتیں ہاں ہے جھی سکاں میں
سیکھ چھیدیں ہاں سر پکا دوں ہے جھی سکاں میں
سخن میں بیاں تو جیب ہے بین بین بین ہی
بیکھی جھی یا دو وو بین نا بین بین ہی
دو دو نیج اسد انس کن زا بین بین ہی

[illegible]

وسیم جوں پیاسے میں بین برساتی ہے
ان بین ہو دوں میں سنداسے سوانی ہے
سو جیں جو ہے نے آب کی طبیانی ہے
بیکس تاہم نی کشتی طوفانی ہے
جوں سے آنسو دوں سے جگر بدن پانی ہے
نیدا ان کیا ہے کو دیکھے ہے

۲۸۵

قہر اللہ کا ہیں فوج ستمگر کے لئے
آج یہ موت ہیں ہر ایک بداختر کے لئے
غم دل و جان کے [illegible] کے لئے
بن کے یہ مار عذاب آئے ہیں لشکر کے لئے
دمبدم برق تڑپتی ہے چمک ایسی ہے
سانپ بل کھاتے ہیں غصہ میں پھبک ایسی ہے

۲۸۶

دونو بچوں نے شکستہ دل سوگو دی قاش
کہتے ہیں پسر سعد کی لازم ہے تلاش
کسی جا شمر ستمگار بھی بچ جائے کاش
وار پر وار جو کرتے ہیں تو ہے لاش پہ لاش
انکو معلوم ہے وہاں آگ کا اک دریا ہے
رو جو نے نار میں جانے کو یہ دل باندھا ہے

۲۸۷

ابھی بیٹھے یہ پیغمبر کی ہے شان
رن میں لاکھوں سے مقابل ہیں تو حیدر کی ہے شان
گر علم پائیں تو عباس کی جعفر کی ہے شان
دونو میں حضرت شبیر کی شبر کی ہے شان
پر بھی پیاسے ہیں زرہ پوشوں کی طرح ذیشان ہیں
اس گرانی سے بھی چھوٹے بڑے یکسان ہیں

۲۸۸

وہ تلاطم ہے کہ فوجوں کو ذرا ہوش نہیں
سامنا موت کا ہے اون سے جو روپوش نہیں
کٹ گئے فرق مگر کوئی سبکدوش نہیں
ابھی تو اوٹھنے کے بھی قابل کوئی مدہوش نہیں
تشنۂ جام سے کفر بر طور بڑھا
تم گئے جسم سے تو بار گنہ اور بڑھا

٨٩

وارس لطف سے کرے زمیں پہ ماہ کامل
یہ زمیں جو وج نہ یہ بیکمکر کرتے ہیں بیاں وداں
کیا بیاں لذو وحشت ہوئی دل کو حاصل
نہ ہر جیون صدوے سال اکیلا رہے بسمل
خرد دیکھیں کہ رہے عادو خود فنا ہوئے ہیں
مرے جان اک نصدق میں بیا ہو کے یہیں

٩٠

کافر اس سن میں ہے نہ تیر و کماں بھوؤں کی بانکی ادا ایسی
صاف ان سے صفت ہوئی ہاتھوں میں صفائی ادا ایسی
سنے دیکھی ہے نہ وہ سن میں جدا ادائی ایسی
حسن تیرا ب نہ سبھی ہوئی اک لڑائی ایسی ہے
تیغ ابرو کے ہیں دو ادا کہ سے لڑنے لگے
اکہ دوا سے ہیں دو لاکھ سے لڑنے لگے

٩١

سبھی دیکھی نہ زمانہ میں سنی ایسی ادا نہ ہم
دیکھے جنگ ہے تیغ عدو سے لگے ذوق نہ ہم
دونوں دشمن نہ ہنسے اپنے کیا ہے عزم
غمزہ وہ عزم کہ سنی ہے یہ ستم ابرو جنم
سب سے کیا ہے ہیں اے دوستو
عاشق تمام کا ستم سے لگے ہیں ابرو دو

٩٢

کھڑے ہیں بالا کالا رتن نمود کیوں سے کیوں اب تک
بندیدہ کی بہا نہیں ادا دھاں بھی انساں تک
دیکھ ہے یہ تیغ ہے یہ جوں نہ ہوئے لالہ ستاں تک
انکار ہے ایک قدم تا عاطر کر دوں کے تا فلک
بجتے ہیں بالا دوی ابرو ہیں جب لبے ہیں
ہم اعدا یہ قدم انکے ہیں ہوئے جا ہے ہیں

۹۳

رن مین شیرون نے دیکھایا انہین گھر زور آوہا
ایک جلاد کھلادو کے مقابل کیا تھا
دو جہان آئے تو ایک ایک تہ تیغ آیا
تین اگر صف سے بڑھے ہو گیا ہر ایک دو نیم
سامنے چار اگر آئے ہوئے چارون زخمی
سیکڑون لاشے ہین میدان مین ہزارون زخمی

۹۴

دیکھے پردے سے ان کرتی تھی ایک اک بیان
میرے بچو نہ ہوی مرحمت شاہ زمان
چارون بیٹون نے تم سے دیکے نکلے ارمان
بے لڑے مر گئے دو لڑتے ہین دو تشنہ زبان
اون سے عزت ہے مری باپ کی عزت ان سے
بیکسی اون سے ہے ظاہر تو شجاعت ان سے

۹۵

کہتی یہ جوش مین دونو کو صدا دی اکبار
رکھلی عزت مری تم دونو نے یارون مین نثار
ہے ذرا بھوک مین اور پیاس مین لڑنا دشوار
سن بہت کم ہین اودہر جمع ہین لاکھون کفار
کم رہا وقت مین قربان تمھارے بچو
اب کرو حملۂ آخر مرے پیارے بچو

۹۶

سنکے مادر کی صدا فوج مین در آئے دلیر
دونو نے چار طرف کر دیئے لاشون کے ڈھیر
پر بڑی پیاس کہ جینے سے طبیعت ہوی سیر
بڑھ گئے زخم بہت زور گھٹا گھر گئے شیر
مان یہ چلائی کہ ہے وقت وفا کا واری
منہ ادہر کو نہ پھیرو کبھی نہ ہٹنا واری

ولہ

دیکھو سب یکجا رہے ہیں ان میں نہیں اب لیے جاں ویراں
بات ہم جس سے ان میں ادا کیا ہے یہ یاد ترا ارمان
آبرو جا بجا ہے جیسے تصدق ہے جان
جلوہ جا بجا بیکسی کو روشن کر دی الا الامکان
نصرت پناہ ہو ویں اوقات ہوئی جانب ہے
انھیں ان سے عاجز کی بات ہوئی جانی ہے

ولہ

کیا ہے اب کیوں نہیں ہوتے آشتہ و الابتر
مطمئن ہو ان مضطر کو اری آئے قرار
سب صدا اینکی بار ہے آئے دو نو دلدار
بال میں پھول چلی بادہ وصل کو اب ہو ان تیار
لالہ نے ابیں بچھ دو وقت دکھا دیا رو
میں بچپا آ لی تاہوں ناکام کی صفت آ دیا رو

ولہ

یاں تو یہ حال ہے وہاں ان کو اب سے انکار ہم
اب لگا ہے میں برابر ہے عین رنج و درد
وہ برابر آئے وہ ہے یا بیچ سبھی نفس ہو سم
سبھی بار جی تاہو ہے سینہ عالم ہو جو بہ جی بنا
ہے دو ابتدا ہے یہ میں آ دو کا ہوں عقدہ بھی بنا
بالکل میں پھر میں تو کا ہوں عقدہ بھی بنا

قطعہ

اف بھی کرتے نہیں انہیں شدائد سے کیوں کر دل
ایسا کچھ ہے کہ بس ان کا آنا مشکل
جب گرا اپنے کو گرتے ہیں ارادہ قاتل
کشتے ہیں دو نو جری کا اس سے عجلا کیا حاصل
ہو گر اینک تو بہت ہے یہ مرنا ہمکو
ہم ان سادات میں پامال ہو مرنا ہمکو

ایضاً

فکر ہو رفو ان میں دو دو شیر و بن نکالا گئے
کیا عزت شعر اجلال سے دو ماہ کا سر گئے
جو بیٹھ جائے اب کا دیکھا گا اُد الگا کاہ گئے
نسبتے عجائب نسب کی عرض و فرو دیا گا گئے
یہ امداد دیا یا بخیر دونا جا ہا گئے
جہاں مسلم کو افشان آرام جیا جاتا ہے

ایضاً

نشے ارشاد کیا طلب برادر جاؤ
نذر ادا دید یہ بوہنا جاتی ہے سب جاؤ
روئے فرما یا بخشتے ہے کہا تر جیب سے اندر جاؤ
کیا بخون سے کبھا جا تا ہو ان کو بہت جلد سے بیچ و و
میں جو بھی جاتا ہوں الگ کہا بہتر ہوں سے دو و
فن سب الگ دینے بہت جلد ہو دوں سے دو و

ایضاً

یہ ستا سے یہ میں بیٹھوں نسخہ و بغیر کیا
جہاں دو کو اتین فرما ئے لا کے عمر ئنا دیا
مہ بینا بیٹھو ور بسے اُٹھا ہمیں جا تاہا
یہ الگ جا ئے بنگال بیگ آدمت سے برا
نمازیں اعلا کو دعا بہتو و دیپ سے گو دیا
سانچے کیا ئے عمو سے بہاں ان میں بخش دیا

ایضاً

اُٹھا ارد سے بیٹھے نفس کی طرف دیا چلا
نہ بیٹھ یا سیتے ہوں سب جہاں ہا جہاں جاہ چلا
کیسا داد کا پایا کہ سے آوان شہر دیکھا چلا
ہم کو کیا بچا شہ اپنیل کی طرح راہ چلا
کہتی سے سو سعی ہم جائیں گا سامان دیکھا
عالم ور جو ان میں ہارا داون دو فریطان دیکھا

۱۰۵

پس جب ابو بکر نے ان شیخ یہیں شاہ و بار
ایک سے ایک یہ کہتا تھا کہ بھائی ہے بنا
دو بہن نے ہی بنا کر دو بہن کے تئیں جرا
حضرت ابنیا کا سچا پھر اوپر نادر شوار
دیکھ سب اوپر یوں غالب ... زن کر
تو تماشا ان زیادہ سے زیادہ تر

۱۰۶

جب یہ شاہ دو عالم نے کہا ہمیں تباہ
بیچ میں نوجوان تھا اس میں ساتھ ہوا اتنا نہ ہو
دو بہن نے ہی بنا کر اس میں ... سچا
... کو لکھا تھا اور کو حضور آ آئے
... دو نو علاوہ ان کو ... ابنیا
بیاہ یہ دو دو بہن ہم نے ... ابنیا

۱۰۷

آواز سے شیر نے قدر ہوتا ہے سچی کا بار
سر ازل دو ان یہ خوب کیا شاہ نے یار
دو سے خوب یارانہ ابو بہن کو ہے قرار
اور کچھ بہن چلو دیکھو بہن کچھ بہن سا بہار
عرض کیا ہے دعا زن کی شیشہ میں ہے
ان ماتا ہے بہن بیاہ اور کھانے کا جو قابل بار ہے

۱۰۸

شیر زن و بابا کہ آرام سے اٹھا لیا ہے
سرکا یہ ابا ہے بیٹھی سر کو دم کو یار ہے
ابا بہن کچھ بیچ بہن آنکھ میں نظر آیا ہے
ہم بیچ بیان آئی بہن سر دو سر اس سے بیچ بہن
سر دو ان بہن بیاہ ہوا بیاہ دوان سے بلا بہن بہن
دار دو دو بس سے دو دو جام کھانے بہن بہن

۱۰۹

شہ ذیشان نے کہا ہین یہ تمھارے دادا
نام اونھین کا ہے علی ہین یہی میرے بابا
لب کوثر بھی ہے آنے کا تمھارے چرچا
منتظر گلشن جنت مین کھڑی ہین زہرا
حق نے بھیجا ہے بشارت اونھین دینے کیلیے
مصطفیٰ آئے ہین تم دونو کے لینے کے لیے

۱۱۰

یہ خبر سن کے جری مرنے پہ تیار ہوے
ہچکی آئی تو عیان موت کے آثار ہوے
مضطرب اور زیادہ شہ ابرار ہوے
پاؤن پھیلا دیئے خاموش وہ دلدار ہوے
گر کے کوثر کی طرف پیاس کے مارے دونو
رو دیے سب جو کہا شہ نے سدھارے دونو

۱۱۱

لاشے اوٹھوا کے چلے شاہ زمن سوے خیام
کہتے جاتے تھے یہ رو رو کے شہنشاہ انام
ہے شہیدون کا ادب بس مین نہین کوئی کلام
لے چلو دونو دلیرون کو با آرام تمام
مرتبہ انکا بہت پیش خدا عالی ہے
اوس نے نانا سے یتیمون کی سفارش کی ہے

۱۱۲

مان نے دیکھا کے بڑے شان سے آتے ہین پسر
دونو کو لاتے ہین دلبند حسن اور اکبر
جا کے یون بیبی سے کہا آتے ہین میرے دلبر
مین بچھا دون ام سے بچون کے بچھونے ہین کدھر
گود مین یاور سلطان امم لاتے ہین
دونو نادان مرے سوتے ہوئے آتے ہین

١١٣

کرو مینا کا سمر وا آکبر او نصیحت چمن میں ہلاے
لاے مسلک سے ہیں ابلہ حرم سب ہلاے
حال او وسیم ہو جو ہیں کہ تھا نہ اشد و کیھا
دواری سستی تا ہوئی لور ان سے اسجاز اے
رو سے جلا اتی بھی بار او رہے تھے مجھا ب دو
باتھ تھیا ب تھا گر دے دو تھا لا ئے دو

١١٤

ایسا عیاش کو تھا یاس شنون شنوں و قار
جا ئے تھا نہ بہار تھے رنگ امام ابرار
نہیں ہو یا سر اسی لئے زرو وجہ مسلم نیاز
نہ تری ابتدا سے ہے کہیں پر سرو جہ بار
حرم سے اتی نہیں جہاں باتھ کھو بر بیٹھی
دیکھو دونا ہیں کہ مسرکان میں لمحہ بیتھی

١١٥

شرمنے دیا آکر خواجہ انھیں پیچے سے آگاہ
رو دیا سب جھوٹ سے لو دیکھے سیکتے آگاہ
مریکا و دیتا ہو تی ا ب نہیں سے جلیے ناہ
واہ اے صبر کہا تا سمر وا آکبر اسے کر لاو
رو ئے سب نے ہو جو داس نہ صفد ئے لیا
ایک کو ان سے لیا آپ سے کو خواہ ئے لیا

١١٦

قیلہ دولا ئے لٹا یا او نصیحت سنگھول ڈیئے
بین وہ دو ونو نصر کیا تم سے بھی نہ جئے
فعل کے دیکھے ا پنا بھی سہر نہیں مجھ ئے لئے
نہ کر تجھ نہ سی جو کہ ان ئے لئے
سمر اولے کہا سمر سے تھے او دو مری جان النی ستی
باتھ لیتے جلو دیکھو بھی بن و زبان

قطعہ

تھی تمنا کہ اگر موت سے مہلت پاتی
چھوٹے بیٹوں کی وہ دلہن بیاہ کے گھر میں لاتی
چاروں فرزندوں کی دولت سے یہ پھولا پھلتا پاتی
روح خوش ہوتی نہ پر جوان جو پایا ہے لاکے رجھا جاتی
ہائے بس جب ہے یہ جو مرا ہے حال یہ کھلنے والے
اوٹھ گئے ہائے ایسے وہ مری لاش یہ کھلنے والے

قطعہ

سب بہ ارشاد ہے ہر سلیمان کر یہ عمر آل عبا
مرتبہ ہوئیے ہے بہشت ہو یہ بہشت ہو سرکیا
نذر ہے بر یہ جہاں طالب بہشت کے ابو جعفر
کوئی یاں بیاں وہ لگا و یاں شاہ سے پایا کا اصل
حال یہ کہنے ہے سیتے ہیں ان کا کیا اب کیا ہے
جیتے جی ایک مسلمان سے صلہ لیتا ہے

رباعی

دنیا سے سبھی ایک دن چلے جاتے ہیں
کر کے عقل نا حق گناہ لے جاتے ہیں
پیری کا ہے یہ جو شوق ہیں دیکھا کیجئے گاؤں
جنت میں بھی جیتے جی چلے جاتے ہیں

رباعی

پیری کا ہیں وہ عبادت کی ہمارا طاقت ہے
یہ اوٹھنے بیٹھنے کو الٹ و قطع ہمت ہے

رباعی

پیری سے بدن ہمارا زرد جان کیوں کر لیتے ہیں
اک عمر کا ہے جو ہیں ادھم بیٹھنا اوٹھا لیتے ہیں
لیتے ہیں یہ دل ہیں زار ہیں سے آتش ہی کر لیتے ہیں
چلتے ہیں یہ ہیں ابد سے وہ ضعف ادا ہے
پیران یہ ضعف لے کی ہے ضعف ادا ہے
دیکھو ذرا صبح و دو رکعت ہے

مرثیہ

۵۱

رات غربت کی حقیقت میں غضب آتی ہے
دمبدم کثرت اندوہ تعب ہوتی ہے
بزم غم محفل شادی و طرب ہوتی ہے
یہی کہتے ہیں سحر دیکھئے کب ہوتی ہے
بڑھتی ہے دل کی تڑپ درد جگر ہوتا ہے
جو گھڑی کٹتی ہے اک سال بسر ہوتا ہے

۵۲

بیکسی آٹھوں نے سو چھٹ گئی آنکھوں سے حبیب
بہت ایسے تھے کہ جنگل میں ہوئی موت نصیب
ہاں مگر ایک شہ تشنہ دہاں ہے عجیب
پسر فاطمہ سا ہوگا نہ دنیا میں غریب
وہ بھی پیاس کہ تشنہ دہنی قائل ہے
بیوطن ایسے کہ خود بیوطنی قائل ہے

۵۳

شب وہ ہے جس کی سحر ہے سحر عاشورہ
خاک ہو جائیگا کل خلق کا یہ معمورہ
شہ نے وعدہ جو کیا ہے وہ کریں گے پورا
قتل کا وقت سحرگہ میں ادھر ہے مشورہ
فوجیں واں آئی ہیں یاں بیکس و دلگیر ہیں سب
نوجوان چند ہیں کچھ طفل ہیں اور پیر ہیں سب

۵۴

ہیں اُدھر لشکر کفار کے خیمے لب جو
یاں ہے پستی میں بپا خیمۂ شاہ خوشخو
ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھے وہ اندھیرا ہر سو
شب ظلمات کا اس شب نے دیا ہے پہلو
بزم ماتم میں چراغ مہ تاباں بھی نہیں
رفقا کیسے کہیں غول بیاباں بھی نہیں

۴۵

شبِ ظلمت کدۂ ہجراں میں سب وحشت و درد
راہ پائی نہیں جس سمت کو جاتی ہوئی نظر سے تھی جب
نخلِ ماتم نظر آئے ہیں بیاباں سے کھنچی ہیں
صحن و بیاباں کے کنارے سے آواز
ترے نزدیک ... آواز لگا آتی ہے
جب ہوا چلتی ہے ... کی صدا آتی ہے

۴۶

بیاباں رونق میں ہیں گرمی سے ہیں ... بیتاب
یہ ... ہوئے گلشن نہیں آنکھ قطرۂ آب
ہیں ... کے لئے ان کو ہوا راحت نایاب
ترا نقش ... دل ہیں سیماب
اے ... سینوں کی لگائے ہوئے ہیں
آئینہ ... جلائی ہیں

۴۷

وحشت اس ... [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
عشق ... [illegible]

۴۸

[illegible] ... عشق کے سوا
[illegible] ... ارشاد و کیا
[illegible] ... ماہ لقا
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۹م

من سے کیا پوچھیں ہیں وہ دل کا حال ہو سرو کو تنگی چمن
درا آئے ہو ہے پیچ شمشاد و سمن
دیکھیا صحن سے اس زیب ہے آوارۂ وطن
وہ شیریں وہ تھی ہو کیا ہے ایران بن
دل چرچ کیا ہی صورت ب
ہے بھیں من جھوٹ بھی زبان ب

۱۰م

جب سے تنگ آ گھر سے نہیں آیا ہے بہشت بہ
کر جگا ہی کہ اس حال ہیں آموں ہیں ناگاہ
ہر وا جب ہو اس امر بن تنگ شب
دو ہیں کیا ہیں سے تجھ ہیں یاد
کاہ بچاؤ کر اور ہو و ہیاں کا
عقل کا دم ہو بیکاہ ہے ساماں

۱۱م

جب تن دلاسی وہ نیا ہے کہ
اونچا سے گھر سے بھی ہے وہ نے بیت ہیں
جلد و دکھا ہے ہے تو ہیں آئی کیا اور یہ آئے
جہاں ہے جب اندر وہ والمر کا بیٹا ہی تھے
طرف ہیا دی کی کا جس سے چمن نار رنگا

۱۲م

سندر ابن قاسم ہاتھ وہ کی شادی کا بیان
اپنی فرزند سرو وہاں و دلہا نانا تھی ماں
ماں و دلہن بن ہو کیا ہو سلطان زمان
ایک آئی یہ کہ ہر طرف ہے سماں
فلک ہے یہ زمیں کی آئے بہت سی
ادی شادی سے بن و نیا بن ہو موتی

علہ

کھا ہے وہاں حسن سپر قبا کا خلعت
چادر فاطمہ زہرا ہے یہاں ہے زینت
وہاں ہے ملبوس میں مہکا جنان کی نکہت
یاں ہے مہکی ہوئی خوشبوئے ریاض عصمت
مرتبہ ایک ہے عالم ہے یہی کی تو شادی ہے
وہ نبی زادہ اگر ہے یہ نبی زادی ہے

علہ

مائیں آراستہ کرتی ہیں کن ارمانوں سے
جب کھلے پھول کہ ایام خزاں کے آئے
مل رہی ہیں کف افسوس حنا کے بدلے
سہرے باندھے گئے اور زخم حسرت کے
دونوں پیدا ہوئے دکھ درد کو دن بھر دیکھو
ماندہ ہو نیکو ہی وہ یہ بنا مرنے کو

ھلہ

دل بھر آتے ہیں بنا ہے وہ بیکس دولہا
موت کا ہاتھ گلا ہی ہے یہ ہاری گنگنا کیسا
بر بھی چھوٹی کی گلے میں ہوئے ہیں رخصت
پائمالی کی خبر ہے یہ ہے سب پر طرا
دم بدم سینے سے لیتا ہے جو ماں روتی ہے
شادیانے کے عوض سینہ زنی ہوتی ہے

حلہ

ڈالے بہنوں نے جو سہرے بھی تو ہم پیش آئے
در ہم داغ جگر بنگ میں سب نے پائے
بہنوں نے پیا خون جگر غم کھائے
ایسے غمگین ہیں کہ جس طرح کوئی مرجائے
بال بہنوں کے پریشان کھلے جاتے ہیں
خود بخود سب کے گریبان کھلے جاتے ہیں

ظلم

ہر بتشنہ لبی ملا سب کو دیا ہے تشنہ تر

زنجیر ن سے ہے ... جو ملا احمق ... [illegible]

کیا وفا داری بھی الفت کی ادا کی [illegible]

ساتھ دو ولے ... ابرا ... [illegible] سے

اگر کیا ... اٹھا کر ... [illegible]

ابا ہے ... [illegible]

ظلم

ان کو دامان عید ... مردان جو چڑھا ... اسیر

یہی ہے سینہ ... سے ... اسکا ... اور

ہر ن ... کی تصویر ... غزل ... ہے

بھی ہے ... کوئی ... ہیں ... کس نہ ... سے

ہم بھی ... ہے ... کیا ... [illegible]

ہاتھ ... دیا ... کرو ... [illegible]

ولم

ہر ... [illegible] ... وہ ... مرد

... [illegible] ... بند ... تو

... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

بلم

... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

۱۱۳

نکلا ہے وہاں حسن سبز قبا کا خلعت
چادر فاطمہ زہرا سے یہاں ہے زینت
وہاں ہے ملبوس میں گھلتا جاں کی نکہت
یاں ہے مہکی ہوئی خوشبوئے ریاض عفت
مرتبہ ایک ہے ہمسری کی تو شادی ہے
وہ نبی زادہ اگر ہے یہ نبی زادی ہے

۱۱۴

مائیں آراستہ کرتی ہیں کن ارمانوں سے
جب کھلے پھول کہ ایام خزاں کے آئے
مل رہی ہیں کف افسوس حنا کے بدلے
سہرے باندھے گئے تار نگہ حسرت کے
دونوں پیدا ہوئے دکھ درد کو دن بھرنے کو
ساتھ ہو نیکی کی وہ یہ بنا مرنے کو

۱۱۵

دل بھر آتے ہیں بنا ہے وہ بیکس دولہا
موت کا ہاتھ کلائی پہ ہے کنگنا کیسا
یہ بھی چھوٹو نئی گاہیں ہوئے ہیں رخصت
پائمالی کی خبر ہے یہ ہے سب پر ظاہر
دمبدم سینے سے لپٹا کے جو ماں روتی ہے
شادیانے کے عوض سینہ زنی ہوتی ہے

۱۱۶

ڈالے بہنوں نے جو آنچل تو غم بیش آئے
درہم داغ جگر رنگ میں سرخی لائے
میہماؤں نے پیا خون جگر غم کھائے
ایسے غمگین ہیں کہ جس طرح کوئی مرجائے
بال ہونے کو پریشان کھلے جاتے ہیں
خود بخود سب کے گریبان کھلے جاتے ہیں

ولہ

ہر بے تمیز بلا سبب کو جا سے نہ تیرنت
زاہدوں سے کب ہے یہ مجلس آخر وقت نہیں
کیا دنیا داری میں اتنی کی اور ان کی نت
ساتھ دولت کے برائی کی ہے خباثت سو سے
آگیا چین اٹھا کر بھا دیت
ہیں اب جا ہے ہو ہے ادنی و تماشا ہو

ولہ

ان کو وہاں عید ہے دیدار کی جو وہاں جلوہ نما ابلیس
ٹھی ہے سینہ سے کہ ہو آنکھ سے لگا ہے اور
ہیں کی بن کو کی تصویر ہے غزال دی ہے بس بن کہ ہیں نظر ہے
ہو کے ساتھ کی ہیں ہیں تماشا کی ہے آگ سے ہوتی ہے
ہم ہی بد ہے ہیں ہے کہ دو پھر بھی ہے
ادا ہے دیکھا بیک کر دو

ولہ

آئی بھی بہار ہیں دو ساں بن بادی ہو وہ مرد و
سنجھی ہیں ہیں لگا ابھی بھرا ہے آپ نے نصیب
ہے جب سے کہ ہیں بادل ہے ایک جل ہے اب تو ہے
دل اب کھلے لگا ہی سے دیکھ کر لگاوٹ کی لالی میں غیر ہے
ہم ہی سے کہ ہاتھ سے کہ جب بھی بادل
ہمیں سے تو ہوں سے ہاتھ بھی بادل

بیم

لکھی سورۂ اخلاص لکھا آگے کھلنا ہے
قہ کے کیا ہے لئے کھلنی کی ادا نکلیں ہیں ہیں پھر نے
سنجیاں آگ لگی ہیں کہ یہ کیا ادا دی ہے
اٹھو ہے بس ہی ادا نہیں بس ہو رونق ہو دن
بھر ادا اٹھا کے کی بن ہی اج ادا ہو کیا دن

۱۴۱

بن چکی چکیدہ و دامن بیاستی آبادو لیا
اے ستمگر تیرا کیا ہے جو ہم نے کیا
آہ کے بعد ہی ہم درد کی انتہا سے ضبط نہ ہوا
لا لے آتش تر سے یہ لبِ خنداں ہر دم
سب کی آنکھ کے آنسو سر پہ جو بہا ہم
عشقِ بتاں میں دل کو ہم نے قتل کیا

۱۴۲

جب بگوری ہاتھ مرحوم آ کے وہ داغ داغ ہوئے ہیں
دیکھا جو جہاں فارغ ہو کے سب سلطان افشان
دل ملتا ہے کہ کیا جینا ہے کہ ہم برباد ہوئے
ہم کو آ یادوہ دن اور وہ بزم کا بیان
سینہ بہ سینہ عجب و بیکسی آئی کہ رو دیا

۱۴۳

سر نہیں دوش پہ اور کیا دیکھ کے ہم سبحان اللہ
ہر مجلس تماشا چمن ہاتھ رنگ کیا کیا رنگ آہ
وہ بہار کا ہے دم ہوا یہ تماشا کہ ترے رنگ نگاہ
جو نہ ہی ٹھہرا دو یہ ہم پر ہم نے اسے دیکھا
یا میں یا ٹیڑھی نمایاں آئی کہ تجھ سے پناہ

۱۴۴

سمجھی بیاد زمانے میں ہم نے ہنسی کا بیاں
جھلک زندگی ہم ہی دیکھا کہ وہ صبح شام
جو ہم نہ ہی سمجھے ہم کو اس کا جواب
لب کشا ہوا بھی ہو گا نہ یہ انجام
جلوہ اپنا دکھا کے وہ عرش سے رکھتے ہیں دل
الغرض

۲۲۳

مجنوں لپٹ گئی اٹھ کے گلے سے سلطان [illegible]
جانے مشغول نالہ و زاری میں ہوئے سب [illegible]
صبح [illegible] آئے [illegible]
[illegible]

۲۲۴

[illegible] پیدا ہوا [illegible]
[illegible]
[illegible] نظر [illegible] آرائی
[illegible] باغ [illegible] بہاری آئی

۲۲۵

ہم روز وصال کی سحر کو معشوق کی چال
دل بلبل کا [illegible] غنچے [illegible] سنبل [illegible] بال
[illegible] نظر آتی ہے وہ [illegible] شکل کھلے ہیں
[illegible] کلیاں کھلتے ہیں

۲۲۶

[illegible] غنچہ [illegible]
[illegible] بلبل [illegible] جہاں [illegible]
[illegible] دل [illegible]
[illegible] معشوق [illegible]

۴۹

سرِ شوریدہ نے پایا وہ جہان سبزا ہے
سنبل نو دولت ہے وہ ان کی بہشت سایہ ہی
جو بنا ہے کہیں گلزار میں ان سے کا سا ہے
سب جوانان چمن جھوٹے ہیں غنچا ہے
ہے الہی تیری بلبل کی نوا ہی ہے
ہائے تو آن آہ ری کا ہے لالہ بیتاب ہے

۵۰

بیچ میں گل کی کہیں جوہر بھرا جیسے کس کی آن کی آبرو ہے
ما ان بیت کا طرہ جیسے کسی کی آبرو ہے
سب میں تاں کی جھلکیں جو کسی کی آن گلشن کی
سبھی کہیں بچھونا تا چمن کی فوارا گلشن کی
تیغ جز بلبل کی طرح ہی مرا گلشن کی

۵۱

جب طرف وہ کہے اشرف کا اک قدرت ہے
گلِ تر اس میں بیچ چمن بڑی دولت ہے
یاسمن سے نئی انداز کی صورت ہے
وہیں غنچہ سوسن کا سی آفت ہے
بعد گلشن باغ میں باد وش صبا قائم ہے
منتظر ان نغمہ زار بلبل کا صدا اجابت ہے

۵۲

بلبل اور دونوں یاں ایک ابر ابر ہی ہیں گل میں گل
نثر ہے گل جیسے وہ دونوں ٹھہری ہی بیچ ہیں گل گل
کا نچے ہے طاؤس سب باغ سے ابر ہیں گل ہیں
اتنا ہوا گل گی ہے ابر گل سے ہیں
سب ہوا قائم ہے ہی گل ہی بہار ہیں
آرزو ہے گلشن جھوٹی ہے ثمر اور ہیں

۳۳

سب کہیں جس کو بلا معشوق یہ یار جانی ہے
اندرون یہ صفت لالہ کی سرانی ہے
صاف داغ دل کا سودائی کو گھلا جہانی ہے
گھل گیا [illegible] قدرت [illegible] آئی ہے
سب [illegible] عشق سے یہ دن آ [illegible]
وند [illegible] سرو جسدان [illegible]

۳۴

قسمت [illegible] یہ رتبہ کیا کیا دریا
[illegible] لفت کی [illegible] دنیا
حیا یا دل [illegible] صحرا
کہ [illegible] الا الا
[illegible] بیابان پایا
بلبل [illegible] دامن [illegible] طلبان

۳۵

عجب لطف قوتی ہے سب کو تجھی ہے آب اندازہ
بادان بلا کا عالم دین کھلا ورد دروازہ
[illegible] اسما [illegible] کھلا گل [illegible] بازہ
[illegible] سب البتہ آ [illegible] اندازہ
وہان [illegible] یہ خانہ [illegible]
گل [illegible]

۳۶

باد [illegible] کھلا [illegible] صف
[illegible] انسان [illegible] طرف
او [illegible] طرف [illegible] ذرف
لالا [illegible] نجف
[illegible] سب
[illegible]

۱۳۹

اکبر اذاں میں صبح کی عاں ہوں عرب سے تشریف فنا
دونوں جہان کلمۂ حق تھا جس کی ابتدا شیعوں
صدا یہ جو دم ہے آئی آل ابراب فنا
دیکھی نعرہ سے فدا ہیں لب ادب رونق میں منتہی
یہ بخشی ہیں سکے تاب صفین جو سینہ مرتضی
یہ تکبیر ان کو جو سنیں تو پھر خم عرش پر

۱۴۰

آئے میداں میں جو بیٹا ہے اسمٰعیلؑ کی جنگ کا آغاز
سر فدا کر کے نہ شاہ امم آئے یہ جانباز
دیکھتے جیتے ہیں جہاں سے افسوس کی نیاز
آگیا ایسی فلک پیری سے ناز
یکبیک آہ زیادہ ہوئی حضرت کی طرف
پھر کے دیکھا نگہ حسرت سے زینب کی طرف

۱۴۱

غم میں احباب کے تھا بانو کا یہ حال پُر ملال
غرق دریائے شہادت ہوئے سب کے لال
جان میں جان تھی حضرت عباسؑ کے بھائی جو زندہ ہیں زوال
آگیا زینبؑ ناشاد کو دولت کا زوال
سر بزانو ہیں جو سرور وہ شہ صفدر ہیں
اب فقط قاسمؑ و عباسؑ و علی اکبرؑ ہیں

۱۴۲

شہ نے عباسؑ کو دیکھا کبھی بانو کو جنگاہ
دیدۂ تر ہیں اکبرؑ ہے مری نگاہ
لگ رہی جان کو بسمل ہیں کہ الا اللہ
یہ سری ہاتھ ملے کہاں جان بتیغ آ کے رکے
اے بچو ان سے جدا ہوں ملا ہوں
آہ کو چھوڑ دو اب یوں ان کے بلا ہوں

۱۹۶

آپ ہیں قوت بازوئے حسین ابن علی
قصد مرنے کا نہ فرمائیے للہ ابھی
آپ ہیں ہمدم و محبوب نگہ سبط نبی
آپ کے ہجر کی ہیں جان آپ کی مشتاق بہن
پاس آ جاتا ہے فدا سر ہو تو فرزند ہوں میں
اک غلام ان کا ہوں گو علی کا فرزند ہوں میں

۱۹۷

چاہتا ہوں کہ ہو گلگونہ لہو سے جامہ
شکل پر خون سے رنگین ہو میرا عمامہ
امر رخصت میں زیادہ نہیں کچھ ہنگامہ
میرے گھر بازو پہ ہے بابا کا وصیت نامہ
بہت آسان ہے کاغذ یہ دیئے دیتا ہوں
ابھی آقا سے اجازت میں لیے لیتا ہوں

۱۹۸

بولے وہ دُرِّ جری آؤ ادھر آؤ تمھیں
ہم سے نازاں ہیں ہمیں ہم سے سوا شاہِ زمن
جانتے ہیں تمھیں بھائی شہِ آوارہ وطن
جان سے بڑھ کے ہو تم ہو گلِ گلزارِ حسن
دل میں اب بیکس و ناشاد ذرا سمجھو تو
دو گھڑی اب تم سے ہیں آباد ذرا سمجھو تو

۱۹۹

بولا قاسم نے بہت آپ کا ارشاد بجا
سکتے مرجائے سحر سے گل باغ زہرا
دیکھوں کن آنکھوں سے ظلم و ستم اہل جفا
مجھ میں اب صبر کی طاقت نہیں باقی بخدا
اب تو برچھا نہ سہوں گا تڑپ جاؤں گا
آپ میں اپنا گلا کاٹ کے مر جاؤں گا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۵۵۹

ہم کو لازم ہے کہ ادراک طرف دھیان کرو
جی بچھڑن نہیں ہے سے کا نہ ارمان کرو
دیکھو ہی کی کیا ہے عجب ترتیب ان سب شان کرو
ما تیرا بن جاتا کچھ بن ہے کیا سب کو پاک ایں کرو

۵۶۰

کال میرا بھی بار اب آرہ و بیداد سے قابل
دولت سب جھوٹی ہے کچھ جیتنا جن بن دل
جہاں حاکم ہے یار اور یہ سب کیا ہو تو مشکل
کہ سہدان کچھ نہ ہو کیا شکل سے یہ بنا ہو اسباب تقا
جو جو ہو سب واسطے اسباب نصیب
کا بو بوجو کی معبود رب نصیب

۵۶۱

بن نے تو دیا کچھ سے جب کیا کا رب کا سوال
کا بتا دیکھ بن کو بھی بات نصیحت کا جواب
سب کا ستم تا ج ان بن بنا سب یہ کیا ہو کاں
بہ سب جانتا بن ان کی عجب سب کلام نہیں ہے
اہل بنا اپنا سب قوت انجام کچھ ہے

۵۶۲

سب کے نہ تلہ ہم ہے نہ جیب بن وہ وارثان ہے
ارے نہ تو دل ہم وعید سب کو حضرت ہے
دیکھا بیٹا اون بہ نہ ہے سب جو تو نہ وہ سے اور
ایسی کچھ ان کی کچھ کو ابو اکبر اگر کا جا ہے
بن بن بغض ہے وہ اجابت کا خدا سے
لب بنا تا ان کا خدا ہے

۴۵۳

مرا منہ [illegible] سخن [illegible]
[illegible] کہاں [illegible]
[illegible] حفاظت [illegible]
[illegible] گلشن [illegible]
[illegible]

۴۵۴

[illegible]
[illegible]
[illegible] نگاہ [illegible]
[illegible] دل [illegible]
[illegible]

۴۵۵

سبھی ہین تجھ بن [illegible] جمال [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ان کی [illegible]

۴۵۶

[illegible] ہین
[illegible] ہین
[illegible] ہین
[illegible] ہین
ان کی اور [illegible]

وله

کہتی تھی یہ حضرت زینب بصد حسرت و ارمان
دست و پا کاٹ کے سے دل کا تھا اول قربان
والی تھین جو بیبیان باوان لوٹے اچھا وطن
کہتی تہیں کہ صبا دی کا اب لا ابری جان
صدقے جاؤن کہ لپٹ کے ان دیکھ کے جانا
اب تو جانا ہی اب تن میں گئی ہے کہ جانا

وله

ہے کوئی پاس ہے مادر تو وہ گرم کو لالا
تن لیا ایک امان نے تو دی جیکو رضا
بھیجی اون سے پہلے ہی تاپن شاہ بیا
آ بیٹے تو زمین تو چاون اپن آخر وہ ارشاد بیا
آج چاکل ہو کرنا مجھکو شہادت ہوگی
سنکے یہ بیٹی کرتے ہی ابا کی جالت ہوگی

وله

صدقہ تو بھائی اوس پہ علی اکبر کا اجازت دیجئے
آ بیٹی اپنی کی سے مجھے رخصت دیجئے
فاقہ تو زینب ہے کہ پانی نہ جو رخصت دیجئے
بیٹی یاد آ کر ابا سے مجھ سر پہ عزت دیجئے
ایسا کیا جاؤ کہ سا عزت ہو دیجئے ہاتھ پائیے
روح جو دیجئے ہے مجھے اکبر تو جیل جب آئیے

بند

غم تھا سینہ و سر تک میں ہے لمبا لوٹ کے زینب
ہائے یہ بی بی کو تو کیا ہے لیا یہ غضب
چھوڑ کے اکیلا و اکبر کو جو علی بابا اپنی سب
ہائے ہائے ساکن ہی تو ہم بھی سفر کر کے ہوا ب
یہ بتا دو ان آخر ان کی ہے آج اعدا جاو
جبکہ ان سب کو یہ بابا میری یہ اچھا جاو

لہ

قاصد آداب بجا لا کے کہیو ان سے ہاں گر قبول
منہ کو میرے جا کے کہیو ادب سے ہو رونق ہی عجیب
لب لعل ان کا چاہیے [illegible] مرتبہ بلبا [illegible] نصیب
اے وقت [illegible] بیکسی [illegible] سے اور مدام الشباب
سلطنت جانی ہے اور ملک [illegible]
اکھیے سے میرے صوفی کا عصا چھپا ہے

ولہ

اور نیا ہ سے وہاں آمد بنکر ہی من داری
ہم نشیں کی ہے سفر فلک کی اب بتا ری
مشتی ہے تاک ہے ہوئی جا کی آئیں میری ساری
دل لگا [illegible] دیکھا ہو ادمن کی زاری
کو علاقہ دل میں ہوا دو مرے سے کی اضطراب
ہم کو [illegible] کہا دل مس کے ہی جا جانب سے

ولہ

مین نے [illegible] ہم سو نکلے جہاں کی کو لی
کہ میں دنیا میں ہی دو دل سے اس کے ان بون چھری
رات کو بیاہ [illegible] صبح قیمت کچھ ہی
[illegible] امید [illegible] جلد خزان سے لوی
[illegible] نہ [illegible] دنیا سے قیامت کی بلا آئی ہے
حق نے [illegible] کر دہ دل اندر ہو جانا ہے

ولہ

یار نے [illegible] تھا و ہاں دل میں نگہ صید مجنون
دل کا پیچھا [illegible] ابر [illegible] دو محن سخن
اتنی نہ کہہ [illegible] زبانیں تھا ان حسن
ایکدن آ بن نہ ملنے کو بیان ابن نگہ کا سیکا
بات رو کون گی لو دم ملنے میں گہ کا سیکا
ہم آہ کرنے سے صبر کا [illegible] کا سیکا

٥٦

دیر ابھی ہوئی نہیں کیا کہتی ہو جائیں کہ نہ جائیں
زخم سہو آقا کے عوض جسم پہ کھائیں کہ نہ کھائیں
مہلت اک آن کی اب موت سے پائیں کہ نہ پائیں
منھ سے کچھ بات کرو جلد کہ ہم آئیں کہ نہ آئیں
دیکھیں ان ہم آپکا یونہیں رہ گیا سب کچھ نہ کہا
یہ تو ارمان نہ رہے ہائے غضب کچھ نہ کہا

٥٧

غم و اندوہ کی باتیں یہ تھیں کہ قاسم آئے
بیٹھ کے پاس سخن درد کے لب پر لائے
جلد فردوس کو رخصت جو نہ بیکس پائے
تو کہو صاف یہ حسرت نہ ہمیں رہ جائے
مرنے کو جاتے ہیں موت آئی ہے آخر ہیں ہم
اب تو یہ تم ہو یہی بیکار مسافر ہیں ہم

٥٨

خوب ہوتا جو ہمیں آج کہو میں مر جاتی
سامنے میرے نہ لاش ابن حسن کی آتی
چھٹتی لوگوں سے فرصت جو جدا ہو پاتی
رانڈ ہوتی جو دلھن کوئی مجھے بتلاتی
بین کیا کرتے ہیں اور پیٹتے ہیں سر کیونکر
لاش پر آئی تھی تو میں رانڈ ہوئی آخر کیونکر

٥٩

یوں سکینہ نے کبھی کہی تھی وہ دکھیائی
دیکھو تو ہم کہ یہ گئے رن کو تمھارے بھائی
ہیں ادھر لاکھ عدو اور ادھر تنہائی
یہ گھڑی خوبی قسمت نے مجھے دکھلائی
ہائے غم فرقت نوشاہ سے ایذا دل کو
سب تو غم تھے یہ دیا غم بھی جدا دل کو

وله

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۸۳

[illegible] صفات
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۸۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۸۵

ای که قصد سفر ملک عدم [illegible]
راه قوتی [illegible] فاقه بیلن [illegible]
منتی یوق [illegible]
[illegible] طلب [illegible]
نظر [illegible] جنت بیلن دنیا طلب [illegible]

۸۶

[illegible] ملاقات [illegible]
[illegible]
[illegible] ساغر [illegible]
[illegible]
[illegible]

۷

کرکے اچھا ایسا مٹھ و قائم بادشاہ و وزیر میں
ہوا زخم دست ہیں وری اب ٹوکی عدم سے ہیں
سنے دل ہو گیا قاموش ہو گئی وہ اس نشین
جتا ساتھ سے کیسی طور سے سب ایک جان او
باغ ہمراہ کوئی اپنی انشاں جیسی سب وہیں جان او

۸

یہ چشمین پیارے کی دو وری لوٹی ہوئی آن کہے
سمن مین آئے کے لو ملے کے دل کا بھر ایک سا گلے
اٹھ دون چلتا کے دل جا ٹخ داوی کہ کہے
باغ عالم سے ملے چلن کر نہ پھیل سے نہ بھلے
گلشن خاند شہنشاہ دے زمین نے جا ثبت
ان نے حق دورہ کا اور امر دولت کا نشاں

۹

ملکے جب سب جلا شاہ کا وہ پیدا آئی
اور دل سب کچھ غم کی ادائی ہے کھائی
آنا آرا جو جو امراہ تھا جی دے بھائی
ساتھ دل ہو گئی بان جب سے زنگ آئی
یہ بن یار سے کہا کا وضا کو سودیں
اے مرے ماہ لقا جا و خطا کو سودینا

۱۰

بیچ دہ بنو کر دولت کا ادب کر دین نسب
دور برج پردہ اٹھانے کو شہنشاہ عرب
ہو فدا دشاہ نے کی جھلک قدم ہے ادب
ابن علام آنے کا ادل اسا بھی تخیر طالب
شہ نے فرمایا نہیں صبر کی طاقت بیٹا
سکا کو دن ہے تقاضائے محبت بیٹا

پہلے شاہ شہیداں نے کیا نیزا بابا بیچ
سر پہ سایہ ہوا پیغام علی دلاور بیچ
پانچ قاسم کا ہوا حضرت اکبر بیچ
… اصغر بیچ
تیر … نظر طور کا نقشہ آئے
عرش ہوا جلوہ حسین لاکے دکھلایا

جب گیا شمشیر علی زین فرس پر غازی
پاؤں رکھنے لگا بن بن کے زمیں پر تازی
سارے لشکر میں چمن پھول کے لئے آئے طنازی
سعدیوں نے غصہ ہو کے آ کے دم جانبازی
فوج تھرائی ہوئی ادھر سب دلیر آتا ہے
کھود کے لئے نہیں رو کے گیر آتا ہے

قتل ہونے میں لعینوں کے نہیں کچھ تاخیر
جنت اب فوج میں ہے تیز و ماہ منیر
دو دستے ایک ہوا نکل آتی ہے ان شمشیر
جسم مطلب یہ نہیں ہوا ان کے لرزوں کی تصویر
تیغ تیار ہے نقارہ یہ بجا لیئے
سر جھکا ہے یہ ہاتھی کی بلا لیئے

سبزہ رنگ ہے آب پہ کا آئینہ دکھا جاتا ہے
یا رب سینہ … دکھلاتا ہے
… بڑھا جاتا ہے
… بھی جاتا ہے
ان سے تم سندہ بھی … بھی جاتی ہیں
… سال بھی … جاتی ہیں

۸۵۵

بیتاب جلنے کے لئے ہے مرے جو اس صفدر ہے
کا بیٹا سمجھنے کے ابلق وار صف ایک سر ہے وہ ہمہ تن
رہی قوت ہے علی کی کیا زور دار ہے جب سر پہ
ملی اپنے الٰہی سے ایک سب مع نشاں کی ترقی پر ہے
یقین ہے جبریل این بین درانداز ہی کی مرکب پاب

۸۵۶

ہوا ابھی جنگ شروع اور ستمگر ہیں تمام
بدن آزما فازین بنا آج سے جو ہیں بدانجام
کا ہر جن کا ہوا و دنیا آن دہ فوج این باکام
موت آتی ہے کہ اس تیغ سے اک بیک شام
اس کا دم آج آور ان تفقدہ کرتا ہے جب مرا
منہ بہن تیغ کا دروازہ کھلا ہے جبرا

۸۵۷

بخشش لب و دہن کی قوت ہیں بس ساری تلوار
مع رہ ہموار اہوار دو جب ماری تلوار
آ رہی کلاوست قوی اور چمکاری تلوار
کرتی ہے دونوں طرف تیل وو دھاری تلوار
بیچ اندازے سب بابی شستہ جی ہیں
ان ستمگاروں سے دل انکے جگر جی جاں ہیں

۸۵۸

فرودہ کشتی کی آوارہ نراں کی ڈبکی میری آ بکا
بہ جو ارادہ عمر جعبہ کی ڈبکی کا ہے آ بکا
ہیچ جنگ بنسن کرتا ہے جب سب کو الڈی کا ہے میری آ بکا
تیر یہ رہی ہی پتی جلی جو ڈبکی میری آ ہے مبری
یہ جائی ابن بیع بن لیہمیون بہ ستر ہے صبری
عنیض بن عون بابا ہے جگر ہے صبری

۸۹

وقف کر کے سر تا بہ جبیں سرنگوں عدو
دیکھا یا جان بکف بچے گرد ہے بد
کے بھی وہاں پہ کرے تیغ نکلا وہ خود
بجز ہار ہے ذرا ہمسر سنگ کے آئینے جھی
ا ب عید نہ ہو کی جو ڈر کے
بھی جو بجز کی

۹۰

جانبازی نہ چھپ سکی روشن کی طرح
سارے نہ تنے ہیں جو اٹھتی ہے بجلی کی طرح
دیکھیاں ہیں تیغ صاف آئینہ کی طرح
چلا کہ گرد اٹھی ہو نہ سمجھ سرخ
ونقا بازار نفس اب دیں ابرو کی طرح
کہ جب ہو جو بھی ہو کی طرح

۹۱

اک ایسا ہوں ارض و سما جنبش کا نشیمن
وہ نے جنبش میں کہ بکانا مر جو برق
واللہ کہ آسماں کیا ہے جو اس میں ہے نظر
کہ نہ نہ رفیق ہے نظر بہ دل فرق فن
آسمان ہیں سب طالب آفرین ان سے

۹۲

لائق ہے ماتم یہ زمین بولا سبحانی گذشت
باطن فنا ہے یہ سب بیر دوران گذشت
یہ سر کے دریا کو آئے کر فصل جو گذشت
نقش تیغ ابلیس دل دامن ہے سر گذشت
کھیل ہے کر ناطر فن فنی نشتر کا جل
اب یہ ہے تمنا ہے یہ ٹوٹ کر اب بھی

۳۹۳

[illegible]

۳۹۴

[illegible]

۳۹۵

[illegible]

۳۹۶

[illegible]

٩٩٧

اس کے کھاٹ کو نظر آیا جو بد چال زبون
ہرن منہ ہو گیا آنکھیں ہوئیں دو کاسۂ خون
اس ستمگر کی طرح ہو گیا اس سا کسی کا جنون
دن کا سناٹا ہوا ہے آستانہ و بیت میں یوں
نعش بھی باہر نکالو جو جہنم کی طرف آیا ہے
مرا یہ بھی ہے میرا ہی اب جا کے کھو جانا ہی

٩٩٨

جب دو چار آئے کے وہ مکار سے سیکا ہوا
بنک جلا دیکھ آیا دوہرے پیسہ اسنے ہوا
کاتر جان لیں اس گرانی پیٹ کے لیک رہا ہوا
زور نہ لو آرکس آ تا تھا کرنی اتلنا رہا ہوا
جو صلہ کھو دیا بہ اکل تسم آ اراں کا
بدن ہوا دو کرنہ دعوی دیکھیانی کا

٩٩٩

واہ ری تیغ کہ ہے تب بین نہ تھی کا چھپی کہی
یہ صفائی تھی دا رہی کا نہ بین سے اتر رہ بھی
بہ آن جھکا بات ہی کی دیکھ کہ اس طرح دبی
وہ سر کو بھی کٹا ہوں کہ وہ تھی او دری
کھٹ گیا رو رو خونچکا لب سے بر جھوٹ اسے تیغ
دونوں لیا ہے اور اتری بدن سے کر آدھا بیغ

١٠٠٠

جب ستن و سمنک سے کو کھو گیا جو دیکھ آیا
یا ملی بھی کو سے وہ سے لوتش آ رہا
یہ تیغ بنا اسے لگا تن و لوش ہوا آ رہا
کمال ہوا تیکی کو بے چھیا اب ہو لوتا آیا
نہ بد لیا کھل کہ سی اس طرح کا ہو تا رہا
لگیا کا گیا بن کبوتر کے سیدا دیا

[illegible]

کھنچی ہوئی ہے سیر زمین آسمان پہ وہی
[illegible]
دونوں ہاتھ اٹھا کے [illegible]
[illegible]

[illegible]

ان میں سلام آ گئے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

کہ میں کافر ہوں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

سامنے آئی ہے تو میدان میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مطلع

بن جو جیتا کہ ادا کی ہے دن ہنکر خدا
رایگاں جس کی گذرتی تھی سب انشا دنیا
کاش فصل بہاری ہے سب وفا داری ہے آ
بادِ صبا کی طرح ایسا ہی ادا دو وادا
یادِ ایام سے فصل بہار ہے یہ پیغام نہیں نیازی ہو
کہ یہ جوان ہو نے با معنی سخن نیازی ہو

مطلع

کسے بے حیا سے تو دیار ابر کی ہے تو
بن جو بے جا کہ یہ نقش کے تیرا بتاؤ
کہ جب کہ نہ کہیں ہی جفا سے اس کا
یادِ یار ہی دل اپنی وفا کا بادہ
اپنی کس نے کہا سے نہ بے جا کے حال
سے جو داد کی طرح ان کا عشق ہے

مطلع

یاد دیکھا دلبر تیری اس سے کمان میں تیری جوڑا
کاوی تیرا ستم دیکھا ان نے لگایا کھوٹا
کھول بیتاب کہ کس کی اس طرف دیکھا تیر کا
ستم آرا کی وہ بات اس کا ہوا دل تھوڑا
ہوا وحشت کی بات ہوائے سر سے کشش خال
یار کی بے وفا ہو کے آگے سر سے جمال

مطلع

بانی بیداد کیا یار نے جب کو ہو دیکھا دل کو ترکش کمان
کھلا یہ ہر دم جو تیغ تو ہوا ادا دیکھے تیر ان
یہ صورت سی کو جیتا ہے یار کی تیغ ہے ابرو ان
تیغ ہو اس کی طرف اس کو دیکھ کر کے سنان
دی صدا اس نے اپنا آہ سے نہ ہو تو تیرا
کاٹ کھایا ہو جو بار کا

۱۰۹

دونوں ہاتھوں میں ہوئی بلند اُن کے تیغ کیا گرز گران
جان پر بنی جب ایک تن سے سر نہ رہا سر کو جولان
نہ چلا تیغ و کمان آن کی آن اتنی بچی جب سے کمان
شعلہ برق سے بھی جلد تر ہوئی شعلہ افشان
تیر جو چھوڑا اُس نے کسی کی جان نے نہ دی
دو کیا گرز کا وار اُٹھ کے امان نہ دی

۱۱۰

اُف غضب میں بڑھا جو صفدر سے مثل صبح عرب
دی صدا اُن کا ہمسر وہ دیکھا ہے شیر عرب
تو پیر بیں آ کے کہ سندان کی طرح نیکی تب
اُٹھ کر لگا جو وار اس غضب کا کہ جان سے لب
خون طاری ہوا ایسا جسم کا دل لرز گیا
ایسا کانپا جو سر اس کا ہمیں تھا گیا

۱۱۱

سر پہ نفرہ نے للکار کے دو دو ہاتھ منہ سے
بہ کمالوں کا زمانے سے بہن جلوہ دریا ہو
کچھ اک آن میں ایسا جو آن کا بیونیہ ہو
زینت اب ہم کے جو اپنی نفس جنبیدہ ہو
سمجھ نہیں میں جو اب سے اب ہوں نہ اڑا دوں جب
جا رہوں تیغ اٹھ کے کام آ کے نہ جاؤں جب

۱۱۲

طور اس جنگ کا ابتدا سے ہے یہی ہم تم سمجھا بھی
ابتدا یہ ہے نہیں سپر ابھی بازو ہم سمجھا بھی
سمجھ کہ شتاب الا ہر سے سپاہ ایسے ہم سمجھا بھی
دیدہ سے نہیں ہوتا یہ جنگ جیسا کہ ہم سمجھا بھی
جا کہ برق کا نقش دم ایسے بیکار یہ بھی
ہم کو جلدی یہاں کی کہیں میدان نہ تلوار یہ

۱۱۳
شمع اس حسن کی کھینچی ہے کہ ابرو قضا کی مل
شوق میں لوٹنے پھرنے سے ہیں بیخبر اور ون بے سبب
کہ دو بیخود ہاں اس کی طرف آئی ہے اس کی یعنی
آہ یہ دو ایلی ہے کہ زنجیر سحر اس کا محل
اس سے پانی ہے لوٹتی ہیں پرچی پر آئی
کہ دو وریا ہے جو بیچی ہے جو تیرا ہے

۱۱۴
بلا جانا ہے ترا ہونا کہ ہار ہے نقش
دشنام ہو ترکیا تصویر کا عالم ہے کہ سب
حسن کا کالی ہے کہ سب جیب جنوں ناکھا ہوا
تیغ سے بیان ہے ان کا حرص اور ان کا کافر
دیکھنا ہے کہ بھی کا جو پھوٹری تقدیر بیس وہم
بہ سبب جیب ہے کی ماہ بیٹھا نہیں شمشیر بیں بدوم

۱۱۵
نغمہ اب آن اشتہار جلو کو فرو کھینچی دلدار
بیداد ہی میں لیس لگے لگا یہ سب و تار
بیچ نہ سے کے ہو سے آرا بھی آخر اس سے
دی صدا اب ہو کھنچے ہے کہ ادا ایسے شب یار
رو کو ان لیا نہ کھی سے کہ ہے بیخود
کا دیکھ لیں ہے اوس ایک ایسی حرف

۱۱۶
کھل گئی آئی نے لگاس ساو ہوں نلق
ترا جو نے ملک اب ٹھیک نہیں ہے نق
بیچ نہیں کا با ہم جگہ ملا وار ازرق
جب اس بیچ ہے آہ کو آنکھ خیر آ جس حا ہے کہ
کہ ہر اور ایس بیر بے کہ
صبا بیکا ہی بیکا بیل جلد ہے کہ

۲۱۷

[illegible] بڑھا کے [illegible] بیکار
[illegible] تیغ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۲۱۸

[illegible] صفدر نے
[illegible] جا [illegible] سر نے
[illegible] صدا [illegible] نے
[illegible] سر نے
[illegible] طول [illegible] نے
[illegible] فیصلہ [illegible] نے

۲۱۹

[illegible] تنگ
[illegible] جنگ
[illegible] عقل [illegible]
[illegible]
[illegible]

۲۲۰

[illegible] اکبر نے کہا [illegible] بھائی
واہ واہ [illegible] تیغ [illegible] لگائی بھائی
[illegible] صفوں [illegible] بھائی
[illegible] صفدر [illegible]
[illegible]

۱۲۱

کیا تسلیم پھر اقوام نے کی مانب تعظیم
دیا صدا اور کیوں لا آئے گے ہمیں نہ ہوئی کوئی روتے
تھیں مہ نیم مصفی ہو کیا ہے اور بند کر دیتے
نکیلے تیر سنگلا خیں جا بہ بے نتیجہ میکھے
گیا دھیان انکا جو کل اس کا تہ بہ تباہ
دیا انکی کو بال ان کے اور

۱۲۲

جب تیر و کمان کا راب آ گیا نہیں کو ملک شمشیر
بڑھا شک ہیں ورد آ گیا اول دہان کی کھلائی تصویر
سن و عمر حیدر صفدر کی آتی رہے فوج
تا آگہان جا بجا اُن بڑھے تیرہ اور شمشیر
تیغ جو کاٹ آئی ان جہت جہت ہی بارد
جب بہ جہن کیا ہے

۱۲۳

ایک ہوا اس کی اداؤں میں وہ پہرا دل ان کو مارتن
ذرا عجز ہو تون کی ہستیں ہیں لوہے کے کان ان میں تلوار تن
دم ترکا جا بار کی ادون بڑی ہوئی ہیں اُچکی اوہار تن
سارے زخمون سے ٹپکتی ہی تار ہیں اور کی دھار تن
بالا سیدھی کا بھی یا ہی اور تسمہ کی بھی کا جواد ابر کبھی کا
عمرو اندر وہ بجا گی بھی کہ بھی ہے بار کا

۱۲۴

آیا اس وقت نظر آئے ہیں بالکل دولہا
جن کا پھول اسے اہو ان ہیں یا کہ مہندی کا لگا
تیغ عاشق سے کٹ کے ہیں بہ ہیں سر
نا تجربہ ان کی ہوئی کا دکھلایا انتشا
ضعف طاری کا ہے کہ بند آیا ہو جہاں تا بار
رات کے جا ہے جو ہیں بند جھلی آئی

۲۲۵

دست و پا بسمل زمین میں فاطمہ بیکس دل ہو چکا
حیف ہے آرا ہے یہ کوئی سر ہے لہو کی جا در
عشق حق کے لب پہ ہے اکبر کا ماتم ہی نہیں ہیں
سب ہی بیتاب تھے اک در ہی ہے خاک کے نقش ہیں اور اکالا ماتم
ہے جو پیاسا ہے اسی کا دم فرات سے کہ اکبر میں پیشتر
نجا لوں یہ ہے جانے ہیں یہ ہوا ہی کا ہے پر نجس

۲۲۶

جو بیٹی جن کی نبی ہیں بیتاب ہیں رسول دوسرا
ربنا کے ہیں یہ بیٹی ہیں سے فاطمہ زہرا شیر خدا
لکھے ہیں سکینہ کے ہیں ابن حسن سر تب
دین ہیں شبیر کو وقت آ پہونچا
جان امداد میں آ گئی دے دیا ہے
اب تیرہ میدان لے لیتا ہے

۲۲۷

ناگہاں منظر فلک سے آ گیا بالائے زمین
شین جھک جھک گئے لگانے لگے سینے سے آئین
دیکھ یہ شبیر کہ آواز کرا ہے سرور دین
ایک طلب ہے اب ہو دم بانی ہیں
ز ہر کی جنت میں ہوئی موت کا سامان ہوا
سب آئے قادر غلام آئے یہ قربان ہوا

۲۲۸

ہے صدا اپنی بیا خیمہ سے بڑھ دوڑ کے
نہ رہ بیابان بیکس نے دل دوڑ کے
ابن علی ہے عباس دلاور دوڑ کے
نیک بہتر مشکل ہے غیر دوڑ کے
دل تیر دین کا قلب ملتا تھا
سر تن ملتا تھا

۱۲۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۳۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۳۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۳۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۳۳

آکے بالیں پہ تو اس شیر کو بے جان پایا
طرفہ عالم نئی صورت نیا ساماں پایا
خاک پر دفتر اعضا کو پریشان پایا
کہا میں نے تجھے زندہ نہ مری جان پایا
دھیان ہر بار نئے دل کو دکھاتے ہونگے
ماں تو اس آس میں بیٹھی تھی کہ آتے ہونگے

۱۳۴

بولے عباس سے شہ کس کو بلاؤں بھائی
کس کو داغ دل بیتاب دکھاؤں بھائی
کس طرف ٹھوکریں کھاتا ہوا جاؤں بھائی
کس طرح لاش کے ٹکڑوں کو اٹھاؤں بھائی
ہائے جس نے مجھے پالا تھا وہ یوں چھوٹ گیا
اس کا یہ حال جو دیکھا مرا دل ٹوٹ گیا

۱۳۵

خوب دو بار شہادت کا طالب رہتا
کبھی تلواریں پڑیں گاہ ملا زہر دغا
یہ دو بارا ہوئی ای بھائی حسن پر ایذا
حال ان آنکھوں سے پہلے بھی یہی دیکھا تھا
کل یہی پارۂ دل طشت کے اندر دیکھے
آج پھر میں نے یہی ٹکڑے زمیں پر دیکھے

۱۳۶

کہہ کے یہ لاش کے ٹکڑوں کو اٹھایا رو کر
متوجہ ہوئے عباس علی اور اکبر
لیے سب ایک جا جمع بچھا کر چادر
لے چلے باندھ کے خیمہ کی طرف خستہ جگر
دو جو ان لاشۂ فرزند حسن لاتے تھے
پیچھے پیچھے شہ دیں روتے چلے آتے تھے

۲۱۳

دی صدا ایک حسن نے کہ مرے ناز و نخیف
آپ اٹھا لو یہ دو شالہ مرا اک بار خفیف
لاش کیوں ان سی اٹھا لا ہے حیا کیوں تکلیف
کس لیے کون جنازہ ہے تمہاری تعریف
ہم نے ہی جی کیا ہم نے غفلت سے جانی
کون اک تا ری ہے غلاموں یہ عقبیٰ ہے جانی

۲۱۴

رخ جو دو لاش ہیں جیتے ہیں یا و للہ
دھوپ ہے سایہ ہیں پیچھے یہ کہیں اک قافلہ آگاہ
بفین ہے گرد ہیں منہ سرخ کہ یہ عبرت راہ
ہم نے انسان کا جھگڑا ہی یہ اور دوا نہ
ہم جو دو نے ہم جو مرے کا یکھ جھجک یہاں ہے
ہم کہ اب ہے سینہ ہم ہم ہے آنکھ ہے

۲۱۵

لب جو ہم ہے گویا یہ ہوے شاد ورد سر
آپ کا لالہ ہے شیشہ دل کا بھٹکا
آہ کہ شیشہ میں ابیان دھواں کا لو سایہ ہیں یا
اب وہ ساعت ہے کہ ان آئل ہی جان ہیں ہے
سانس ہو کہ ڈوھی نے تیرہ میں جو سے ہیں
دھوپ ہیں جلتی ہوئی ریت ہی ہے ہیں

۲۱۶

یہ صدا اشک کا جو گھٹ میں ابھی سیکھ سے
حسرت تیر خدا اور دو کہ ورد ہے آہ
اب انہو وہ دم سے دل ہے نہیں جہاں
ساتھ اقطار ہم جو ہم ہے بیان یہ دلبین کا
جدا ب العالم ہے جانی حون میں ہے آہ ہیں
لاش ہے جھولا کہ ہے ہیں سیکھ جبر ہے ہیں

۱۴۱

خوب دیکھا تو بے سنگ آگئی قاصد کی بات
سمجھی اپنا ہوئی میں شیریں کو خالق کی اذان
لاتی کو اُلٹے ہیں شیشاں کو سلطان زمان
دو کھا سنا ہوا آگے ہے تو ہوا ہے گمان
آ رہا ہے ہمراہ میں تو تیر ہی جان ہے
کم نہ ہو [illegible] تیری ہی زبان نظر آتی ہے

۱۴۲

وہ آتا ہے گویا جلیے دیکھا دو دم سے
ساتھ ہے جان علی نو نگاہ اُدھر شیخ کے
کب اُدنی کیسی کیا ہے [illegible] ہیں ہوں ان دار
اے حسین ہے صدری سال بال ہیں جان کرن
دل میں آتا ہے چھوڑ [illegible] فدا جان کرون
ہے سوار ہو قاصم ہو [illegible] ہاں کرون

۱۴۳

وہ غضب دیکھو کہ روٹھے چلے آتے ہیں جب صفدر
جانے بوجھے کون [illegible] ہیں ہیں [illegible]
اب آ آفت یہ فدا ہو کہ ہیں آئی صدم
اب کیا لیا ہے یہ کہ ہوا [illegible]
صدمے ہی ہے قیمت یہ [illegible]
ہو آئی ہم خبر اب تو [illegible] کا ہے

۱۴۴

اب یہ کرن تمھیں بیان جو ہم صفدر آ ہے
سمجھا کے ہو عباس لالا دیا ہے
لاتی ہا تھون [illegible] اکھیلے ہو آ ہے
[illegible] سب اپنی جان [illegible] دل بھی ہے
لالا یہ کچھ [illegible]
دل میں دردہ ہوا ہے [illegible]

۴۳۵

ٹھوکی جو در تو ہوئی ایک قیامت برپا
اُٹھے ہاتھ میں لیے سب حرمِ شیرِ خدا
جھلکے اُن لاشوں سے تکا ہو دن تو جو اُن کو دیکھا
بولی وان تھا ہم سے کہ یہ ہوا کیا بیٹا
مجھ کو معلوم نہ تھا لال کہ یہ حال ہوا
مین نہ سمجھی تھی کہ لاشہ ترا پامال ہوا

۴۳۶

نہ جوان بھی ہوئے پوری اُٹھی آئی اجل
لوگ کہتے ہیں کہ اس سن کی نہ ٹوٹے کوئی کل
تھی یہ امید کہ یہ نخل ثمر دے گا کل
تھا اگر داغ جگر میری ریاضت کا پھل
اب کہاں ملنا ترا مشکل ہے چمن ہستی میں
اے مرے پھول میں ڈھونڈھوں تجھے کس گلشن میں

۴۳۷

زخم جگر میں ہیں ترے اشک کلیجے میں ہیں داغ
حشر تک اب مجھے ہوگا نہ کبھی غم سے فراغ
نہ رہے بس گل یہ خزاں آئی کہ ویران ہوا باغ
ہائے گل ہو گیا مجھ رانڈ کی بستی کا چراغ
جانتی ہوں کہ نہیں پھر کے اب آنے والے
ساتھ لے ماں کو بھی اے خلد کے جانے والے

۴۳۸

کس طرف ڈھونڈھنے جاؤں تجھے اے تشنہ جوان
کس سے پوچھوں تری منزل کا پتہ تو ہے کہاں
تجھ کو آزادی سا بھی میرا ابھی ہوتا تھا گراں
اے مرے دودھ پیتے اے تو سے قربان ہو ماں
لوں منھ سے تجھے تسکین ذرا دے بیٹا
دم نکلتے کہیں آواز سنا دے بیٹا

مطلع

تن نازنین کہاں آیا سے آگے نہ رہا ہیں
روشنی کو لالہ تیری دو دلکی دو دلہن کو لا ہیں
کہا حضرت نے کہ ان آن آیا سے بلا ہیں
روشنی میں لیں کہو سے کہ ا سے کرا نو آ ہیں
یہ بھی ایسی ہیں او ا سے تو دو لطف جا ہے
اس آہ طاقت دور ... سالہ بیجا جا ہے

مطلع

کا سکینہ نے جو دو دو سے یہ سر ا کر جھے
اپنی کشتی ہو دیا ادر سب بین لو کیا کھ
اب آنکھ بھی کو سفید ادا در مل سری کا ہر
اپنی منطق تو ہی آپ کی جو دہ جا ہستے جے
بیچا ان ان سے کا بجھ کی کا تھا جہاں کا ہے
بیٹھا سے جیسے نہیں ان دیکھ جو دو لہن ان ا لے

مطلع

بیٹھ کے لالہ کی بیلوں میں بیماری کا بچہ دامن
اسے درد کا دل حسین ان اسے جگر و جان حسن
بے نصیب ایسا بھی ہی کا اول نہ کر ن
لاسے آنکھ بھی نہ اٹھا کا اٹھا کے دے میں
ان ا نا بیگانہ ہو کہ ان اسے نکو ان کی بند و دھو بیگا
جو بنے کا مری لدواد کو دوہ لادیگا

مطلع

ہم تو ہیں خوش کہ ایسا صاحب سوئے باغ جنت
بی بی ہیں دل دل و درد کہ کس شدت
سب طرح اٹھ کا یہ بار ملال فرقت
واہ وا تعب نا پائی راہ ادا و رسم الفت
آہا نسب با وہ گزری کا تھی نہ ہو نہ
وا حسرتا بہن بیرون ملا [illegible]

۱۵۳

یہ نہ تھی ہم سے تو ترغیب ضبط بیم ہے والی
کشت امید کی اس طرح سے ہری کی پامالی
صبح کو سلخ آ گھوری ہوئی اب کہ ہم خالی
میری قسمت نے مری سر سے مصیبت ڈالی
ہم نہ اے حب تو اب دنیا سے گذرنا بہتر
میرے نزدیک ہے اس لئے ہے یہ مرنا بہتر

۱۵۴

اس قدر رو دل آرا کہ غش ہجر ہوئی وہ سوختہ جان
گور میں جھک کے اٹھانے لگی کیا گیسو آرا کو ہاں
پھر تو آ ہم نے اپنی جلا کے لگا شور فغان
نہ مظلوم ہوا ہے تو منہ سے سیاہ کر دامان
لیکے لاش کو تو سنا منہ سے روا لالا بابا
پھر گیا صحبت احباب میں رونا ہر بار

۱۵۵

بس اک شید ابر اہل عروس نہیں سیکتی وارثہ
کیا ہے ستاں کی خاطر تھی ھا قیر پاتا لیٹم
اور بولی ان طیر کہاں ہے سے ہاتہ تاریکم
نظم بابکیرہ ۱۵ اس کے آئے میں ہے جان اثر
وہ دولن عالم میں ہیں یاران سے کجا لیکن ہیم
دیکھنا ہیں یا آپ صلاح دینا لیکن ہے

رباعی

سب کچھ دل کو تھی چاہئے ہونے کا کبر نے ایسا ہے
اے نسو بیکار ہی جاہ بہ کے سے ادا یہن
پیار دن کی عبادت کا معین ہیں وقت
ہر وقت رکوع میں رہا کر نے ایں

رباعی

حاصل یہ ہے مردن بنیر بربہ ہے عوب
ذیقعد را ہر سے صاحب اوقہ رہا
جاہ نے کا جوانی کیسے سب کو نیکوہ
اس کا ہیں سکر دیکہ ہر اب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مرثیہ

۱

عباس نے جب رن کی رضا شاہ سے چاہی
جنت کی سند فاطمہ کے ماہ سے چاہی
کونین کی دولت شہ ذیجاہ سے چاہی
مشکل میں مدد جان ید اللہ سے چاہی
چاہا کہ نثار رہ شبیر خدا ہوں
بیٹے علی اکبر سے شہ دیں پہ فدا ہوں

۲

خاموش رہے دیر تلک آقائے دو عالم
آنسو رخ اقدس پہ بہے اور بڑھا غم
فرمانے لگے ہم کو جھکا کر سر اکرم
کیا وقت ہے کس حال میں ہیں کس کے ہیں ہم
جو کچھ ہے وہ بہتر ہے رضائے کبریا ہے
غیروں سے شکایت ہے نہ اپنوں کا گلا ہے

۳

تھا جن کا سہارا وہ بتنگ آ گئے ہیں غم سے
وہ لوگ کہاں ہیں جو کہا کرتے تھے ہم سے
مر سکتے جدا ہوں گے نہ آقا کے قدم سے
سچ ہے کہ ہم آئے ہیں اکیلے ہی عدم سے
اچھا ہے کہ کوئی نہ رہا ساتھ ہمارے
ہم ساتھ خدا کے ہیں خدا ساتھ ہمارے

۴

کب میں نے کہا کوئی مری لاش پہ آئے
میرے تن مجروح کو میدان سے لائے
اس وقت تو ہوں ساتھ نہ اپنے نہ پرائے
ہر ایک کے احسان سے اللہ بچائے
صد شکر کہ پیغام جدائی ہے ابھی سے
رکھے نہ توقع کوئی دنیا میں کسی سے

۵۵

افسوس ہاے اوس شخص پر ہے کہ جس نے ہمیں پالا
وہ صرف کر جاے جو بن میں ہے زر اندر نکالا
دو دو وزنی گھر لعبد یا رسے وہ سنبھالا
کیسا طرح کی فصل آرائی ہے اظہار ترقی کے
جو وقت یاد وہ میں ہے مین جھوڑ کے چل اے بین
ٹھاٹھ جن سے قوی دل دوی ادل ہم اکو طرح اور جلا ہین

۵۶

ہم نے کسی عالم میں کسی کا نہ سبب ہی کو نہیں چھوڑا
راحت ہوئی پائی اپنی کسی منہ کو نہیں موڑا
جب اوس کی ضدی کسی وہ سنبھا دل نہین یاں لوڑا
پرا سب غم والدہ وہ سے دل ہو گیا ہے چھوڑا
ہم مہ ہو ہم سے نہ جیا ل خطی کی خبر ہے نہیں ہے
لیکن یہ چلی اولی کا فلق سے ہمیں نہیں ہے

۵۷

بندہ جو کہ نزدیک ہے اونکے اوس کا ہے منہ کلام
بے بین یہ بجرت سے اور ہے مہر پر انجام
وہ گرم دہ میں اور وہ تمنائی و آرام
مشکل ہیں آہ مسلمان ہو بڑا حال بین یہ تا شام
جب ہو نے نگی زیادہ ان پیر اور کہ ہمیں نہیں ہے
دنیا میں نہ مہا ہو لیکے ابتدا میں بیہین ہے

۵۸

اندر سے جلد ہو کہیں آئے سے وہ ساعت
صرف کا اوس سے نے ہیں رہ کہیں اہل شقاوت
عیاش آدمی ہر بیچے ہے دیکھو عرض ہے منت
بس قبلہ عالم نہیں اوسی کی طاقت
ہو جاے جدا آل کریں جلد کی ان در جان میں
اس وقت کو فائق ہیں اور کیا نہ جہاں میں

۹۹

اے جد کریم میرا عمو اسے شرم جب حضور
خادم قدم پاک کے ہوتا نہ کبھی دور
ہیں امر وہ درپیش کہ اس وقت ہے مجبور
خوشنودی حق دین کی تائید ہے منظور
اس بات سے خوش ہوتی ہیں ماں باپ بھی آقا
فرمائیں نہ اس باب میں عذر آپ بھی آقا

۱۰۰

ارشاد کیا شاہ نے اے حق کے فدائی
میں بھی تو کسی وجہ سے مجبور ہوں بھائی
ہو کون مددگار جو ہو تم سے جدائی
مجھکو بھی تو منظور ہے اب عہدہ وفائی
رانڈیں نہ کہیں روکے کہ والی تو ہو کوئی
پردیس میں بچھڑے کہیں اپنا تو ہو کوئی

۱۰۱

حامل علم فوج کے ہو تم مرے غمخوار
اکبر سے کہو جائیں سوئے لشکر کفار
کی عرض وہ سردار ہیں یا سید ابرار
لازم ہے کہ سردار کے آگے ہو علمدار
پہلے مرے مرنے کا ہو غل فوج لعین میں
مختار ہیں پھر جائیں وہ فردوس بریں میں

۱۰۲

ان کو طرف فوج ستم جانے نہ دونگا
پہلے کبھی یا شاہ امم جانے نہ دونگا
خود جاؤنگا پر سوئے عدم جانے نہ دونگا
میں آپ کے قدموں کی قسم جانے نہ دونگا
مالک پہ نہ صدقے ہو یہ لازم ہے نہ ہوگا
یہ خوش ہوں کہ ناراض یہ خادم ہی ہوگا

[illegible]

شہ نے کہا اچھا یہیں جانے دو برادر
کیوں منہ سے اے اتنا و بے حق ہیں یہ بہتر ہے کہ ہو
منہ اس کا زمانہ کہ کھاوے ان کا یہیں الا الله
ہر ایک کو یہیں سے مشکیں عباس کہ سوکار ہو
تفویض ہے جو خادم کار کہ کار ہو
انصاف کی دو وفادار کہو

[illegible]

اب آئی بہ آرا بد غیرت کہ ہو یہاں
یہ ایک لفظ کہ عباس علمدار
قدموں کا طرف جھکا آن عباس سے ہوں غمخوار
اس ہے کیا ان ان یہ مرا عقدہ بے مہکار
کافی ہے اعدا یہ صبر یہ مدعا منظور ہو
یہ اس بینا یہ جو ان ہوی منظور ہو

[illegible]

لیکن نہ بنو غصہ سے عمدا یہ نہ کرنا
امت ہے نبی کی دم پیکار نہ کرنا
غیظ آئے تو بابا کی طرح وار نہ کرنا
اتنا بھی جوانان کو للکار نہ کرنا
اعدا کی ہراسانی ہے یہ زیادہ نہیں بھائی
اتنا ہی منظور ہے لڑنا نہیں بھائی

[illegible]

عباس ہوئے شاد ملی رخصت میدان
سب دور ہوئے فرط الم سے و پریشان
سب نے کہا بھائی ابھی آتا ہے یہ ہو کیا ساماں
سکینہ نے یہ بھی یہیں نہ جاؤ بری جان
یا دو ان سکینہ کو نہ دو بکھا دو آئے بھائی
ابھی یہ ماں کی ہے ابھی آتے ہیں جاؤ یہ آئے بھائی

وله

یہ بین کرکے بھرے روتے شہنشاہ ولادار · زندہ ہے سکینہ
بیٹی جو چلا لاکے لئے آئی ہے مضطر آئی بین آئے عباس
دیکھا کہ ان بین صفین کا بیان کیوں سے دریا آئی عباس
ہم جیسا بھیا کیا منہ ان بیکسوں کے ملال پہ روتا ہائے عباس

وله

اکبر جو آئے سامنے جو وارد ہوئے شبیر
بیٹی کی روتے ہوئے آئی شاہ کی نہیں ہے تصویر
بیٹی نے پھر ایک آہ کی کیا کچھ آئے ہوئے جا آئے ہیں زینب
کیا ماں نے آکر دل کے ٹکڑے ہوئے کا منہ زار جا آئے زینب
ورد وعرب سے ملا

وله

اے بن بہن بہت کا سفر کر زینب بین عباس
بیٹی تھی کبھی جو حال ہے جیسے کوئی بیکسی یاں ہے آس
آہ بیٹی دل کو چھپا ہے لوٹ گئی آ ہائے بیکس
افسوس سب بجا کہ ہو کیا حال بھائی تو خفا ہو کے یہ بن ماں
ہم حسین ہو کے بین بچھڑا بیان سے یہ جدا ہو کے یہ بین

وله

یہ بین کے ہوئے بہن مرگئی محشر بپا
عباس نے فرمایا کہ لاتے تھے حسین کا ہے ہوا دار
اے بال بہن آئی جھنڈا علمدار ہے شاہ کا دلبر بین
کی عرض علمدار نے اے شاہ کے سر ادا کرو
سر قدم تم پر جو برے ہے کیا ان کا آئے آئی بین
مر کے جان علمدار کا عوض

۵۲۱

اس سمت ہیں دس لاکھ سوار اور پیادے
معلوم ہیں اُن لوگوں کے جو کچھ ہیں ارادے
جیتا رہا میں مر گئے سب میرے خوشزاد
جلدی مجھے مرجانے کی توفیق خدا دے
اس گلشنِ عالم سے جو منہ موڑ کے جاؤں
شہزادے کو اور شاہ کو میں چھوڑ نہ جاؤں

۵۲۲

اب کیا کہوں قتل شہ والا کے ساماں
اس بی بی نے گھبرا کے تعجب سے کہا ہاں
کچھ خوف ستمگار کو سمجھاؤ میں قرباں
یا ان کو سزا دو کہ جو حیدر کے دل و جان
کیا دیکھتے ہو زور ید اللہ دکھا دو
صدقے گئی جا کر انہیں میداں سے ہٹا دو

۵۲۳

کی عرض بہت تھوڑے ابھی ہوتے ہیں سب خاک
زوجہ سے کہا پھر کے نکالو مری پوشاک
دوڑی گئی جلدی وہ جگر سوختہ دل چاک
عباس بھی واں آ گئے بہت شاد و فرحناک
موت سے مسرت تھی ہویدا ہے جبیں پر
تھی عید کہ ہم ہوتے ہیں صدقے شہِ دیں پر

۵۲۴

پھر شہ سے جو بدلنے لگا وہ شاہ کا شیدا
زوجہ نے کہا رو کے کہاں کا ہے ارادہ
بولے کہ ہے جنت کی طرف قصد سفر کا
ممکن نہیں میداں میں جا کر مرا آنا
تو چین نہ پاؤ ہم میں کہیں اندھیر نہ ہو جائے
کہتا ہے جو کچھ جلد کرو دیر نہ ہو جائے

۳۲۵

بولیں کہ خدا کے لیے رن کو نہ جاؤ
صاحب ہمیں رنڈیوں میں بیوہ نہ بناؤ
روتے ہیں یتیم دونوں کو نزدیک بلاؤ
شفقت سے انھیں پیار کرو پاس بٹھاؤ
گھر سے نہ نکل جائیں کہیں بعد تمھارے
مجھ سے یہ سنبھلتے نہیں بچے تمھارے

۳۲۶

تم سن کے یہ کیا کہتے ہو کس سمت کو جاؤں
کس طرح سے فرقت کا بھلا داغ اٹھاؤں
جو حال دل زار ہے کس کو دکھاؤں
میں خیمہ میں بیٹھی رہوں یا لاش پہ آؤں
دکھ درد کے دن آن پڑیں گے ساتھ چھٹے گی
کیا جاؤ گے جب تم سے جدائی وہ کڑی ہوگی

۳۲۷

میں جوڑتی ہوں ہاتھ کہ تم جاؤ نہ للہ
پیاروں پہ گرتی ہوں مجھے ساتھ لیے چلو اے ماہ
آنکھوں سے بہا اشک کیا کھینچ کے ایک آہ
کس طرح بتاؤ صبر ہو اب جانی ہو تم واہ
گھبراؤ نہ گھبرا کے نہ اس طرح سے کھو ماہو
سمجھو تو کہ تم حیدر صفدر کی بہو ہو

۳۲۸

چلائی رنڈاپے کی بلا آئی ہے سر پر
اس وقت تو قابو میں نہ دل ہے نہ جگر پر
کس قہر کی آئی ہے تباہی مرے گھر پر
بیٹھی ہوں نہ بس ہے فقط اک دیدۂ تر پر
لونڈی ہوں کسی طرح کی عزت نہیں رکھتی
سو کون تمھیں ایسی بھی لیاقت نہیں رکھتی

۴۲۹

سینہ سے ہے اب بین کے صاف روشن

ہوتی ہے دن میں کہیں جھمکا تو جوتی

کاہے سے ہو جو ویسا نہ کہ لطف ہو وصال جب

اب کے ہو حیات ابدی لطف ہو وصال جب

ہے آج کے آخر جاں ہے وفاداران بے تکلیف

لب ہے یہ بین سے ہمیں بیمار من پر

۴۳۰

آج کے کون آیا ہے یہ اپنی بیں سب کا شاہ

فرما گیا ہے اب یہ بین سے ہو کہ سب لگاوا ہے

بیں آیا ہے نگاہ سے کہ سب کا یہ بیں نگاہ

اب عشق کا ہے وقت کہ سب کا یہ ہوتی ہے دلینا

دن میں بس ہمیں یہ جز خدا نہ تمام دلینا

کا یہ تو ہمیں بس ابر وصل نہ تمام دنیا

۴۳۱

اے سکین نا کا یہ خدا کا فظ و نا صر

اے مدین و غمخوار خدا خدا حافظ و نا صر

آرام ہیں مدد گار خدا حافظ و نا صر

ہیجان یہ نے جبر کہ حالات کو ہر حقہ ہ کتا ہے

کوئی اب یہ بین سے نکالت کو جو مرا شاہ نہیں

ہے جو دو یہ ہیں شاہ شہد المہنجار ہے

۴۳۲

جب صبح ہیں آزاد ہ ہر انسان کا جانا

شاہ شہید آنکھوں سے اشک فشانی

کل یا بیوں نے بانہ ہ کے صفحہ تنہ جوانی

دی دل سکینہ نے کہ لا اعدا یہیں پانی

کھانا بیں یہ نادان کی علی آہ و بکا کا

نہ گزری کی تھا ماتم ہی نہ زاری تھا یہ کا

۳۳

یہ تیغ ہے دم میں جوہر کا نہیں ہے بیت کے چھید
وہ ہمت تھی جو آب بیدار ان سے سامنے سے ملید
یہ تیغ وہ ہے جان کا جو ہر ان ہی میں بین کرو دن بیاید
وہ ہمت ہی ہے ماں ان سے لہو کا جو ہر ان ہی میں
کودی یہ بین ان سے سے بعد ان ہی میں
بیاں ہی جو ان بخت بند ہو بین

۳۴

ہیبت سے ہے لرزتی زمیں بیتاب ہو کر اب
اک ایک سے کہتا ہے اس چال سے ترس کو دو جدا
دشمن ہوئے ہمراہ پیچ پیچ سے آسمان سے یہ بیداد
حیدر سے ہوئی جاہ ہو سے ادا ہی مل ہی بیداد
خدا ہی ہی ہوئی ادا سے اہو سے غور

۳۵

جب قہر سے شاہ ہوئے ہو دھا کے اکڑے ہے غازی
بازار اجل میں کیا ان جان بنگال تابازی
سر عدو سے دکھلا دی تیغ ان کی سر درازی
نیزہ بیوی کی گرد دہ ہے ان سے کی درازی
اعدا سے کہا گرز بہ جسم سے بیل
کہا اب تیغ صف ہی نظر سے شیر بیل

۳۶

لو میان سے تلوار کو جانب دیا
ابتر کردو ان شمر کے نے بچایا
بالکل کر دو ان سے تیغ کا سعی
جب تک ہو بین صفیں اور ان سے ابرار لات
اس وقت بہ اللہ منہ ادا ان کی جرار
شبیر کی وہ دیا کی ادا ان کی جرار

۳۷

ہاں ساقی مہوش مجھے جلدی کوئی دے جام
مدت سے مری روح ترستی ہے پئے جام
حسرت ہے یہی کانوں میں صدا آئے کہ لے جام
یاں ذکر فراواں کا ہے شیشہ ہو کہ ہے جام
دریا کا لب جام میں دھارا نظر آئے
ہوں مست تو کوثر کا کنارا نظر آئے

۳۸

اب دیر نہیں ہے کہ قریب آ گیا لشکر
خشکی میں جو تھا سب لب دریا گیا لشکر
ہر گھاٹ پہ بادل کی طرح چھا گیا لشکر
پر آئے جو یہ سامنے تھرا گیا لشکر
تسلیم کو سر خم ہوئے سب اہل جفا کے
یاں جھک کے سلامی کو علم فوج خدا کے

۳۹

بڑھ کر صف اول پہ کیا وار ریا ایک
پیدا ہوئی شمشیر کی جھنکار ریا ایک
بسمل نظر آنے لگا کفار ریا ایک
سب فوج سے چلنے لگی تلوار ریا ایک
یوں ہاتھ کھلا ناریوں پہ شیر وغا کا
جیسے کسی امت پہ غضب آئے خدا کا

۴۰

سب طرح کی بخشی انہیں اللہ نے قدرت
ہیں اپنے محبوں کے لیے آیۂ رحمت
اور دشمنوں کو سطوت میں ہیں قہر کی صورت
دکھلاتے ہیں یہ علم کبھی گاہ شجاعت
داننده اسرار خفی اور جلی ہیں
مسجد میں بہ منبر ہیں تو سید ابن علی ہیں

۴۱

شوکت وہ علمدار کی وہ شان علی کی
تلوار کی بجلی کبھی اِدھر کبھی چمکی
آواز بھی آتی نہیں گھوڑوں کے قدم کی
پامال ہوئی جاتی ہے سب فوج ستم کی
ہے سرخ زمین خون جو اعدا کا بہا ہے
وہ شیر کے نعرے ہیں کہ رن گونج رہا ہے

۴۲

جس نے انھیں ٹوکا اُسے زندہ نہیں چھوڑا
فوجیں ہیں بہت گرد مگر دل نہیں تھوڑا
اُس ہاتھ میں ہے باگ نہ اس ہاتھ میں کوڑا
جس سمت نظر پھرتی ہے پھر جاتا ہے گھوڑا
کیونکر نہ اشارے میں ہو وہ خوش سیر ایسے
گویا کہ لگام اس کی ہیں تار نظر ان کے

۴۳

اڑتا ہے فرس بگڑے ہیں دامن زین پر
رکتا ہے کبھی ہے یہ ٹھہرتا ہے کہیں پر
ہے نعل کا پرتو مہ نو چرخ بریں پر
کھلتے ہیں گل نقش قدم ان کا زمین پر
ہے بلبل شیدا بھی معتر جلوہ گری کی
کیا چال اڑائی ہے نسیم سحری کی

۴۴

منھ تیغ کا ہے رشتہ جان کیلئے مقطع
مہر فلک فتح و ظفر کا ہے یہ مطلع
ہے حق کی عنایت سے کل اوصاف کا مجمع
تعظیم کے جواہر سے ہوئی ہے یہ مرصع
ہوتے ہیں رواں تذکرے ارباب جفا کے
نالے ہیں نہیں جادے ہیں یہ صحرائے فنا کے

قطعہ

ہے تیر روانی میں کہیں بیش قضا سے
آرام تیرا ہے عوض بے وجہ جفا سے
جھلک جھمکے ہے کلی تی بی کی ادا سے
جب تو چھپے ہے زاہد جی بی کی حیا سے
ہے سینی بین بین تیرے تیر نگاہ سے زمین
اتنا سرا علیہ ارے ندی

نظم

قطرہ ہے سمی کی بھی ہے گوہر کی آب جیحون
ہے اس مرا ابر بلا اور دوبال بڑے آرزوں
آفاق کی گرمی ہیں مرا ارتباط ہے ہمسایہ ہیں
جب عوض علم ہوں ان ڈوبن نصرت کا نشان بھی ہے
نقد ہے میری اوقات علمدار ہے
ہے بیابی بھی وہ ہی جابہ وہ ہے بڑا ترا ہے

قطعہ

ہو وار میں تلوار کے سینوں کا تڑکنا
سب بازوؤں پر تیغ کے شعلے کا لپکنا
وہ تیرے علم چہرہ تابان کا چمکنا
اور تار وہ پھریرے کا وہ تیغ کا چمکنا
نظارہ تیرا ساعت بھی سحر یاد رہیگا
ہر شان تیری شوکت ہے وفا یاد رہیگا

قطعہ

ہے راہ اور طوفان آئے تو گھوڑے کے بلک
آسیاں صفیں رہ تیرے تیس روح جاں ازل سے
یہ صفیں تو سنبھالیں ستم ایجاد وان بیگ
غش میں ولا اور نے کیا وار اجھپٹ سے
ستو تھا کے ایک سر کو تھا ہے کے
وان تھا تھا سے جا ملی تھی

۴۹

دو چار صفیں جب تہِ تیغ دو سر آئیں
سب دو دو جو تیغیں جنگل کی سانپیں نظر آئیں
اب ہاتھ جو طاقت سے تیغیں [illegible] در آئیں
[illegible] ان [illegible] در آئیں
ز اعقدہ بیان کر دیا ہے ایک نفی کہ
میں تیغ کا [illegible] ہوا ہوں علی کہ

۵۰

بربادی وصف ہوگئی وہ غول پریشان
لاشوں کی یہ کثرت ہوئی [illegible] بیابان
ٹھکرا کے سر [illegible] ویرانی [illegible] نشان
[illegible] دنیا کا سہارا [illegible] میدان
دنیا یہ دنیا کا ابھی ہنگام تو دیکھو
آغاز میں یہ حال ہے انجام تو دیکھو

۵۱

اس طرح دلِ فوج [illegible] صدمہ سے ہوا تنگ
میدان [illegible] طرف داری [illegible] رنگ
آیا [illegible] ہوئی تیغ قضا رنگ
[illegible] نہیں [illegible] ٹھہرنے کی ہے
[illegible] ہر ایک [illegible] کی ہے

۵۲

جب بھر کے اٹھی ہاتھ میں تیغ دو سر آتش
ہر سمت زمین [illegible] نصرت [illegible] آتش
ہے [illegible] کا خون [illegible] آتش
[illegible] کی ادھر آتش ادھر آتش
[illegible] جاں ہوا ہے
[illegible] لال ہوا ہے

٩٥٣

اس تن کو عبث یاس سا اسوار سنبھالے
دو دن سے جو صبا سا طے کرین پاؤں اوڑھنی چھالے
زنجیر بن جہان پہلو دن کی ملی عشق کی چالے
یہ جانکہ شعلہ سا یہ سر و دار ملکہ
سب نالہ بیدون ہے کبھی [illegible] لالہ بکالے
شب [illegible] دل [illegible] کا تارہ بکھی آے

٩٥٤

اس دل کو فلک [illegible] گردش سے سکتے تبہ مرت
آہی کی مثل و دو [illegible] سلسلہ جوش ہے بمرت
وان کیسے لگے [illegible] نیاز کے قمر سے نیت
حاصل بین و [illegible] سے کون فانی کا نخت
کھڑے سے [illegible] کا [illegible] اپنا ایک جمل
نصیب کے [illegible] بان [illegible] کے اپنے جمل

٩٥٥

جب تن سے کے دم [illegible] پست سے کمین بی حیران
کھیل [illegible] کے [illegible] نہین بین اب بیابان
ادھر صدا [illegible] سے [illegible] وو [illegible] بیتین [illegible] نمایان
وان یہ [illegible] میں [illegible] سو فاروان [illegible] پیکان
ہی بین ملا سے [illegible] ہمہ [illegible] یہ زاردن
ادر [illegible] جان [illegible] ہزاردن

٩٥٦

جب [illegible] شون [illegible] کرانا [illegible] کی اٹھی [illegible] اٹھی
تغو [illegible] بان [illegible] کوئن [illegible] کی [illegible] اٹھی
منہ [illegible] کھلا [illegible] اٹھا [illegible] کی [illegible] اٹھی
سے [illegible] بین [illegible] کا بی [illegible] کہاں [illegible] عمل
غصہ ہے [illegible] آیا ہے ابرا [illegible] ہوئی
[illegible]

٥٧

بچھاریں کانٹے بچا کے دامن تو پشیمان ہو کے [illegible]
[illegible] ہوا دہ بہار ہے کے زن
[illegible] شکر اعدا یہ بہارے سن
[illegible] سیاہ پوش [illegible] نہنا سمی بیاں بنا جاتی
[illegible] سستی بہی بنا جاتی

٥٨

عبث یہ [illegible] شمع سحر کی صورت
[illegible] مبارک [illegible] آتش
[illegible] ارمان [illegible] کی صورت
[illegible] پایہ [illegible] بہت [illegible]

٥٩

[illegible]

٦٠

[illegible]

[illegible]

نہ ہوں پڑھا چھوڑ کے [illegible] گالوں سے شب
سب سینے سے ملے ہیں جانے سے [illegible]
آ رہیں گے قطعہ میں [illegible] کہ نشہ
جب بہار آئی [illegible] لطف [illegible] سے
وہ شیخ [illegible] سے

[illegible]

جبا رنگ کی تمنا کرکے سینہ میں [illegible] زمین
پہ دھیان کی دل ارمان کا جو [illegible] زمین
لطف [illegible] دکھائی [illegible] زمین
ہیں زخم [illegible] جان [illegible] زمین
[illegible] آتی [illegible] مزار ہے
بلبلوں [illegible] بہار [illegible]

[illegible]

بلبلے جاں جب کسی نام سے دیا ہیں ہے
بالا سے زمین [illegible] بدن سے
آگ کو ہ [illegible] ہیں
ہم وار سے [illegible] سستی کے کھیل [illegible] سی
[illegible] آئی
رو ہا [illegible] آیا

[illegible]

گرمی کی جو ہم [illegible] شرار سے سوائی ہے
جب جانا [illegible] جھاں [illegible] ای ہے
رہا [illegible] ہے
وہ [illegible] ای ہے
ہی [illegible] ای کا
ہو [illegible] ای کا

مطلع

[illegible]

مطلع

[illegible]

مطلع

[illegible]

مطلع

[illegible]

۶۹

اُڑتا ہے اسپ خشک میں جنگل سے شجر تک
اک خون کا دریا ہے رواں کوہ سے در تک
یاں پر ہی کسے گا تک تو وہاں پیٹ کمر تک
بچتا نہیں اب کوئی لعین حد نظر تک
غصہ ہے بڑھا لاشوں سے رن پاٹ رہے ہیں
پیاسوں کا جو غم ہے تو گلے کاٹ رہے ہیں

۷۰

اب نیزوں سے تیغوں کو نکلنے نہیں دیتے
عاجز ہے کماں تیر کو چلنے نہیں دیتے
پہلو بھی پیادوں کو بدلنے نہیں دیتے
گھوڑوں پہ سواروں کو سنبھلنے نہیں دیتے
لاکھوں کو دم تیغ زنی ٹوک رہے ہیں
بڑھتا ہے جو غصہ تو اسے روک رہے ہیں

۷۱

بازار ہیں کوفہ کی قیامت کے ہیں آثار
گرتے ہیں وہاں جا کے جو بھاگے ہیں ستمگار
صاف آ رہی ہے کانوں میں تلوار کی جھنکار
فوجوں کو دباتے ہوئے آتے ہیں علمدار
ہر مرتبہ جو خون کی آتی ہے ہوا سے
نعروں کی صدا آتی ہے میدان وغا سے

۷۲

پسپا ہوئے لشکر تو قصہ ہوا کوتاہ
ہر سمت تھا اک شور کہ العظمۃ للہ
بھاگے ہوئے جاتے ہیں لعین صورت روباہ
شیرانہ بڑھے آتے ہیں عباس فلک جاہ
سرخ آنکھیں ہیں غصہ سے نظر فوج گراں پر
ہر مرتبہ تکبیر کا نعرہ ہے زباں پر

عیاں سب کی صورت سے ہے قدرت باری
دریا ہے یہ جیسے کہ روانی زمین جاری
دامن کی ہوا ان سے چلی ہے ابر سے
اب ہو رہی آتش کی ابر بہار سواری
نزدیک ہے جو اس کی نظر [illegible] دل لگی ہے
اے دوست کی آنکھ کی اک ناز سے [illegible]

نیستی میں صدا فتح کو ملال اب کہ سایہ ہے
سب ابھی کہ گمان ابھی کیا مرے پر ادا ہے
افسوس نہ سمجھ سکا ہم کہ یار ہی انجیا ہے
مسجد ان سے عیب کر کے [illegible] کا جایا ہے
فتح ہی اس تراکی ہی [illegible] ضمیر کا دوکا
دریا کو دلکا [illegible] تھا تیرے کہ دوکا

وہ سب نہیں کہ ہر طرح جو یاد صاحب کا ہے
دم ہوا نہ کا نام ہو اب کہ کیا بڑا نام ہے
ایک کی جب کہ یقین جسم کی طلب جانا ہے
اب تنہا ہی ملا سکا ان کا نور ہی برا خانہ ہے
سعی ہی تو ہو رہا دو ہی صنم زمین آئے
دریا ہی ہی جاری کی ہی ہو کہ ہم بیٹھ آئے

ہم کہا ہے کہ لکتے کہ دن کہیں سانس آئیا ہے
تن میں ہمیں سعی ہی ہی منہ دیکھا ہے
جو ہر اول ہی کی دھاوان کا منزل کا تاج ہے سا جھا یا ہے
دریا ہی ہی ہے اب ابھی کی ہو اب ہمیں تاک ہے
سب کا منہ ہی ہی ان کی جب کہ کمال کی کہہ ہے

۱۳۹

اژدہا ہے موج جنکی سانپ ہیں جنکی شب جب
آگ جو ہے کالا دھواں ہے دہان لوٹتے ہیں لب
بان برچھی کی طرح تیر دلوں پر ہے غضب
جیسے زمین ابر کی آتش میں ہے ہم نفس لب
غصہ ہے جدا ہے لا اشتر ان سے یہاں ان میں
یا جو ہوں کا ہو جرم ہے دو تیغ کا ہاتھ میں

۱۴۰

اب بیاں کیجئے بیتوں کو نکلے بہن اپنی
ماجرا ہے کمان سے اپنے جو خلق بیٹھی زبین
چلو چھایا پاؤں کو پہ بے سرنی زمین دامن
گھوڑوں پہ سواروں کو شیطان کی نظر نہیں
اکھڑوں کو درگم تیغ زنی دکھلاتی ہے آری ہین
یہ قتل سے جو غصہ تو اے صف کا ہے دامن

۱۴۱

باز ہیں کو دیکھا قیامت پہ سینہ بزم اڑتا ہے
گرد ہیں دہان چلے جو اسے ابر میں تیر تکان
صاف آری ہیں کے کالا دو زبین تلوار کی جھنکار
فوج کو دیکھ نہ آئی کے آئے سر بین علمدار
آوازیں جو ان کی آئی آئی ہو جان بو اے
نعروں کی صدا آئی آئی دیکھ میدان ہو خالی

۱۴۲

ساتھ ہو کہ سنگ قصہ پر جلا گیا تو ماہ
بیت پر الحاکم کیا لشکر و فوج کی ششہ
جان دیکھے گا تو اب تو ہے عین بس عملہ دار
نیزہ کو بے دھڑ بہہ گئے ہے عباس فلک جاہ
جمع ہوئے بہین ہیں عضہ ہے نظر وں کے کران پر
آہ رہے بڑی تیغ کا نعرہ ہے زبان پر

[illegible]

عباس کی صورت ہے کہ ہے قدرت باری
دریا کو یہ حیرت ہے کہ پانی ہیں جاری
دامن کی ہوائیں بھی ہیں ہے باد بہاری
اب اور قریب آ گئی ہے برق سواری
نزدیک جو ہے نہر بھی دل کو کھلی ہے
ہے نوح کی کشتی کہ کنارے سے لگی ہے

[illegible]

دیتے ہیں صدا فوج کو ملاں اب کیا ہے
سب لوگ کہاں ہیں کوئی صف سے نہ بڑھا ہے
افسوس نہ کچھ شرم ہے باقی نہ حیا ہے
میدان سے ہٹ کے کدھر جاتے ہیں چلے
قبضے سے ترائی کے غنیم کو تھا روکا
دریا کو تو روکا تھا مگر ہم کو نہ روکا

[illegible]

وہ سب ہیں کدھر تھے جو بڑے صاحب صمصام
دم بھر نہ رکے نام عرب کا کیا بدنام
اب شک بھری تیغوں میں جبھی طلب جام
کوشش نہ ہوئی بیکار اب ہے فوج بدانجام
گو جمع ہوں روباہ یہ ضیغم نہیں رکتے
دریا بھی رکا جاتا ہے پر ہم نہیں رکتے

[illegible]

ہم گھاٹ تلک آئے نہ کوئی سامنے آیا
شمر و پسر سعد نے بھی منھ نہ دکھایا
ہم نے تو لڑائی کا مزا خاک نہ پایا
دریا پہ بھی دھاووں کا یہ ابر نہ چھایا
کیا نہر تلک اب بھی مرے آنے میں شک ہے
یہ تیغوں کی چمک ہے نہ کمانوں کی کڑک ہے

۱۷م

یہ کہہ کے جو ہمشیر نے دیکھا نظر آیا
گھوڑے کو اڑاتا ہوا دلدادہ شیر نر آیا
دل دیکھ کے سب آل رسولان کا بھر آیا
یاں حسن کو رونا آگیا منہ کو جگر آیا
غازی نے جو دیکھا کہ کنارا ہے قریب
وصال آن آگیا لبِ تشنہ سبب

۱۸م

سبزہ وہ لب نہر کا سوکھی ہوئی جوانی آگ سی
دل جلنے لگا یاد وہیں شاہ شہیداں کی
عباس علمدار نے تاکید یہ کی
اتنا دیا دل سے دعا قدرت ذوالجلال کی
ایمان اودھر اتنا کہ زمیں پہ ... آسمانی کی
بیکس ... اودھر ساقی کوثر کا ...

۱۹م

دریا کے اودھر حضرت عباس دلاور
یہ جواد کو تھا آگے بڑھ کے اکبر
دریا سے بہت دور نظر آتا تھا لشکر
دیکھا ہے کہ صدا متصل جو ہو آگے چھپکر
... یہ جائے ... بن بن پانی
ابر ... نے ... طلب پانی

۲۰م

جب دیکھی یہ منزلہ وہ صحرا آکے تمہیں سب
اور دیکھتے بست دور رہیا صفدر
دیکھا یہی دوری دلبر حیدر
ملی عرض ہو ... ہے اے خالق اکبر
عالم تھا ... ابن شہنشاہ نجف سے
بھائی بچھڑ ... آگئی حیوان

۵۸۱

[illegible]

۵۸۲

[illegible]

۵۸۳

[illegible]

۵۸۴

[illegible]

۵۸۵

یہ کہتے ہوئے آتے تھے عباس دلاور
چھایا ہوا تھا چار طرف ظلم کا لشکر
کی راہ جو بڑھ کے پکارے شہ صفدر
ہاں میری طرف میری طرف آؤ برادر
کس راہ سے جاؤں یہ نظر کرتے تھے مڑ کے
جا سکتے تھے پاس شہنشاہ امم کے

۵۸۶

ٹھہرا جو ذرا ایک جگہ شاہ کا شیدا
اک شخص ہوا مرتکب بے ادبی کا
بس دست یمین کٹ گیا وا حسرت و دردا
اوس ہاتھ میں مضبوط لیا تیغ کا قبضا
بازو میں دبایا علم اس حق کے ولی نے
حملہ کیا پھر فوج پہ عباس علی نے

۵۸۷

اک آن میں کی درہم و برہم صف اعدا
وہ ہاتھ بھی جب ایک ستمگار نے کاٹا
اس شیر نے دانتوں میں لیا مشک کا تسمہ
خون اتنا بہا زرد ہوا چاند سا چہرا
سنبھلے جو ذرا جھک کے یہ نقشہ نظر آیا
اک تیر ستم چشم مبارک میں در آیا

۵۸۸

کیا کھینچ سکیں ہاتھ نہیں تیغ بھی بھاری
تھا فکر میں اس تیر کی وہ عاشق باری
مشکیزہ میں سوراخ ادھر کر گیا ناری
پانی جو بہا آنکھوں سے آنسو ہوئے جاری
بس مشک کو آنکھوں سے لگا لئے عباس
ان پیاسوں کی تقدیر پہ رویا کئے عباس

۹۸۹

داؤن کی جو بنکر وہ چھپا ان مین بیٹھ رہا
گھونگھٹ کو وہ دن بدن سرکا لے پیچھے تن سلا
جیتین نہ اُبھاریں بلا مین علیا بھی لگے
یا سمن مین بنا دون مگر لفظ نیرا بینر
ان سب مین ری اتار بجور بھاے نوا ہی
ایک ایک طرح کی دن بدن بجا دے اوا ہی

۹۹۰

میدان مین گھوڑا دوڑا کر ایسے نکلا اپنے بیرق پر
بہت سی طرح سے حملہ کیا سامر وہ تیر و تیر
بار کار ہا دکھلاوے جی کر اکن تہمتن سے بیر
لکھا مین تھا سب کا ایک زیر بار آیت وجہ بر نیم
دیتا رہا وہ بیچ مین دم ہر کھر آیا
عباس علمدار نے تلوار کیا تیر آیا

۹۹۱

بولا کہ جو دل مین ہے بیان کی زبان پر سی لاؤن
تھاویں کی منظور ہے سرکار ایک آرمن
دریا کا یہ بھید نہ سمجھا دکھاؤن
بیکس ہے بچے پیاسا ہے اکرام مرے اتنا کاون
بامی کی ہر دل مین لگا آفتاب مر سے گا
سرکار کی بانو جی بچ جو انعام مر سے گا

۹۹۲

فرمایا کہ اس دم مرا دانا تو نے دکھا دیا
بیچ جنبش کے تن سے کو اور نہ ستایا
بیکار ہو دنیا نہ رہو جو انان نہ دیکھا یا
اندر سے بچا پڑا اٹھی اس وقت ترا آیا
ہم کو نہ دیتی عبث کو بیٹا ری کا گلا رو دیا
بے فخر لگا نے نہ سمجھو صلا رو دیا

۹۳

یہیں سے اے ستمگار [illegible] ہمارا راستہ ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۹۴

[illegible] آیا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۹۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۹۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۳۹۷
یہ کہہ کے جو دوڑے سوے نعش شہ صفدر
ہمراہ چلے تھام کے بازو علی اکبر
جو نعش کو کمر اور اٹھایا ہے تو لپٹ کے برابر
جب جا پڑے قدم علی ہے سر پہ مرا
اسحاق بھی ہمراہ بجا بھاگتے تھے وہ پیچھے
اکبر جو اٹھے تو ہو گئے ہمراہ

۳۹۸
چلانے لگے پیٹ کے سر حسرت سے جو بھائی کو کدھر آؤں
کس وقت میں ہوں میں کہ کہاں ڈھونڈھنے جاؤں
خود آکے لب پہ پانی بہ لاؤ کیوں پیس کھلاؤں
بیکس ہوں مدد کے لئے کس کس کو بلاؤں
انھوں نے عباس کی بے جان بھیجی ہے
ہے نہر ہ گرد ہ کہ وہ بھیجی ہے

۳۹۹
اے فوج ستم میرا مددگار کدھر ہے
کیون ظالمو وہ عاشق سرشار کدھر ہے
جب بیٹا ہے علی ظالم کی تلوار کدھر ہے
ہا یہ ہے کہ لشکر کا علمدار کدھر ہے
بتلاؤ کہاں صاحب شمشیر کو مارا
کس دشت مصیبت میں مرے شیر کو مارا

۴۰۰
یہ کہتے ہوے جاتے تھے تا مقتل وہ دلگیر
عباس و لا دو دیا ادھر بھائی کے بے نعرۂ تکبیر
دیکھو تو بیٹا دل لو بہت حال پتا ہے سر
کعبہ اجڑے کے سر آگ لگا لیتی ہے
ہتھیا دل ہائے سبحان اکبر
ہاتھ نادان دلاری ان ان بین اکبر

مطلع

بانگاہ قمری ہے کہ ہے شور شہر و طلبا
جو فاسد ظالم ہے کہ ہے سمجھ ہے اعدا
کہ ہے سر کہا ہے پیچی ہے وہ یا بھی
شاہوں ہے کہ جرا اہل کہ میں ہے طوبی
اب یا جو دل زارا اور ہے ہمارا ہے انقی
ہاں کو سب ہے جبا ہاں کا اور کہ سب ہے بھیج

مطلع

عباس ہیں لالا اور سے لپٹ کر یہ بکا ہے
سمجھ ہے کر دیکھا میں یہ تر ہاں انکھا ہے
اب سب ہے جوان ہاں امری ہے ہے کہ کسے ہا ہے
آہ کی ہم ہے ایکا دن سے ہے نہ سب بیتاب ہے
یاد کی وہ ان کا کر میں ہے سبھی ہے ہے میں
جس ہے سب کچھ قوت کی اوہ یا ہ کہیں

مطلع

بیاد ہے ہے بھائی ہے سلسلہ تنکیں و آرا و د
لسہ جو چھیا ہے کہ تنہا ہے سا آر و د
سب ہے ہر ہے ہاں کو صبح کہ جیسے دیکھا د و
زندہ و وہ جو ہر کہ وا ہے کہ حیلہ آخر فا ہے نہ صاد و
جس ہاں جیا ہاں کی در یا ہے کہ آئندہ حاد و ہیں کہ کا بھائی
سہما ہے جو ہو ہ لو کے کہ آخر حاد و ہیں کہ کا بھائی

مطلع

کہ کہ کہ دو زار دل ہے مظلوم ہے ہے لبا ہے
عباس ہیں ہے ہیں جو ہی ہے کہ بھائی ہے سرور
زار کے ہے کہا ہے کہ ہیں کہ ہی فا لگ ہے اور کہ
جو چھیا ہوا سب ہے سا ہیں ا رہے ہے اور کہ
کرو من کر ہوں ا ن سا ہیں میں ہے سہ سو ہیں ناحا
دا قرن کہ ہی قا ہاں زار دو ہیں ہے آ ما

قطعہ

اور دو مصرع بہنگام وفات نو دولت سے اے اشتباہ
حضرت اکبر ادا نے زمیں پر ہے شفق آراہ
ہو چکا پنہاں زمین تن لعنت و دلشہ
سنکر جانب زمیں جو ہے نکانوں ز سے زیجاہ
سن کے سنجی جو نہ تم کو تمہیں بصرہ دن میں
سب ملے سے ہر آواز کی آمد دن میں

قطعہ

سن ہجری ناقوم کی بجائے ایک وصیت
بانی آتش کے ہاتھ پر نیوی پر ہے ایک وفات
سیدان کی زمین پر ہے اٹھا لی فرات
سبب اس کے بیاں آل کا جو ندوہ پا آگ کو حضرت
تم ہو اسی آگ کے چمن کے آ ثبات
ہم آرائی پہ سکینہ سے بے آگ بی آتا

قطعہ

یہ کیسے علمدار دلاور نے قضا کی
چلا ہے تر دین پہ صدمے یاد رہے نے قضا کی
غازی نے بہادر نے غضنفر نے قضا کی
ہے ہے موالی نے ذیجاہ برادر نے قضا کی
اکبر کے کہا اشک سے دل سے جلو ہیا
باتیں جو یہ نو دن چمن کے ہم سے جلو ہیا

قطعہ

اکبر نے اٹھایا او وطن کو علی شاہ دلاور
ہم رہ کیا اکبر جبکہ ان برادر
نعم کھایا تھا اداں زوجہ عباس کے دلبر
شوہر کی تھی سبکی کہ اب تھی زمیں مضطر
سر کی تو بن کا ماہر آگ زمیں نصرت
بغدادی کی صدا کی ہے آل نہیں فقط

۱۰۹

فضّہ تھی اُدھر لوٹتی بیتاب سی گھبرائی
چلّا کے کہا ساقیِ کوثر کی دوہائی
اے [illegible] عباس کے اولاد کی دوہائی
بس [illegible] کہ روتا ہے کوئی بھائی
بیتاب ہیں [illegible]
عباس [illegible] علم [illegible]

۱۱۰

زینب کو صدا دی کہ مری بالی [illegible] ادھر آؤ
بچہ ہو بہن بھاوج اسے [illegible]
شاہ دوسرا آئے ہیں [illegible]
ماتم کے لئے آئے ہیں حرم جلد بلاؤ
سب دخترِ سلطانِ مدینہ کو سنبھالیں
[illegible] علم [illegible] سکینہ کو سنبھالیں

۱۱۱

یہ غل تھا کہ میدان سے شاہِ شہدا آئے
[illegible] آئے
[illegible] ثانیِ محبوب خدا آئے
چلّائی سکینہ کہ [illegible] جان چچا آئے
[illegible] آئی
[illegible] علی [illegible] آئی

۱۱۲

زینب نے بڑھایا [illegible] علم [illegible]
[illegible] سکینہ [illegible]
[illegible] علی [illegible] بھائی کی [illegible]
[illegible] عباس [illegible]
[illegible]
[illegible]

۵۱۳

فارغ ہوں زمانہ ساری کی ریب سے جو تھا
صفت حق کی جو صبح کا ہے بھلا دیا
ہوں بزم سے اب کہیں نہ جا رہا
ہے گو دل اس کا ہے لالہ کہ
اہل اور ان کی نفس ہو گیا ہے انتہا
جب کہ سر اسرار کو ہے جانا

۵۱۴

زنہار کبھی جب یہی مرتبہ ارشاد
منظور ہے سوئے نبوت جلالی وہ نا شاد
مال ہے اب بس بن ہم سرکے ہے اباد
صاحب نہ ہو مری نگاہ اور اپنی کی یاد
منھ کہ ہے ان کہ ہیں باغ ہم
بیگانہ ہو کہ ہیں ان کا نہ ہوا نہ یہ غم

۵۱۵

اے اہل وفا تم کو مبارک ہو یہ دنیا کی
اے زمیں تک ہمارے اب من سال
ساتھ ہے بہ تو دوسرا سی
لوگ کی کا رسول ابرار زمیں ہے
مستجاب اب ابرار زمیں ہے
اکبر جنوں اب سب ہوں مد کار زمیں ہے

۵۱۶

پیغام ہو بنا اور سکندر ہوں میں حیران
دل سخن تھا سر کشتہ ہیں سو داماں
ہستی تو ہے کیا ہوا ہے سامان
ایمان ہوں پیاں ہیں کہ ہوں ان ہیں افغان
ہمت ہے جنباں ہیں اور جی اپنے وطن ہیں
دنیا کی یا شاہ یہ جا جان کہاں ہیں

[illegible]

یہ ان کی ہیبت رو کے شہنشاہ دوش اطہار
گودی میں سکینہ کو لیا اور کیا بین ہر بار
ارشاد کیا کیا ہوں اے بیکس و نادار
افسوس جدا ہو گیا اب تجھ سے علمدار
چھوڑا ہے مجھے فوج نے اب کوئی نہ آئے گا بھائی
میدان میں ہے لاش ان کی پڑی کہہ کے یہ بھائی

[illegible]

ناموس رسول ہے یہ اب نہ رہا احوال بیاں کر
مجلس میں ہو والے اسی بلکا ہے جو سر [illegible]
کیا ان کو کہوں [illegible] عزا میں ہو وہ [illegible]
عرض علمدار کے اے شاہ کے [illegible] اور
منظور ہوں جب جلد جو تیرے [illegible] میری
یا حضرت عباس مدد کیجیے میری

سلام

قبول یاس میں ہے جن کی دعا کون کرے
سوائے حسین کے [illegible] اختیار کون کرے
حسین لئے ہیں عباس [illegible] ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

۲۳

بوادا مستی کا محبت نو جس سر اتنی ہی کو
نیاری سکتی قسمت سے نہ رستی ہے
زبیاں کی ہوں و صبر میں جاتی ہے
ورق میں ہو وہ بے تو پتی کی قالب میں ہی ہے
ابن تیرے اسیر دہ بیک میں مشتی دیا
سر بیان ثنا صلے ابن اسیر کی بخشی دیا

۲۴

شکل ہے جھان ہ سمود ہے کہ تماشا ہو ہے
دعوی نخستی اس مستی کہ نسر اوا ہو ہے
جمال ان کی بطرح دیر شعلہ میں و دل نہ کار ہو ہے
جنبش میں تیغ سے ہر نقل تو لکار ہو ہے
سرا کی زندگی بیب دریغ ہر ایک ہے
طغیان ابر اعجاز بو لگ نہ شمر ہو ہے

۲۵

ان بن الحسن کی تعقل نہ جوے جرات السی
ہم دن یاد ہے سلسلہ محبت اسی
ابتدا تیرے کرشمہ لیے تیغ سے نہ وہ اسی
نہ ہم تو جسم سے عبادت اسی
دیدہ من اس مضراب الرب تیغ بیاں با
سب تکوں ان کی ملک میں مسرت اول

۲۶

تاج طفلاں میں لیے کرشمہ طاعت لعل کا سی
نو دو سیل تر ہیاں رنگ میں نہ سی
اس باطن جب کی تمنا زلف بیاں نسی
ونسا ایکا تو ان کی منہ سے
بیت کا تیرے بیاں سے دنیا سا
کمان ایک بیسی لیے اور ان اقرار دیا

۵۵

ان کو آزردہ ہیں کیے سب اور سب ہی کا ارادہ ہیں
سب ہی کا ادا ہیں اور اسکار ہی کا آکندا ہیں
حسن و فنا طمد ہیں آرام علی آکو ہیں
سب ہاں لک بلند عدل ہی ب آرو ہیں
دنیا میں آج نوری ہی دیں ہیں قائل ہیں
تیرہ نج آوید لاں تا غضب قاتل ہو

۵۶

کس طرح نبات ہی کیا کلام خدا کا نشہ ہے
کھاری تقدیر دی کا اللہ تعالیٰ نشہ ہے
بیوی کا مانع تقدیر وں کو کھلایا ہے
اہل حجت ہی کیا اس کو نیا اثر ہے
ان پہ افروں کریم فائق غفار سوا
گزیا ہے دین اب صادق الاقرار ہوا

۵۷

وقت جب وعدہ لطف کی وفا کا آیا
زینت غربت ہیں لیے چیز خدا کا آیا
صبح کا شور کر بنیا ہم قضا کا آیا
بہر آئے کہ انتہا ہم بلا کا آیا
قلب کا بنا بنا ہی بسم ہی وہ ہم آہ ادا ہم
تا کو فرما کے کو کلمت علی کا نشہ دار ہم

۵۸

گریاں نہیں کیا ابھی ہے مرداں کا ظرف
سب کو دیتی ہیں آگیا جرأت پہ طعن تیغ کف
تنتا تھا ہم بنا یک گلے پر زور ولے سر و دون
موج اسلام ہیں تیب مغلا بند ہی صف
نیب وہ ہی کہ بنو ہیں زیادہ ہی کہ لو لو جگا
بیر یہ نہیں جسم علم کمر جا

۲۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۳۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۳۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۳۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مطلع

یہ دو دن کی گزران میں دیدہ و دل صفدر کو رسول
اس کے تو سمجھ میں عیان نہیں بہار کی کا پھول
پیچ اس کے لائے نہیں جو عاشق من سوز کے نہیں
زلف سنبل کی کا جو اس کی آنکھ طلائی چمن قبول
اب جو جلیں گے سنگ نہیں نے ایا ایں کہ
فقط اشک سے سر پا پہ اے ایسا کا

مطلع

یہ جاں میں تن کو یہ ہمراہ ہوا ہے دیکھا
پتلی کی ایک ہی پای کی کا دل مسلی
یہ دل ایک سے اس کے تن جگر کو ہی زیاں ہے
عالم عطر لے گئے سے نہیں پا پھول پہ اگر پاں

[illegible]

سبز پا اس کی ہر ایک زبان پر جان کا سر ایک سر کا
بہر ہر ایک کی ہوا ہے دیدہ ہر دیں پا ہوتا
اس کا جو یا ہے لیا ہے ہمیں آگرہ دل کو دوب
جس کو ان کی دین اس اس کو دیا فائق ہے
عالم فوج حسین اس کو دیا فائق ہے

مطلع

اس کا وہ ان کی ہے ماہ چمنستان ہے سینہ
یہ نازوی ابھی پھول ابھی چمن سے قطب بہن بارہ
سپل سے شیشے سے گلہ ہے گلاب سے بہار کا
اب یہ شوق بین دورا سے غلمان بھی کا آوے بین
حب ہوا جان پر سے دیے بہتیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سن اعدا میں سپاہ [illegible] بلالی کا ہوا غل
[illegible] سلطان [illegible]
[illegible] بلبل و در [illegible]
[illegible] ان میں [illegible]
[illegible] کا جلال [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] کوثر [illegible]
[illegible] کوثر [illegible]
[illegible] کوثر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] رونا
[illegible] رونا
[illegible] رونا
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قطعہ

کب سکے دیدہ اوراقِ پریشان ہوئے سلطانِ عجب
آج بھی پیش ہیں صد آرزوئے دی اور زینب
کب ہو جاتی ہیں کہ ... سلیم ہے آرائی ہیں سب
سی ہیں جا ہے دو ... پیلال دیں وہ ہم بر رہ طلب
اب انہا سے ... میں ہو ... کیجیے ارمان ...
اے صبا وہ ای ... پیلنے ... کو ورا ... یار ارب

قطعہ

دو ہیں ... سلطانان ... جمع ہیں ہو اچشم ... سایا
سب کی ... سب ... ہر ... ہیں ترتیب ... تہمت ... آیا
تو ریا ... ہوا ... بینج ... آئے ... سیر ... ایا
ہم ... بہار ... بنغط ... ہے ... آئی ... جا
کیوں ... ہیں الفت ... ہے ... کردیا ... ہیں ...
مروجہ ... ہیں ... کا لا ... بڑا ... ہیں ...

قطعہ

شرم نے فرمایا الٰہ اس وقت جو اک جاہ ہوئے
اور ابر طرح ... سے سر ... پیش ... ہیں ... آئے
اسے ... ہیں ... سما ... کہوں ان ... ہے کو ... ہے
آج ... کہ ... خود ... حاں ... ہیں ... ہوئے
ملا ... عشق ... ہیں ... ہی ... صورتِ ان کی
خشک ... ہے ... وہ ... ہے ... کا ... محبت ... انکا

قطعہ

زور یا تھوں میں علی کا کرانداری عزت
سب قدر ہو گئی اُٹھا وہ بیرہن میں شہرت
دیکھ جس ... ہاتھ ... کا وہی سب صورت
جو قبا پہنی ... لگا ... زلعت
سبھی بار ... سل دو جہان کی آرزو
کلان میں بتان آرائی ہے اُدھر کا ناوک

۵۱

فتح اعدا میں مبارز طلبی کا ہوا غل
مرنے کو جانے لگے پسر سلطان رسل
کام آئے رفقا جب تو بجے طبل و دہل
دو پہر آئی کہ مارے گئے میدان میں کل
دل تڑپنے لگا اک اک کا خیال آنے لگا
رن میں تنہا پسر فاطمہ گھبرانے لگا

۵۲

وہ کیا یہ چلا کے صدا ہم کو بچائے کوئی
کیا کریں اب ہمیں تدبیر بتائے کوئی
پیاسے ہیں پانی ذرا نہر سے لائے کوئی
ہم مسافر ہیں مدد کے لیے آئے کوئی
دست و پا کانپتے ہیں ضعف سے بے قابو ہیں
خم کمر ہو گئی ہے ٹوٹے ہوئے بازو ہیں

۵۳

دل سے عزیز یا ہم فرق [illegible] کھوئے ہیں
چھٹ گئے ہم جی کھول کے آنکھ روئے ہیں
چھائی ہے گرد الم آنسوؤں سے منہ دھوئے ہیں
موت نزدیک ہے اب بہنوں سے رخصت ہوئے ہیں
حال زار اندروں کا ہی اندوہ سے کیا دکھلائیں ہم
سب کو پھر ایک نظر چل کے ذرا دیکھ آئیں

۵۴

آرزو تھی کہ سر تربت اصغر روتا
کبھی قاسم کے لیے گہ پئے اکبر روتا
بہر عباس علمدار یہ مضطر روتا
ملتی مہلت تو ہر اک قبر پہ جا کر روتا
رہتا مشہور سدا خلق میں وہ غم کرتا
ہاتھ بیکار ہوئے ورنہ تو میں ماتم کرتا

کہکے یہ اولاد پریشان پہ سلطانِ عرب
آئے خیمے میں صدا آئی کہ [illegible] زینب
[illegible] کو کہ [illegible] ب
سن کے عابد کو [illegible] مطلب
اب امامت [illegible] ان
[illegible] اب

رو دیں سیدانیاں خیمے میں ہوا حشر بپا
[illegible]
[illegible] بپا
[illegible]
[illegible] الفت [illegible]
[illegible]

شہ نے فرمایا کہ اس وقت [illegible]
اور اس طرح [illegible]
اے بہن [illegible]
[illegible]
[illegible] صورت ان کی
[illegible] ان کی

رو دیا تھوڑا بن علی [illegible] عزت
[illegible] حسرت
[illegible]
[illegible] ظلمت
[illegible] آواز
[illegible]

۱۲۹

نور آنکھوں کا اجالا وہ مرے گھر کا تھا
اس سبب نہیں کہتا کہ مرا بیٹا تھا
خاندان میں سب سے جو تھا وہ بہن کیا تھا
گو حسین سب کے تھے گو تو بچانے کیا تھا
اک ہمسر سے سوا ایسا پسر دیکھ لیا
اپنی تنہائی نے حضرت یوسف کو گرا دیکھ لیا

۱۳۰

ماں اکبر کی جو رخصت کو گئی شہ بار دگر
شوق میں سن کے یہی کہتی تھی بنت خیر البشر
ذکر جب ختم ہوا ہو گیا اک حشر بپا
ہو کے بیچین پھوپی کہتی تھی اے ہے بیٹا
مجھکو مارا غم فرقت نے دوہائی اکبر
کی قضا تم نے مجھے موت نہ آئی اکبر

۱۳۱

کہا مادر نے سکینہ سے کہ جاؤ بی بی
مر گئے ارشاد کیا شاہ نے آؤ بی بی
تم بھی کیا رو رہی ہو آنکھیں تو دکھاؤ بی بی
ہونٹ سوکھے ہوئے لب تک مرا لاؤ بی بی
کسی طرح سے ممکن نہیں بہلی طبیعت
تم کلیجہ سے لپٹ جاؤ تو ٹھہرے دل ٹھہرے

۱۳۲

بین کرتی تھی یہ کہتی تھی کہ اے شاہ دو عالم
خون بھر جائے گا اور بالی کی چھوٹی جاں شکم
ماں کی گودی میں رہو اور نہ کہیں جاؤ
دل تڑپتا تھا کہیں دیکھا ہو وقت اے قسم
چھوٹ کے خون جو آنکھوں سے بہہ جائیگا
اب تم آئے تو مکالمہ کو نہ رہ جائیگا

۴۳

آئینے کی قمر ہیں شاہ کرم ابر کرم لئے آئینہ میں نقش ہے نعل سمند کا
دی صدا کو کس نے نظر آیا چاند کا ہلال دونوں جانب ابر ہیں
نصف ہیں بیچ میں ہے نصف ادھر اس ماہ کے
آیا ... نسبت نصف ...
سب ...

۴۴

شان ہیں لوٹ کے ہوئے جو تیری آسمان پہ
چار جوں جیون میں بدن بیکڑوں اصد دل ہے
کیا نظر ہاں طرف ہلال آیا ہے سر کو
نصف ہیں بھولا ... ہیں ...
[illegible]
[illegible]

۴۵

جھکے دیکھنا جو تیغ کی تیزی حسین بن
سوا اعدا سو ... ہو شاہ زمن
... غلط ... سلسلہ ... پیاسا ... بن
نعرہ ... اسد اللہ ... تن
غضب ... الاماں ...
آگ ... برق ...

۴۶

جب ٹھیک تو دل ... سے راحت پائی
یاران مسیحا ... دکھا آگیا کہ قیامت آئی
... ہوا وہ وقت ... بار دو بھائی
... غم ... سائی
... آرزو ... سران ...
... ہوا ... بو

مطلع

سب جہاں اگر آیا عوض ہے شہنشاہ ایام
کر لیا تو نے اسے پامال اگر دن کو قدر و شام
کر لیا تصدق سے بے زر جس کی بھی راہ میں کیا غلام
ہو ان کا دن چاہے بھی کو طرح ہی صف میں ہوئے عیاں
سب یا تو جی کی سب ہی تو ان ہی پر کا ہی

مقطع

شاہ سے جینا نہیں جس ملک پہ وار سے سکا ہے سب آیا
زمین جاہ صفت جیسے اسے بھی ہے ہی یا بادشاہ کرنا پسند آیا
کی عنایت جس کی بھی ہو نہ اس کا دیکھ کر کیا بتایا ہے
سکا کہنا جو شمشیر و دوا دم کبھی سب کی بالا کے
ہو نہیں جو ہمارے بیچ ہے اٹھا دیکھا کے

مطلع

ایسے ہیں نہیں شمشیر قضا میں جو ہر سو کا تیری
ابرو طرح کا ہے نہیں اسے جفا کار کے تری
ہیں ہمیشہ اوروں کی بارش ان کا ہے تو اس کی جب
ملا ہیں جو کیا اور ایسی کو اٹھ کی کس کا ہاں
عصر صاحب ہی تیشہ کو نہ جفا یار آئے

مقطع

دیکھ کے اب کہہ دیں جب نیں ہو سکا
سب ہی جو ہر بیاں ہیں سیاست تیری جب کا
رہو ہمیشہ کہ مطلب یہ کیا سکا ہم کا
ہو کر اعلا کو دل کی نقطہ سے کیا وہ سنا ن دیا
اور بس سچی ہوں نہ ہم سنا اور ان کے ان
عادت ہم

ایضاً

یہ کچ جب بادہ وہ جفا کیش کی فوج ستم کھانے آئے
ابر وہ جب تیر قضا ابر صفت پھیلانے آئے
آ کے ایسی ہی پیاسوں کو جو [illegible] سے ترسانے آئے
کھل کے ایسے ہی دل ریزاں پہ بلا کا گھٹا اترانے آئے
[illegible] سے یہی دلبر [illegible] کی مہمانی ہے
[illegible] سے [illegible] پیاسی ہے

ایضاً

جو جگر دار ہے دل اون کے ہیں جو افسردہ
سانس آئے نہ بھلا اس کا تھا دل آزردہ
ہیبت ایسی ہی کہ زندوں کو سمجھیے مردہ
دیکھ کے تیغ ستم قضا اس کا ہر گل پژمردہ
ایک بیدم ہے اسے [illegible] جاتا ہے
دیکھ کر دو [illegible] سے جان بچا جاتا ہے

ایضاً

نور ملی [illegible] وقت جو ہی ایک ضرب
دیکھ [illegible] کے جو ہی سینہ میں [illegible] ضرب
[illegible] جو ہی کا [illegible] جب
[illegible] [illegible] از زین
[illegible] [illegible] از زین
[illegible] [illegible] از زین

ایضاً

[illegible] جسے کس طرف
[illegible] شاہ نجف
[illegible] ہر صف
[illegible] کی طرف
[illegible] جان بچا جاتا ہے
[illegible] صدا آئی ہے

۲۲۵

دل بیاں اس کا کھلا تار نفس واں ٹوٹے
یوں چلی بڑھ کے کوئی جیسے کلی کو توڑے
اور جو ہر زخم سے دل کے تو پھپھولے پھوٹے
راہ دوزخ بھی ہے گم خانۂ تن بھی چھوٹے
بر گزیدہ کو جو سمجھ جاتی ہیں گرتی ہیں
روحیں روتی ہوئی میدان میں پھرتی ہیں

۲۲۶

وہ جنہیں ضرب پیہم مٹتی ہیں کہ مٹتی ہے زمیں
گرد اڑتی نہیں اس طرح سمٹی ہے زمیں
پر پھیلے نہیں جبریل کہ کٹتی ہے زمیں
غل ہے شش سو میں ہے ہر بار الٹتی ہے زمیں
اس قدر ہم کو بھی ہے خوف کہ تھرتھری ہے
آسمان رعشے کو چاروں طرف گھیرا سا ہے

۲۲۷

فرس شاہ میں شیروں سے سوا ہیبت ہے
صف اول سے شتابی سے یہ جاں ہے یہ قوت ہے
حوروں میں اس کی طرحداری کی شہرت ہے
غل ہے مجروح ہوں رن میں کیا چال ہے کیا صورت ہے
آہوں پہ پامال شرف عرش کو بھی حیرت ہے
دم نکل جائے جو یہ پاؤں رکاب میں بیٹھے

۲۲۸

الٹی جس وقت نقاب اس نے اور دوار کیا
نور سے چہرہ کے میدان میں ذرا جلوہ دیا
غل ہوا خیموں میں چاندنی نے مار لیا
جس کو مرنے کا نہ ساماں تھا وہ بھی نہ جیا
یہ اشارہ تھا کہ سب دیکھ لیں ہم ایسے ہیں
خلق معبود سے چھپ جاتے ہیں کرتے ہیں

٣٤٩

کریا تھا مین تو حضرت نبی کی رزم
بجو موا ساقی کوثر کی والا جو عزم
ابے سیج بند سلطنت ازو مین ہے کیا ہے حرم
نظر اسلط او دین لعنت ہے جنہ
لطف منجہانہ فراوین کا دکھلا ایسے
ایسا ساقی کر ہمیں پیالا ودین تواجیا ایسے

٣٥٠

شوق سے کاسہ اٹھا آلا سبھی شمس ہونین بان ہے
سمجھ جام تر جو نظر لے او ہوی آ لو ابجد ہو
جنتا نیلا غم نظر آئے ادون عوض لے ابطال جہ
ایسا ساقی کر دیکھو سرور کو بیسیت جوہری سر جین
حال او ویبر لطیبیت ... آئے زمین
بجو ہو نیر جان آئے امن دلدادین

٣٥١

ساقیا اب تو ہیں اس کر جام پیالہ انگا
اب تو قطرہ کی ہوا سکر او ڈھلا کر سب اون انگا
جس طرح بیلے وبا قطا مگھڑا اب او انگا
جام بر سیالے یکے جم مر وشتر سبو انگا
ساقیا تھ بجی ماتی مین انبار زمین
جانتا ہوں کر ساقی ہموبے مین نگار زمین

٣٥٢

ملا تے کنتا ہی کر دیستان ہست مین بیا ہم
سو ساقی کی کر آلنانہ ابی بار او ہم
راج تو ابی پہلا ہوش ہون منی ابر الکہم
جام تو ہون ای طالو السبب طالم بار اج و
جس میں سے بہ بہر سے اروح کا بھی جام
سو اندر ذات نفس کیبلے ایسا کا انکار

۵۵۳

[illegible] ساقی
[illegible]
[illegible]

۵۵۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]

۵۵۵

[illegible] میکدہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

۵۵۶

[illegible] طبیعت اس کی
[illegible] اس کی
[illegible]

۵۷

ہیں ترے عاشقوں میں حضرتِ محبوبِ خدا
آدم و نوح و براہیم کلیم و عیسیٰ
شیث و داؤد و ادریس و اسمٰعیل و سلیمان یحییٰ
سب ہیں اُلفت کا تری [illegible] عالم وجد
اس کا جو جذبۂ اولیٰ [illegible] سب میں [illegible]
ہے [illegible] دلِ عشاق [illegible] دامن

۵۸

ساقیا تیری مئے عشق کا کیا کہنا واہ
گو کہ برسال نہیں [illegible] نشہ
ایک ہی جرعہ بنا [illegible] سبحان اللہ
مست کا جو [illegible] نگاہ
ہم ہمارا کام [illegible]
دیکھیں ہم جام [illegible]

۵۹

اے ملک [illegible] بات کوئی
[illegible] نہیں [illegible] اذیت کوئی
[illegible] مقبول ہو طاعت کوئی
[illegible] نہیں [illegible] عداوت کوئی
[illegible] مطلب [illegible]
[illegible]

۶۰

[illegible] نظر
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سکھی اب بین تل سوں جھی کو دیو پیو ی انگ
لادیا ان ہوں بین کی دیت لسیبت کا دو رنگ
ہی دو موجوب اوران نقش کی جسم ہو انگ
ہمکو ساقی تن آ ہیں نظر انگ کا زنگ
بہ ہوسکے تو دی کی وی تیس کا ان اتنگ
ان کو موں ہم تا یہ آنکھ میں ندا جیوں سنگ

اے موہن کا سے پیاں ان نیند نین انکھیاں تو بلند
ایک ادا میں کی ہوی کر کے انا ے کوں ہی بند
جا ے بین حضر ساقی کر دیتا ہے نہ بند
تشنہ لب ہوں ہوی میں اپن انکا فرزند
ان تما شہ آجا ودی کی سر کا سے ابین
ضعف میں سیکروں جلا و دی کی کلا ہوں

پہلوان ایک اد ہی کی ہمانا کا کھا اسے اللہ کاری
ہو کا ہر ہمہ کر ہیان جا ہوں وہ کیسے کا ہارے
جا ہوی کو ی کھی الانسان دہ ہمت ہاری
موت تن کی ہے تا تا رعیان ہیں بیا رے
جستر بیکی جا ہوی ہے جیوں جان ہو وارے
بھائی کی ہی ہیں تا ان کا یہ گیان ودارے

نب دو پی کے انتر وفا کا ہوں آپنا ہی واہ
دی اسدا ایسی ریت سکھا یا اب کر تراہ
ہی طرف را ہما اودا او دھر کر داہ
رہی طرف تمیر سید اللہ کا او دھر دواہ
غیظ بیکی ی اب نظر اوس ہی ہوں آ ہے
اور کا و سکھا ان سے ہو سے جا یا

۶۶۵

دل لگی نیزہ غمخوار کو دکھایا ہے
دیکھ کر آزار نہ آزمایا کر کو دکھایا ہے
وہ نہ جب لیتا ہی تیغ تو تلوار کو دکھایا ہے
سمجھ نہیں آتی دن میں دیدہ و دل گرانباری کو
چھپتی ہے جو کس ساماں کی ظالم نے لالہ زار کو

۶۶۶

کار گر ہوں ہی نہ ضرب تو تو تماشا تنگ
جب سے تم دونوں اشارہ بتا سرمہ و فرہنگ
اب نہ ظالم ہوا کا ٹ و بیان آج نیرنگ
زینت کے ساتھ سر خاک گراں دہر سے رنگ
جلوہ نشاہ سے زیب خاک جنگ
گوہر ارش تھا بند بول تا کہاں ہوا کیا

۶۶۷

اٹھ دو وفا کا تھا گردا کے ساتھ بدتر
دیکھا سے ہمنا کہ غم سے ال بن دیدوں ابھی
بیت درد و ہم چھو کہ گیا وہ مرد
ہوئے بھالے کی جو دو اٹھ گئی ہن بات
زاد سے عالم سے ہوا ہے سب کے ساتھ
چھے بنے خبر وہن بیٹے ہر ہاد و طلب کے ساتھ

۶۶۸

اک میں ہم گرد شہنشاہ زماں لاکھوں ہیں
بندہ و خنجر و شمشیر و سناں لاکھوں ہیں
تشنہ خون تشنہ دہاں لاکھوں ہیں
دوست کوئی نہیں ہے دشمن جاں لاکھوں ہیں
کون لوگ ہیں کہ سیہ سنوں ظلم و جفا کرتے ہو
سو اب نہیں اتنا کہ کیا کرتے ہو

۴۶۱

سمٹ کے بار اپنے میں کھلتا ہو جو کچھ کر ہو جو اب ہے رنگ
لادو یاں کیا ہو جو بن پڑے ہے طبیعت کا وہ ڈھنگ
یاد ہو جو اب اڑ وان ترسی کی جو ہسم کا ہو جو ہنگ
آنکھ ہو جو انتقیں آ کہیں نظر اتنا ہے ہا ہے رنگ
ہر طرف سے مودی ای کو کسی ہے عشق کا ان جو نہ آ لے ہے
ان کو ہو جو ان آ لیا ہے اچھا کہ ہو جو زد آ ہو جو ہے

۴۶۲

اے وجد کا ہے بیان از در وفیق ہیں اتش در بلند
ایسا کہ یاد تو پی کر کے بج آرزا مانے کو ہیں
جا ہے ہیں احضر ساقی کر وفتیا نہ ہے اب ہیں
تشنہ لب آتا ہے ہی میسر ہیں اہمی ناکا فرو نہ ہیں
ان تینوں کے تیسرا آیا و بیکی سیر کا ہے ہیں
ضعف میں ہے سیکڑوں ہلا دوں کے ہو گے ہیں

۴۶۳

پہلوان ایک ادا میں بھی ہے گا کھاتا ہے اس کاری
بد گمانی نام رکھا ہے جان بھی ہو دیکھ ہمارے
چاہ ہی کو سمجھی انسان نے محبت ہمارے
دوست نزدیک آتا ہے رعیان میں ہے اسے پیارے
حشر تک ہے جا ہے کہ آب جسم سے جان و دل ادارے
بھولنے نہیں کوئی میں جو ان کا ہے گمان و دارے

۴۶۴

سارا دیوانہ کہ اندوہ کا ہے یا کو ہے یہ تو شاہ
دی صدا ایسی تو یک بار کہاں ہے سب نے واہ
ہر طرف دل رہا اپنا افرادِ ہیر ہے کو گمراہ
دیکھ وقت میرے سر اشک کا اور دل بھر آیا ہے رواہ
غنچہ سی ہے آب نظر اور بس پیو ہوں ہے زاہے آہ
اور کا نہ کہو ان سے ہو گے جانے کا

۲۶۵

[illegible] رکھتا ہے
[illegible] رکھتا ہے
[illegible] رکھتا ہے
[illegible]

۲۶۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۲۶۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۲۶۸

[illegible] شہنشاہ [illegible] لاکھوں ہیں
[illegible] لاکھوں ہیں
[illegible] لاکھوں ہیں
[illegible]

۴۶۹

خوں سے شاہ کا تن لال ہوا تھا جب
دل غم و رنج سے پامال ہوا تھا جب
مضطرب فاطمہ کا لال ہوا تھا جب
طبیعت کا عجب حال ہوا تھا جب
سر کے اکبر کے شمر دیں بیٹھ تو دیکھ رہا تھا جب
[illegible] اور بھی زخمی [illegible] بن

۴۷۰

سر جو کٹا ہے بہت [illegible] گیا ہے
بیں اے مری ہم بیں بیں ایسی سینہ دل پھٹ گیا ہے
اکبر کی بیں جاں ہے [illegible] جو دل بیں بیں ملتی ہے
وہ شہ [illegible] ہے ات بھی [illegible] ملتی ہے
مصائب [illegible] بیں تیر دیں [illegible] ملتی ہے

۴۷۱

اور بڑھا ہے رلیں بڑے رنگیں تلوار بیں
سو [illegible] اب رو کر بیں بہت ہار بیں
تن [illegible] ملتی ہیں ہیں [illegible] دھار بیں
بعضب کو [illegible] آہ بیں لو [illegible] جب ہار بیں
بیں زخمی بیں اور شیر بیاں انگار بیں
ہائے [illegible] بھی [illegible] کلیاں بیمار بیں

۴۷۲

ہائے [illegible] بیں دم فریاد آیا
سے [illegible] منھ کو دل ناشاد آیا
رو دو [illegible] بیں جو سر آہ و آیا
حال حضرت کا وہ دیکھا کہ خدا یاد آیا
سر آیا دیکھا [illegible] بیں [illegible] بنا کس
[illegible]

مطلع

[illegible] آرا
[illegible] آرا
[illegible] آرا
[illegible] آرا
[illegible]

مطلع

[illegible] ملیں
[illegible] لب
[illegible] ملیں
[illegible] ی
[illegible] داری

مطلع

[illegible]
[illegible] بنا
[illegible] خدا
[illegible] ب
[illegible] صاب
[illegible] صاب

مطلع

[illegible] محبوب خدا
[illegible] راہ لقا
[illegible] لب
[illegible] وعدہ وفا
[illegible] بیب
[illegible] ب

سب لے شاہ سے کرتا ہے کوئی ایک صحیب کلام
ہم بیٹھے کھلے آتش میں جو کچھ ایام سے سلطان ایام
دیکھے آج جہاں لے کے نور و ارادہ عرض سلام
من بے آج وعدہ وفا کر دیا دیکھ تیری
کہہ نام سے کہہ دی کی مانی تیری

جان میری ایک ادا پر دینا گرے قابل نہیں ہے
یہ سینے میں ہے کہ ٹکڑا کر کے دل ہی کچھ ہے
من بزرگی یاد سے خال میں جو سر اکھڑے
جو مراد اہل کی ہنر کی کوئی دو مدہ ادا ہے
جب گزرے پیشتر کی تو قرائن جمعہ یاد ہے
مایہ سایہ ہوں فلک کرات بھی دیا ہے

کیسے تو نے فقط صبر کی طاقت دیکھی ہے
عرض رکھ کے ایک عشق اداز ادا دی ہے
اہل الطاف کو تم شہادت دی ہے
ایسی فاقہ کشی کی جو یہ عزت دی ہے
عفو کا کام ہے جزا ابد ہے
رو ہوا لیکن وہ دیکھن تو ساتھ رہا

آن آواز دو بچھو عرض کیا مقبول
یہ دو آرزو ہی کی آئی ہے کہ سیل میرا محصول
یہ جید اس مہ کی جد سے کوئی در ابول
بخت ہیں مہ کی چھا سے کہ کہیں عبادت ملول
سب ہی نبی نیکی کی دو امت کا
نہ نے نام و مال کی آرزو نبی کا

۳۸۱

یہی ہے ذوقِ جبیں سائی سرِ آستانہ ہوا وقفِ سجدہ میرا
ہوئی عفو نصیب سرکشی کا خالق شہنشاہ ہے ہمارا بالاِنگا
زہے سرانِ وقت بھی وہ مہر بیتاب فانوس بالا سر کھا
اوس چمکا رہے سجھی بانہ لبیں نجیب سر دریا
بون اچھا ہے
ہر آن تیا ہ دوسرا عالم کو رکھا

۳۸۲

یکے اٹھا ہمر ہے نسیم جو وہ بائی جد جلوے
سارا عالم من دنیا ہے ملک بان دو سماعت
کوئی گردشِ ہے زمانے کی اور ادب سے اور
گھر ہے آئینہ کا ظلم ہی باقی ہے اور
ایک اندر دی کا نیند اقبال آئین
نمک سوا دن کر بند حسن الاس کو بالا بن

۳۸۳

بے کار ہے شہر دین کی یہ ہمت مضطرب سی
جو ہے گرم آب زباں ترکی اس جن سرِ بزم
کہاں کی حق لین ہے تخصیص کا ابر طرہ
نہ آنکھ سے رواں ہو غالب سر غالب سی
ا ب وفا نے علی ابن ابی طالب
بنی آل کی

۳۸۴

یہ فن دو لب تو نسیم کا وہ شمع سان
رو کے حال کی یہ بھی بنا رہے شہادت بان
اب بھی بلا یہ کی بھی سادہ سان
گھاٹ ہوئی دین دنیا ہو کی
نے امداد سے ادراک کی ہمن
سو بھی ان پر بارہ دن کی ہمن او پیغمبر

سلام

ہے شہادت پر طبیعت مائل کس بے شیر کی
جو صدا کانوں میں آتی ہے صدا ہے تیر کی

کربلا میں لڑتے ہیں عباس کو نہ میں ہے شور
چھوٹ پڑتی ہے علم ہو نہیں یاں شمشیر کی

لڑ رہے ہیں شاہ دیں اہل حرم ہیں مطمئن
دمبدم میدان سے آتی ہے صدا تکبیر کی

ہے دل صغرا کو عابد کی اسیری کی خبر
ایسی دھڑکن ہے کہ آواز آتی ہے زنجیر کی

حر جو آیا سوئے شہ روز دہم بولے حبیب
ہے تعجب مجھکو تجھ سے اسقدر تاخیر کی

قید میں عابد تڑپتے ہیں تو چپکے سے کبھی
بولنے لگتی ہیں کڑیاں خانۂ زنجیر کی

بعد اکبر یہ رسول اللہ کی آئی صدا
خوب حرمت کی لعینوں نے مری تصویر کی

کربلا میں تھا لعینہ حال عابد کا وہی
حالت اپنی فاطمہ صغرا نے جو تحریر کی

کربلا پہونچے کہ عصیاں کا مرض جاتا رہا
کس قدر خاک شفا نے جلد تر تاثیر کی

خون اعدا زمیں پھیلے گا یہ ثابت ہو گیا
غیض شہ سے سرخ نابیں ہو گئیں شمشیر کی

اے ہوس میں نہ لوں گا دیگا تو جو کچھ سب مجھے
پاس ہے خاک شفا حاجت نہیں اکسیر کی

خواب میں دیکھا رسول اللہ کو روتے ہوئے
شہ کو ہے شوق شہادت فکر ہے تعبیر کی

روضۂ حیدریہ میں پہونچا فلک پر ہیں مسیح
رشک ناحق ہے بلندی پر مری تقدیر کی

جب سے سر شہ کا کٹا اور نام روشن ہو گیا
شمع کو اس روز سے حاجت ہوئی گلگیر کی

کربلا کے واقعہ پر ہو گئے راضی رسول
امت عاصی کے بخشے جانے کی تدبیر کی

زندگی میں قبر اقدس تک نہ پہونچا اے شدید
مر کے کر لوں گا زیارت حضرت شبیر کی

رشید صاحب کے چہلم کی مجلس میں جو چند بند اس بندہ بے مجید شدید نے کہہ کے پڑھے تھے ہدیۂ ناظرین ہیں امید کہ مرحوم کے نام ایک سورۂ فاتحہ کا ثواب ہدیۃً ارسال فرمائیں

۱

[illegible] گلستان نہ رہا
[illegible] ریحان نہ رہا
[illegible] سلطان نہ رہا
[illegible] ارمان نہ رہا
[illegible] الفت [illegible] ہوا
[illegible] ہوا

۲

[illegible] سلطان [illegible]
[illegible] لیکن [illegible]
[illegible] سامان [illegible]
[illegible] امان [illegible]
[illegible] آگے
[illegible] ہوا

۳

[illegible] شیر ارائی
[illegible] ایرانی
[illegible] فرمائی
[illegible] کھا
[illegible] اچھا
[illegible] کھا

۴۴

وہ زلیخا اور زمانے میں جو تھی مثل انیس
لائے نانا کے جو تھے وہ تھا بانی ابلیس
تنک اس سلطنت کا بل سے منقلب ان کی جلیس
حسن نہیں بس کی صفاتی سی تھی نظم ہے نفیس
فقط تھا ابتر ان سے ترن ان کے اٹھا
کہ زمانہ میں سبب بعد ان سے اٹھا

۴۵

نظم میں ان کی فصاحت بھی تھی عشق کا مثال
بن نہ جو ان میں سے ہے مرا اہو سے اتنے کا کمال
با صفا آج جو میں سے آیا بہ ہوا کہ ملال
عشق ہے عشق تھا امام کی بات امر ہی مد و جلال
بھی محبت جو بہ بیت منبر سے بھی ہوا نہ گیا
جلیبی جی بر کرتا دل کا بھی ہوا نہ گیا

۴۶

جب کی معبود ہوا فرض بھی عبادت اس کی
سب بھی ہم نے بس اس آل کو سخاوت اس کی
ابرِ ثا الات کی بھی مروت اس کی
اس زمانے سے مقابل ہوا ہو تو اس کی
سر کی صبر و بلا ان ولی کی صورت
حق بیان جھیلیں جس ان ابطالِ صورت

۴۷

عشق معبود تھا ایسا کہ بیاں ہو مشکل
سر تنہا کا ہو ان رب سے تھا خالق کی حبیب کامل
تھی رسول اور جہاں کو بھی تھا انھیں دل
جس میں تھی الفت حیدر وہ ملا تھا انھیں دل
معرفت تھی انھیں وہ بات بھی زبان جن
عشق تھا آل محمد سے تو ایمان جن

۸

پھری جو حال محبت کا تھا وہ اُس کا ہو گیا
جاتے تھے سبھی فرزند تھے سب اُس پہ شیدا
سبھی ادھر بھی بھاتا تھا سبھی اُن کی سبھی ہیں او ہو کے رہا
اب یہ جو تھا کہ نہ ہو اُس سے کبھی اپنا کبھی جدا
دمیان تھا ہو بچا تھا وہ آنکھ کا تارا
ایک آنسو جب گرا دل سے ترا اُس دل کا

۹

ساری اولاد سے بڑھ کر تھی محبت مجھ سے
اتنی کرتے تھے العبد لطف و عنایات سب
حیف کا جا ہے ہو آل کو کیا نہ قدر تھی
الغرض سب سے سوا تھی کا شہیں الفت مجھ سے
کر دعہ عمر دل اتنی وہ تھی کا وہ اُنہیں ہیں وہ تو سہی
شفقت اب یہ وہی ہے کا جی اُنہیں بالکل

۱۰

ابتدائے ایام سے ہوں تھی کا بس شام و سحر
تھی سوا عیش کے کچھ فکر نہ زمانے کی خبر
والد و شیفتہ تھا اُن کے سبب سب اُن کا نظر
بن جا دھر جاتا تھا بھرتی تھی ادھر اُن کی نظر
لطف سے اُن کے مری روح مزا پاتی تھی
ناز و نعم سے ساتھ کا وہ پاس آ لاتی تھی

۱۱

اب میں بیکس ہوں کہ ہوں قیدی اعدا کا وطن
دست غم سے مرے گریباں تھا جب میں نہ پیرہن
اب میں جاؤں کدھر ہے نظر آتے ہیں نہ یہ چمن
ہے ہر اک کی اب یہ ہیبت کہ گلے کو ہے رسن
ہائے کچھ حال زباں تک لا نہیں سکتا
اب وہ وقت آیا کہ آرام نہیں پا سکتا

قطعه

اون کی حالت کا بیان کیجیے کیا تفصیل
غم و اندوه کثیر اور مری ہمت قلیل
چونکہ محسوس ہوتا تھا وحشت سے اسکی دلیل
کہ زمانہ میں رہے چودہ ہی دن کے مہمان علیل
یعنی تیرہ عشرہ کے ہنگام محرم گذرے
پنجشنبہ تھا وہ دن کیا مجھ پہ ہوئے

قطعه

تھا مرض پہلے تشنج کا کہ تھے ہوش بحال
فالج و لقوہ نے پھر حملہ کیا پھر مرا دل
سب اطبا بھی تھے اور سبھی عاجل
مرض موت کی تشخیص ہے ایسی دوا سے مشکل
خود مسیحا بھی جو آ سکتے تو نہ اچھا کرتے
تھی یہی مرضی معبود جو حال کیا کرتے

قطعه

تھی زبان بند نہ کچھ حال و ملال کہتا
بڑھ گیا ضعف بہت تھی نہ دوا اور نہ غذا
کچھ گلے سے نہ اترتا تھا اگر ممکن ہوت
قطرہ پانی دم آخر نہ گلے سے اترا
کیا کہوں ایسی دواسی کا جو تھی صورت
پیاسے تھے حسین ابن علی کی صورت

قطعه

ہوش میں آ کے شدید ایسی کراہ و بکا
اتنے سن میں ہوئے بیمار تھی یہی مرضی خدا
چارہ بجز صبر نہیں ہے کہ ہو راضی برضا
چاہیے کیجیے ہو بیان حال شہنشاہ ہدا
روز ہشتم کو کیا تھا معلوم نہیں
ان سے بڑھکر تو کوئی خلق میں مظلوم نہیں

تمت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

م

وہ نظارہ کی جو جدا بھاگ گیا وہ یاری
تیرے سادات کی ہم ازل سے ہے ساری
تیرے الطاف سے ہم انصاف کی تمنا ساری
ازدل سے اپنے آپ کی نگاہ کرم ابھی باری
وہ گل سارے سارے ہوں الحق حسینیاں باری
مجتبیٰ سے وہ دوم سے میدان لیا

م

محبت کا ابن کلہ کو حسنت میں آئے
احمد و حیدر سے ان کی حضرت میں آئے
وہ حسنت سے اب بے سے آنحضرت میں آئے
کاہ اب سے یا بیکسی کی محبت میں آئے
وہ بے نیاز سے یہ نجات و ایمان آئے
میں اب آل محمد سے اب کو کلام آئے

م

مومن روز کرم آیا ہے فیض کا نظام
کہ کر ان کا انصاف ہے آئی کا ثنا مقام
یہ کہا کہ علی سے یہ مولا ہے تشنگی امام
زمین سے کیا وہ نہایت سر کی ان مدد مرام
ومیدم سے اتنی ان کی بن آئی میں ہر سلام
ایسے اب آل نبی کو اب میں نیک نام

م

ذوق تسلیم کرو عبادت کی ولی ہو گئے ملول
ملک تا ابد حیدر کی شفاعت سے قبول
کاتب تقدیر سے کیسے کرم نہایت وصول
کاہ یہ حسن فاطمہ سے سب ہم سے اب حصول
مولا کا دین علی سے پایا ہے نبی رسول
حسن ابن علی سے زمین ابن کا ہے بتول

٩٩

درخیمہ پہ کھڑے روتے تھے شاہ زمان
دل میں کہتے تھے چھٹے ہم سے یہ خیمے یہ مکان
قبریں ان سب کی بنائیں یہ ہے دل کو ارمان
ہائے افسوس سبھی خلد گئے پیر و جوان
جن سے تھی رونق اس گھر کی وہ روپوش ہوئے
وہ چراغ رہ دیں حیف کہ خاموش ہوئے

١٠٠

کبھی چلا کے یہ کہتے تھے کہ اکبر مرے حبیب
نہیں لیتے ہو خبر کیونکہ نہایت ہوں قریب
چھوٹ کر ہم کو تمہی سے یہ ہے واللہ عجیب
ہائے جی بھر کے نہ رونا ہوا لاشے پہ نصیب
کبھی کہتے تھے کہ عباس خبر لیتے نہیں
ہائے بھتیجی کو بہت پیاس خبر لیتے نہیں

١٠١

پہونچی خیمہ میں جو آواز شہنشاہ امم
دوڑے بیساختہ روتے ہوئے سب اہل حرم
بڑھ کے زینب نے صدا دی تمہیں خالق کی قسم
ایک دم بھر کو چلے آؤ ذرا لے لو دم
ہے سبب کیا یہ بھلا سینہ زنی کرتی ہوں
مر نہ جاؤں جو نہ آؤ تو کہیں مرتی ہوں

١٠٢

شاہ دیں خیمہ میں آئے تو ہوا حشر بپا
بی بیاں رونے لگیں گرد شہ ہر دوسرا
بین کیں ایسے کہ منہ کو کلیجہ آیا
ہم ستم دیدوں کی باقی تھی یہی ایک صدا
ضبط کر کے بھی جو شدت غم بیٹھ گئے
عشق کی نوبت جو بجی شاہ امم بیٹھ گئے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

گفتگو زینب ناشاد سے یہ کرتے تھے شاہ
آہ [illegible] عابد بیمار [illegible] راہ
[illegible] مشکل سے راہ
[illegible] حضرت شبیر کی ناگاہ نگاہ
[illegible] نکالا ان کو
[illegible] بستر پہ [illegible] ان کو

[illegible]

[illegible] گیا اکبر [illegible] کام
دم میں [illegible] ودرود تمام
پیاس [illegible] میں شہادت کا جام
سر جدا تن سے ہوگا تو ملے گا آرام
شام [illegible] اور [illegible] دور ہوگا
[illegible] سر ہوگا

[illegible]

جب ادا حق [illegible] آرا کا
دل [illegible] سے [illegible]
صبر اس وقت [illegible] خدا
آہ کیا [illegible] جلد انھیں دفن کیا
کیا کرے [illegible] سا جو ہو یا زینب
[illegible] کی تربت پہ [illegible] زینب

[illegible]

جب بلندی پہ گیا [illegible] میں ناکام
کرکے [illegible] بلند ان کی [illegible] کلام
[illegible] تمام
[illegible] فام
[illegible]
[illegible]

٢١

[illegible]

٢٢

[illegible]

٢٣

[illegible]

٢٤

[illegible]

۲۲۵

شہ نے فرمایا یہ مرضی خدا ہے سب
اولاد تمہیں بھی کریں گے تو کیا عجب ہے بنا
حق سے یار رہے یہ فضل سے یہ عزت دیگا
یہ منظر اسی نسل کا ہو گا یہ تمہارا ابتک
دولت سیراب ہو گی تمہاری نسل سے ہو گا

۲۲۶

عرض کی حکم خدا میں نہیں نا صبر آتا
اولاد کا مرضی کا جو یہ یاد رہیں تمہیں نہ ہونا نہ آتا
آئینہ بھی باطن کی گو آنکھیں تک اب صبر آتا
کا ہے یہ خبر خدا کا نظر وفا صبر آتا
آل احمد کی ایک ہو سب بہ نہ سہ کا بس
سمجھے یہ کیا یہ مصیبت میں گزرے گی

۲۲۷

لے کے فرزند سے غربت کے ملے ہمسر دین
رنج کے اسباب اٹھے آنکھ سے دل سے نہ گئے بین
دیکھ کے شاہ کی انابت کے بالی سے بین
عین وقت کا جو یہ وہ سبھی ہوں نہیں
جب ان کو ہیں ادرون ... بس بچھڑ جاتی ہیں
جانا کو اسی طرح یاں ان ... بچھڑ جاتے ہوں

۲۲۸

بان یہ بس بین تھن یہ کیا بنا کے جا کے جو دیوان
اٹھ بس مر نکو دان بیکل رہے شاہ زمان
نا بھرا اٹھے آرام کے رہے آہ و فغان
شاہ کی ادرون کیا تعجب سے سمجھو ترا بان
تجھ کو دیکھ عجب بڑا بسے اپنا جا
اکبر کی چاک جی کل بین بن نہ بچاہ

۲۹

آئے اودھی کے جو نزدیک شہنشاہ ہما
نور برج پہ ایسے کہ چمن ہی سے نظر آنے لگا
ہوئی کیں دھوپ پہ تا سیدا زمیں ہند پہ سایا ان کا
ابر آیا ہوا ہے زمیں پہ ہے کا پردہ اٹھا
صبح بھی کا اور لطف اب ہے فضا ان کے آگے
کہ زمیں پہ ہے جو بہوئی ہر یا رہی کے نظر آنے لگے

۳۰

زینتِ جشن ہوئے جبکہ امام اکرم
فصلِ گل آنے لگی چھوٹ کے گلزار ادام
دھیان تھا جلوہ نمائی کا ہے تحتی کی نئی عالم
نیر اورنگ جشن ہے چراغاں ہیں کہیں ہر سمت فتح و علم
اور یہ اپنے عروج پہ ہوا کا اٹھا طرف پھول کھلے
آ گئی بادِ صبا ہر طرف پھول کھلے

۳۱

آ گئی بادِ بہاری کا جو جھونکا ہوا غنچہ بسر
سب زمیں پہ ہر گلی کی اس طرح کو چھپایا
نور دنیا ہوا بہار ہوا باغ کا ہے ایک حسینہ ایاب
تیری بھی ساری کی زمیں پہ ہر دن ہیں بال آیا
بلبل و گل کی محبت کے بیاں ہونے لگے
ہونے لگا ادا سے عیاں راز نہاں ہونے لگے

۳۲

وا جب غنچہ صبح ہوا بادِ صبا آنے لگی گنی گنی گنی
ہونی تیرے دو بلبل کی صدا آنے لگی
غنچوں نے زباں آنکھیں کھولیں تو گلشن کی گھٹا آنے لگی
شعلہ نو خیز ہوا آنے لگی
عرش کی ماں کو دیکھتے ہوئے رکھنے لگے
دوئم کی صحبت ملکیں سے دلداروں کی باتیں ہونے لگی

۴۳۳

بلبلیں ہوتی ہیں جس چمن میں بیتاب ناز سے زینت سے زیادہ رنگ پھول
غنچہ سر جوڑا ہوا کھلنے لگے اب سے پھول
ہیں چمن میں جو دلوں کو دل و جاں سے کر کے سو لیا یہ پھول
شمع جیسے ہیں بدن میں قبا میں کر ہیں نگار سیکھ پھول
لالہ آمد ابھی آئی سے کا منہ کو آئینا ہے
سو طاؤس ہو کے آئے ابر ہیں صفا ہے

۴۳۴

بازو کی تم اکو پھولتے ہیں سدا اشک سے تر ہیں
سرطرح نالہ و بلبل کی صدا اشک سے تر ہیں
کیا دیکھے ہیں نقطہ میں کہا اشک سے تر ہیں
نقطہ عاشق کا سب ہیں ہی بھلا ہے
ہر کہ سمجھا سمرتیا منہ ہرنج قدر تباب ہوئی کا لی ہے
سے بنی کا آل ہے

۴۳۵

جو ہیں بلبلیں گل پہ سدا بلبلیں دیوانی
ایک روز ان آئے کوئی آن سے نادانی
حسن میں گل سے سوا گل کا نہیں ناز و ثانی
دو ہر کسی آمدی پھر کہ اب ہے ہوئی گل کی زبانی
قدر عارفانہ کیا ہے جو گل کا ہی صیاد ازیبا ہے
کام ہے جو پھول لگا نہ سکھوں کی لگائے کا ہے

۴۳۶

اک چمن ان رنگ جنان جانا پا طرف کھلتے ہیں گل
غنچہ جب کھلنے آئے اک و صدا آئے بلبل
اس طرح جو بیں سنبل نے زینت سواری کا کل
کہ یہ جو جنان کی ہوئی صورت ایک
اے برہ رآمد آئے ہی جا آتا ہے
سبزہ بالا ہے زمین زنجیر ترا ہے

۲۵

آئی ہے اور ہی کچھ جوبن پہ کہ شہنشاہ ہما
نور ہے [illegible] پر جو چمن میں نظر آنے لگا
پہ [illegible] دھوپ ہے سایہ [illegible] ہے پیمانہ سا
[illegible] ہوا ہے زنجیر کا [illegible] ہوا
دست [illegible] کی طرف [illegible] پھیلایا
[illegible] پہ بہار [illegible] نظر آنے لگے

۳۰

زینت جشن ہوئے جلوہ [illegible] آرام
فصل گل آئی [illegible] کی گلزار ارام
دیکھا [illegible] [illegible] رنگ ہیں [illegible] علم
[illegible] جشن [illegible] ہوا [illegible] گل [illegible] طرف قدم
[illegible] [illegible] پھول [illegible] کھلے
آگئی باد صبا [illegible] طرف پھول کھلے

۳۱

آگئی باد بہاری جو ہوا غوغا سا ہے
سبز ہیں ان میں گلی کا اس طرح [illegible] پھیلا ہے یہ
سبزہ شاداب ہوا باغ کا یہ ثابت ہے
سر بسر ساری زمیں سبز ہوئی [illegible] آگیا
بلبل و گل کی محبت ہے بیاں ہونے لگے
[illegible] عیاں از زماں ہونے لگے

۳۲

[illegible] باد صبا آنے لگی
[illegible] بلبل کی صدا آنے لگی
[illegible] گھٹا آنے لگی
[illegible] ہوا آنے لگی
[illegible] [illegible] لگے
[illegible] دامان [illegible] لگے

۳۲۳

بلبلیں چونک پڑیں چمن میں جو چٹکیں زنبار کے پھول
غنچہ سر جوڑ کے کھلنے لگے ایسے پھول
بیچ چسپیدن کو دل و جان سے سوا بیچے پھول
شمع رخ میں رہی بیتابی میں کریں نگاہ سے پھول
لالہ ہر آئینہ کا منہ ہے جو توتیا ملتا ہے
سودا طاؤس ہوئی ہے زبر سیں عصا ہے

۳۲۴

بازی کا غم اگر کچھ ہوا نہ سدا رشتے ہیں
کس طرح نالہ و بلبل کی صدا رشتے ہیں
کیا وہ کہتے ہیں نعلوں کہ مرید کیا رشتے ہیں
قصہ عاشق کا کس سے کہیں جو ہی پہلا رشتے ہیں
ہر منہ پر مر جانے وفا بیٹے کا بندہ ہی جاتا ہے
سر کہ سبھی سر و دہ ہی ہوئے ہیں بنیں آتی ہے

۳۲۵

بلبلیں تکیں اس دم جو کلیاں ہیں دیوانی
نہ وہ دانائی اس کا کون ہے نادانی
حسن میں گل کے سوا گل کا نہیں بار ندانی
دوسرے ہم نے پہر کیا ہم نے سے گل کی رہا ہی
فرد عارف ہیں بلبلیں ہیں صدا نا زیبا ہے
کام ہے ہر پھول کا نازک ہوں لگانے کا ہی

۳۲۶

اے چمن رنگ جہاں باطرف کھلتے ہیں گل
غنچہ جب کھلتا ہے آرائی کو صدا سے بلبل
اس طرح جو نہ بین سنبل کے رنسوار کا گل
گہ کبھی جو جہاں کی ہوائی صورت ہے اک گل
ابر ہے بار ہی آتا ہے کہ سبز جاتا ہے چمن
سبزہ بالا ہے زمیں وزن نظر آتا ہے

ع۳م

آرزوئے باغ کی مشتاقوں کا ہوئے یاسمن باغ
سنتے ہیں کہ بلبل سے یہ گزرے ہیں کہ بوئے گل ایاغ
آج کل پھول ہوا ہے دل لالہ کا داغ
ایسی مٹی ہیں بنا کر دیکھو کہ معطر ہوئے دماغ
یہ نیر اس لیے کسی کی کوشش ہی نہ ہے یاد ہوا
عطر کی ٹکڑی کا ہی اے زندگی آبجا دو ہوا

ح۳م

ہر طرح فصل بہاری کی کا ہوئی مہمانی
ساری کائنات ہوئی ہیں ضیافت بیلے آئی پانی
سب نے دیکھا کھیلنے ہے ستم بانی
خار گلزار کا اب بڑا خالق ربانی
کی محبت تو ہوئے سبز کہاں چوان ہوئے
یہ ادائیں ہیں جب اب دوست وفادار ہوئے

و۳م

باغبان ہو گئے ہیں اس کی قدرت پہ نثار
بلبلیں دل کی ہیں پیارے پھول لعل کی آرزو پہ نثار
حسن ہو گئے ہیں مہر ہیں یہ گل کی نکہت پہ نثار
دل عشاق ہوئے گل کی آن آرزو ہے پہ نثار
خوب الفت کا آہ جھنجھنے سے لالا ہی کو شمع نفس
بنا آہ پھول کا پھول بیچ ہوئیں آہ بابا

ب۳م

عجب نشان بیچ گلزار میں آتی ہے بہار
غنچہ و گل کھلتے ہیں لالے ہیں ہری ہے بہار
باغبان عمر کی چمن کی کھلی ہری بہار
بنکھڑیاں چمن سکھلیں اسی بات کے کھلے کی ہیں بہار
ہیں اے افشاں کا یہ پھول
قص کا ہی اسباب کیے ہوئے دعا کا پھول

۴۱

پھول جو کھل کے ہیں [illegible] ارزاں تو ہو
نسبت باغ سے ہے [illegible] جو تیرے ہو
یہ [illegible] کہ پھیلا [illegible] سب [illegible] ہو
یہ [illegible] بن میں [illegible] زنہ [illegible] دو
پھول تو [illegible] بن میں [illegible] دن
کابد [illegible] بن

۴۲

باغ میں بیتا ہی [illegible] نہیں افسردہ
زندہ ہو جاتا ہے یاں آ کے جو دل ہو مردہ
[illegible] کا بھلا [illegible] دل آزردہ
[illegible] فصل بہاراں [illegible] آئے
بعدہ آہ اس کا [illegible] آئے
جب یہ [illegible] جائے

۴۳

کھڑے فصل بہار [illegible] بنا ہے عالم
دوہے گرد آئی [illegible] آنگن [illegible] قدم
اب بسنت [illegible] طرح [illegible] دم
سنبل [illegible] کیا [illegible] آئے
[illegible] پھول کا [illegible] ہے
رات دن [illegible] ہے

۴۴

یہ گل کا [illegible] چمن کی آبرو جان
اس کا منہ [illegible] ارمان
[illegible] کو ملی ایسا انسان
سنبل [illegible] میں [illegible] ان
[illegible] آس [illegible] پھولا بھی
اب [illegible] طرح [illegible] پھولی بھی

۴۵

عشق کی جسکو تعلق نہیں وہ دلبری کا نہیں
بوند اس کی پہ وہ نہیں جیسے وہ محمل کا نہیں
پھون نہ وہ دو چار دن جیسے وہ محفل کا نہیں
اس طرح صاف اپنے کی دل سے جا کوئی عیب نہ ہو
کوئی بلبل نہیں جس پہ کوئی گل آشکار نہ ہو
کوئی طالب نہیں جس کا کوئی مطلوب نہ ہو

۴۶

سکھ عجب فصل بہاری نے دکھائے جو بہم
نا حون ہیں پھول سفیدی کہ اسیر ہیں یہ جیسی کہ زخم
خار ہیں سبزہ نو خیز دون کے لئے ہیں نشتر
قطرہ ہیں اوس کا گل میں کہ صدف میں گوہر
در مقصود و طیوران چمن پاتے ہیں
نغمہ خوان گیسوں میں کھلا کر بجا لاتے ہیں

۴۷

سکھ عجب شوق کی بلبل کو کہ آلالے آئے بہار
بیجا تمنا کی اس کو تمنا ہے بہار
اندھون آگ کہ کی سبزہ پر چمن جا بجا ہے بہار
سبزہ اس میرے چنے ہیں ہی کی بہت ہو ترمیں کو کی چھوٹا ہو
ہر ایک کلی کھلیں آنا کہ کیا
جا بجا گلی کی ہے پہ کو پھول سا ہر اک بولتا ہو

۴۸

کرتی بات بلند ہو ہو بیان سے قابل
طبع معشوق بھی عاشق کی طرف تری مائل
کرتی آ گیا ہو ہر عاشق کا دل
ہے یہ آگا معشوق کا کا عاشق
ساز الحد سوز کا سا پھول لیتے ہیں
نغمہ بلبل کے سنے ہیں تو دیتے ہیں

۴۴۹

آتی ہے یاد باد بہاری کہ کوئی گلستان سبھی بہم جب ہمارا
دو قدم چلنا بھی سبھی اور بھی نہ مرحبا ہمارا
وہ سینہ ہم سبزہ و تر اب دیدہ کا وہ سبھی نہ ملا
لینا وہ دل دین میں اس کو منہ پر سبھی بہت نہ آئی جب
نازو ادا ہے لوگ اب پہن کر آئی جب
ایسے حجاب میں کون تازہ وہ دل کی تاب

۴۵۰

جو گیا دل اک جہاں کو چھوڑ کر سوئے چمن
اہل گلزار میں اب بھی نہیں ہے باغ میں ومن
اگر کہو تو نہیں کہ اب ملی سو اور دو چار سخن
کہاں وہ ہی چیز کہاں جو بات ہی نہیں نظر آتا تن
سب اپنے دل میں بہت کہاں یہ لطف اپنے گھر چمن
سب طرح اسی مرے دل اب بھی دید ہو

۴۵۱

نہ سوز دل کا ہی اک رنگ قد آئی قدرت
کبھی نہ رکھی آس کی کا جلوہ بن طاقت
عشق کا باغ ہے وہ دونوں کا ان کا اپنا رنگ
دوست کو نہ ہیں اب بسی جیب میں بات کی الفت
دل کسی وہ اسط اب دونوں کا کل جان ہے
بعد اس کے ناگ کا جو ہمیں تعین نہ کر دو

۴۵۲

قدرت نام کا سب کو دکھا کے ہے زنہار
جو منصب میں کہ دیدہ دیدہ کی آن میں ہے آرام
دین سے ہم اپنی زباں کا آگ بناکر دو ہے
ملا ہے وہ ہی کہ طرح بھی جیسی جو ہوں کہاں ہے
دیکھ ہم بھی جو نشان زادہ ہی نہیں مت ہے
غنچہ کا طرح جان بھی کی اب یہ کھلا ہے

٤٥٣
نیکی کا ہو چلن ہے اور پھول کی جوانی ہے
[illegible] آبشار پھر کی فضا اس کی سرمستی ہے
جوش نہاں ہے کلیاں [illegible] ہی جوش کی لے
سایہ [illegible] ہے بن باغ ہے [illegible]

٤٥٤
ہر دام سے طرح کی پھیلا کر زمین سوکھی
سایہ جو ہے ابر کا اٹھ کے زمانہ کالا
ہر شاخ پہ کی [illegible] پھیلی کالی گھٹا
نہ ہوا بھی ابر [illegible]

٤٥٥
قدرت کا مسند پر کرن کیا بن جلا
اٹھا طوفان سر کی اس غم میں دریا پھوٹ
ماہ تاباں ہوا کالی گھٹا گھوڑا دکھا
شب بھی اک طرح [illegible] بس جائے

٤٥٦
انجانوں سے ہی دل اٹھا کر کہا
قدرت کی [illegible] ہوا [illegible]
لطف سیل [illegible] [illegible]
[illegible] ہی [illegible]

۵۷

وقت ناامید نے اپنا دکھایا ہے اثر
دھند سی ابھی پلکی سی ابھی بیدار ہوں نیم شب [illegible]
بکھینا کھلیان ابھی ہی ابھی ہو گا بین ابھی بیل [illegible]
راہ ابھی گرد سے ان بھی بہن ابھی جھکی ہے سب [illegible]
سب گل عشق ابھی جھکی ہے سب [illegible]
ازل ابھی ابھی کی ہے [illegible]

۵۸

حالت تنگی گل کا جوبن ہیں ہیں مرگ کا
ان مجلس میں ہیں ہوا عزیز ہے کہ آزاد کر دو
زبان ناقص اسد ادیبا سب بینی پیار اور
بنظار میں بھی کا جدا ہے ابھی جوان ہی کا المقدور
پھول سے جب نہیں ابھی کہ کا دو بیس بیسا ہے
وہ اور تر ہیں کیا ہیں جب ہم کو آیا ہے

۵۹

پھول اس راج کے کھلے ہیں گلشن جنگل اب
پاؤں اکھڑے ہیں سب کے ہو رہے ہیں نیزہ ہوا اب
گھر ہو رہے ہیں نئے ہیں کیلئے گروں آیا اب
باغ پھولوں میں جیا ہے بلبلوں کا لالہ زار اب
وہ فاقے سے ہو الا اب کی بھی ان میں اب
جیسے سب ہوا ہو گیا ہیں تو ہوتی کا لالہ اب

۶۰

اب کی برسات بہار آئی ہے بن میں پھول پھول
ہستی ساری تری دنیا کی ہے بن میں پھول پھول
سرو دو دیتا دکھائی ہے بن کر اسرار ہیں بن پھول
باغ میں پھول ہیں اور باغ کے باہر پھول
دشت میں گل ہیں دیوانوں کے ہیں اور دیوانے
پھول لالے بن بستی کی دیوانہ

۲۶۱
ادہیان بکل ہوا ہی اور سے پھولوں نیکن روپ
رت [illegible] سب با ع ہوا اونیک قدس
سکا بوا باغ میں آ کر نہ نیسن جلیا ہی سب
پھول جب [illegible] میں جو کرتی ہی بیکل ہیں
ایسی [illegible] کرتی ہی دبو اد ہیا ۔
باغ بھی [illegible] نپھولو نظر آتا ۔

۲۶۲
بیچ [illegible] سودا
[illegible] دہ ملا
[illegible] [illegible] [illegible] اور دی ہو اد
[illegible] [illegible] آ کر [illegible] [illegible]
دوست آ [illegible] [illegible]
بیکی [illegible] کر [illegible] آ کیا [illegible]

۲۶۳
آہ [illegible] آیا ہو کا
[illegible] سلطان [illegible] کیا ہو کا
اسے [illegible] غصب [illegible] کیا ہو کا
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] طاقت [illegible]

۲۶۴
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]

۲۶۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۲۶۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۲۶۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۲۶۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

٢٦٩

نج یون بیان سے بھکا کہ ہوا ہنگامہ سر
کیا لوت کلا رقیب جن آکر ادا ہے ا سر
سر فکر نہ کر لطف کرو نی ہی بی وفا سر
جو حسن جو ہر وران کلا ہے دست کی آر تی پی جا ہے نہین
رس کے اجھون سی پیکا رکو آرام نہین
کالا لوت سی کرتے ہی بیان کلو ہم نہین

٢٧٠

اے وہ محبوب کہ ہر برج کی اس بر نیرا
حسن کا دور ہی ہے ترا ہی وہ شخص ہی کی عشق کا
یا نس سے نکلتا ہے نہین کھا ہے سو لال اکی کا ہوا
ہے وہ دیا سے کسی کی بین ہی ترس یا نہ دا
بخطر سینہ اعدا مین اجاب ہے
کر تیر ہے ابرو ہی ول اگر کسی جانان ہے

٢٧١

اس کا رفتار ہے تری سیار سے بلبل تر عاشق
تیرے محبوب کی ہم کون ہون تو ویرہ عاشق
جان و دین تیری ہی بڑہ کے خود انتہا عاشق
اس کا آکرا ادا ہے مین اکسہ عاشق
نہ سے مشتون ہی ظالم اور رسوا کی ہے
ہے گہری ہی سا ہے انکھو کی ہم آرزو ہے

٢٧٢

اس کی تعریف ہو انسان کی ادا کمل کی یکمال
ہو ہمسِ دہن ہے الجھ ہے سنبل سے بال
ہے شید ہو ہے اور گر وہ ہی اسکا جال
جمعہ ہو دل ہو کے ہی دشتون کی کا جال
چھپ سے بھی طاقتی ہی دوب بلالا کی ہے
سو کھے سن ہی آکر اب جو نج جانی باری

[illegible]

اس سکی تیری کی کانا ہو جھپی سیں سوگندہ دوران
کہا سبن پیا ہو دیدار ولی ۔ بیچ ۔ ہر ان
سدا ایسا ہو دین ۔ بسین الا الست ۔ لاشہ ترکیان
ہر بیچ نقطہ سی ہو ۔ عوف ۔ تیہ بو دین عیان
ہر ان سکی جا سدوان کی فانی عیانی کلیمن
بیچ کی جگ ۔ سیر امر ۔ بیاردن سکی عشق ہین

[illegible]

بیا سمجھو ۔ بنی کی شاہ بیا ہر ۔ بلوضع کی
بیچ ۔ بیچ سچیں دی ۔ رات قضا ۔ ہر ۔ بوضع کی
اس طرح آپ سو لیں تن جفا ہر ۔ بوضع کی
ہایہ صلی کھولان ۔ اسم ۔ دی سکی جفا ہر ۔ بوضع کی
ادیان بکرمہ ۔ بوکی ۔ رسا ۔ کئی علم ۔ بوسی بن
بوق ون ال الم سبن ۔ باکد ۔ ہم بوبدن

[illegible]

تا کہن صفت کا ۔ ممکنی ۔ بیا ۔ تیا ۔ بیا
سمجھ ۔ بیا بیان کی ۔ سی سکی منجا ۔ بیکلو ۔ بیا
کا ان ۔ بہن ہو بیا ۔ ابدا بیس ۔ ابدا بیا
بو کیا دار ابدا ۔ سلم ۔ دی اول ۔ بیا
بہلوان ۔ بہلی ۔ بن بہیں ۔ منہ سیری سیا بیا
بون جی کا ۔ کیا بیا ۔ سنی کی ۔ سیا بیا

[illegible]

ما ان سیں جلو ۔ جل آئی ہیں ۔ بن شاہ دو سر آ غوغا
الس بین بہلنے ۔ تہ بہن ۔ بیں بہ سن کی صدا و سا
اوس دیاں ۔ ہت دی ۔ دیا کر سن کی سی کا ۔ نظارتی بن
الا کہہ جالا ۔ بسن لعل سی کا ۔ نہیں نہیں
اینا مسیحا ۔ کھا دمن ۔ جیون جوبن عمل پایا بن
دوجن ۔ ہی ۔ جھوبن

۷۷۷

جب چلی فوج ستمگار کی کا پیوند ہوئی
لاکھوں سر کٹ گئے اس کی نہ زبان بند ہوئی
گو تھا لازم نہ قضا کی بھی یہ پابند ہوئی
جان میں کفار کے ریلے یہ خورسند ہوئی
کہتی ہے مجھ پہ قضا کا بھی نہ احسان رہے
مجھ میں دم ہے تو ستمگار دشمن بے جان رہے

۷۷۸

طبعِ شاعر کی طرح ہے یہ روانی اس میں
ہیں جو ہر یہ قضا کی ہے نشانی اس میں
گو خمیدہ ہے پہ ہے زورِ جوانی اس میں
آگیا جوہرِ غضب سے وہ ہے پانی اس میں
سرخ ہے غیظ سے مجھ پیکروں ہم کیسی
پر بجھائیں گے جو جبریل تو بھڑکے گی

۷۷۹

اس سے تو جوہر و دن کی سی کار زمین ہے صمم
شعر ادیکھے ہیں تشبیہ دو کیا ہیں تجھ کو ہم
میں یہ کہتا ہوں کہ یہ راز ہے کس کو معلوم
ہر گھڑی رہتا ہے عشاق کی رو ہونے کا ہجوم
قتل جب ہو گئے میں کفار امان پاتی ہیں
کشتی حسن پھر آئی ہے کہ بجھ جاتی ہیں

۷۸۰

مال حرب میں اس وقت شہنشاہ امم
پڑھ رہا تھا کے ہیں نوجوان یوں میں دو عمر
دیکھا جب حق نے کہ تیغ نے سب اہل ستم
درمیاں میں ہے حائل فرق سے قدم
پھر سے جو ہوں کا اعدا نو جو اقبال کیا
سے بھی عدو لیا لاکھوں کو پامال کیا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۵۵۵

لاش پہ لاش جو گرتی ہے تو دبتی ہے زمین
زلزلہ آیا ہوا ہے کہ لرزتی ہے زمین
خوف طاری ہے کچھ ایسا کہ سمٹتی ہے زمین
تیغ جب گرتی ہے سر سے تو کٹتی ہے زمین
دنیا آنکھوں میں اب اندھیر ہوئی جاتی ہے
ہے غضب گرد و زمین صاف نظر آتی ہے

۵۵۶

اب نہیں کوئی بھی سالم جو [illegible]
کٹ گئیں ساری کمانیں ہوا [illegible]
ہاتھ اٹھے ہیں امان مانگ رہی ہیں [illegible]
پھر بھی سنتے نہیں مصروف وغا ہیں [illegible]
گو کہ ہے شور پہ خاطر میں نہیں لاتے ہیں
قتل کرتے ہوئے اعدا کو بڑھے جاتے ہیں

۵۵۷

آئی آخر کو یہ نوبت کہ بد ایمان بھاگے
اس طرف جو تھے وہ دریا کے نگہبان بھاگے
تھی یہ عالم کی [illegible] حیران بھاگے
پوچھا افسر نے کہ بھاگے کہاں ہاں ان بھاگے
جس نے یہ [illegible] عبث
تو بھی تو بھاگ گا [illegible] عبث

۵۵۸

واہ وا خوب لکھی جنگ امام ابرار
شاہ دین رن میں تنہا ہوئی [illegible] قرار
جنگ ایسی ہوئی پڑھیں گے ابھی [illegible] اشعار
بڑھ کے تسلیم تصور میں کرا جائے قرار
کہہ کے اب پیچے کو میں جام شہادت آقا
ہم کو بھی دیجئے جام پئے الفت آقا

۹۸۹
وہ آئینہ [illegible] صورت بین ساقی کو [illegible]
[illegible] دل [illegible]
[illegible]
[illegible]

۹۹۰
[illegible] ساقی [illegible] حسن
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۹۹۱
[illegible] عرفان ساقی [illegible] زمین
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۹۹۲
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

٩٩٣

ساقیا دیدے بھر کر دے مجھے الفت کی شراب
میکشی عشق میں ہوں دم بھر بھی نہیں مجکو تاب
دیدیا ساغر جو مجھی حال ہوا دل کا خراب
آہ مینا زبان ان اعضا دیکے دیتے ہیں جواب
ہی جا آ کے مجھے سے جلدی ساقی جام
اپنا میخوار بنا لے تو مرا ہم

٩٩٤

بیٹھے میخوار ہوں جس بزم میں ہو شامل ساقی
روح پر چھا گئی تو پی کے ہے دھر دل ساقی
ہوں نہ میخوار سے کیوں میں بھی کامل ساقی
تیری واقف میری حالت سے ہوں جاہل ساقی
مجھ پہ کرم ہے کی امداد کو آنا ساقی
ہاں دم نظم سدا جام پلانا ساقی

٩٩٥

پی کے وہ ہوں نشہ میں کھتا ہی ساقی نامہ ہوں
مئے الفت میں سدا غرق ہوں اور بیمانہ ہوں
نظم کا میری یہ ہے حال میں بھی ہوں ہوں
مئے الفت سے کچھ ایسا مست ہوں
جب میں جام ہے آتا ہوں
اور ساقی کو ہے جاتا ہوں

٩٩٦

ساقیا دے مجھے کچھ ایسی کہ بدل جائے حالت
اس قدر پی کے میں کرتا ہوں ہے وقت رحلت
آج ساغر مجھے دیدے مری ہمت
لے کے یاں آ کے وہ جام ہے ایک بار وحدت
دم میں ہوں نام اس کا آ
تا ابد ہوں میں یہ عشق کی

۹۹۷

ساقیا تجھ سا جہاں میں کون ہوگا نہ ہوا
قتل کا موجب بتا جو شخص ہے عاشق ترا
سنگ میں پڑھ کے دیکھ قرآن سے تیرا دیا
مرد ہے زندہ بنے کیسا اپنی بیکسی کا خدا
سر کی اگر ان میں علاقی کا کر لی کچھ غور زمین
جز بیکسی کہی بیکسی کی لگی ہی فوق زمین

۹۹۸

بلبلیں نغمہ سرا ہے دل کے سب ارمان نہ بسی
ڈھونڈ دیکھا ہم نے جام ہے عرفان نہ بسی
جیسے دل کا نہ کر سکے گا مری کا ارمان نہ بسی
نہ بسی تا مر وہ عشق کا ساماں نہ بسی
ساقیا آئی تو دے ساغر ہم کو نہ بس دھوکا
کبھی جامی کی پیا بلکہ ظلمت دین ایمان دیا

۹۹۹

ساقیا آج تو دے ایک جھلکتا ہوا جام
ہو رہے عشق کا فقیر بھی سے مہکتا ہوا جام
تنگ ہوں ذرا نہ پیاؤ تاب چھلکتا ہوا جام
سر کو ہو مست آئینہ ہے سے بہکتا ہوا ساقی
بیچ جھلکا کون غیر نہ ہے ہو دون آج بکار ساقی
لب جام مرے ہو دون آج بکار ساقی

۱۰۰۰

مست ہے مستی کی صحبت زندانہ ہو
ہو عجب لطف کہ سب فقیر ہیں میخانہ ہو
ساغر بکف میں لب جام نہ ہو
زینت ازنی کو دیوانے ربط کہ یارانہ ہو
جام ہو دن مرے یہ فقیر ہی کہ دیوانہ ساقی
بیچ کا طرح اے جمن جھولن ساقی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۵ سلام

مجھکو طفلی ہی میں سکھلا گئے عشق نے آداب الفت
بنکے مکتب میں بھی کھولا سبق ارباب الفت
کہا تفصیل ادب میں بھی سیکھے دل اسباب الفت
سیکھی تعلیم کہ اے مبتلا ہونا وہ مرے ہوں
[illegible] ان رودادل کی زار دیوانہ ہوں

۶ سلام

ہائے قسمت میری الفت تری پائی نہ ملی
کیا ہوا ہونا تری منزل نہ ملی
ایسی سوچی ہو کہ آتش کی بھی نہ ملی
آنکھ پہ بنکے عمر ہی ہیں جو ساقی
لاکھ ساقی کی ... عمر ساقی

۷ سلام

کس طرح آج مرے دل کی تمنا ہے
جیسے بنیں مجھے نہ کہا دریا ہے
مجھکو جانے یہ عبث کی آن پہ آیا ہے
سوئی اشک کا بندہ وہ بیان آیا ہے
کہوں آکے اسے آنکھ ہے وہ دل اترا ہے
یا دیا ہو ان کو اب وقت جدا آیا ہے

۸ سلام

فکر صد شکر کہ ہم بھی ہیں نئے ناکام
نیا ہوا ان میں بڑی عنایت کی سدا صبح و شام
دن کو ہے مرے ہی جی یہ ہی کا جام
غم سے کو یا ماہ کی فاطمی نیا ماہ تمام
یا ہوا اس لئے اسے نقطہ صبا ہوں
ہوئی تھا ہیں جب طرح کی ہیں نیا ہوں

۳۰۹

ابر کا طالب ہوں ہوں وفا کا تیری گلی کا ادا کی گھونٹ اک پی نہ سکی
خام حیا نہ فردوس کی آرزو سے اچھی ہے برائی ہوتی
جو ہم دیکھ تو کچھ کہے پر کیا ان کی لاکھوں ہوتی
ان کو دیکھا ہے اب تم نے کیا ساقی
لائے غمزہ کا جام ادا کا ساقی

۳۱۰

اب تو تباہ ہے دل یار کو سنبھالا ہی نہیں
لاکھ سیلاب ہوں ابر پہ لوٹ بہایا ہی نہیں
دست و پا میں نہیں دم ہے سر راہ چلا ہی نہیں
شوق ہے دل میں چھپایا ہے کہ نکلا ہی نہیں
سرمہ دو لشکر کی دھوم ہے کہ سر ہے
کمر بند ہے لقا جب کر دی یاں اب

۳۱۱

ہاتھ میں جام ہے مست ہیں الفت ہوں تیرا
شوق ایسا ہے کہ دنیا ہوں کہ ہوں سر کے ساتھ آپ
دل بھی اب ساقی کی ... ہے جو ہیں
مرے ساقی تری وصل کی آرزو ہوں
جس کی ہوں ... کر دی
مجھ کو ایسے ہی جام میں نہ دو

۳۱۲

ساقیا اب تو پی جام پلا دے بھکاؤ
اک نظر میں آرام پلا دے بھکاؤ
بیتاب ہوں کام انجام پلا دے بھکاؤ
بیٹھ کر جام کا کام کی ادا کا آرام ہم
ہے بھی آس کا ہوں بیٹھ کر دن کا سلام ہم
جب قدر بھی ہوں بیٹھ کر

۱۲۱۳

ساقیا جوش بہار آمد سوز وقت بھی ہوا آیا
رہ گئے تھک جنگ کے میدان میں نہا آرائی
کہاں آتش کر رہے دور اگر تو کہا لاکھوں اعدا
میں ان جھنگ کا اور کی طرح سینوں کو دیتا
ان کے تیروں سے ہوا زن طالبے وار ان کا
کیا الٹ دیں جو کبھی یہ جسمان مدد

۱۲۱۴

ای شور ہے اب کی لڑائی کا لا کے چلیں اور دکھا
بہلیں جو ابھی وہ نہ ہوں جنگ کے بیچ فن اور دکھا
فوج ہے جلو سلطان زمن اور دکھا
وہ روش اوڑھی اب آگے یا جبیں اور دکھا
نئے مضمون اڑتے ہیں تو بندش ہے یہ صفائی ہوتی
نہ ہمسر ہے جو کہ غصہ اور اطلال ہوتی

۱۲۱۵

جب سے ہوا فوج شہ ہر اک ہے وہ
جنگ جب ہونے لگی ہے ہر اطوار ہے وہ
وان کی جو ہوئیں بیا کے دہر سوار ہے وہ
تیغ بیں شاہ اکبر کے بیچ لے تلوار ہے وہ
وہ لاکھوں کو تو بس زینب ماراسپ کو
بیا کی نہ ہوتے کہاں طرح آزار اسپ

۱۲۱۶

فوج اعدا میں گھر کے بیں قوت شاہ ہدا
ادھر ان میں ہم بیٹا وہاں تو عباس آ گیا
بیعت کی جنگ بھی کھلا کے سبھی میں پاس سے گا
سبھی اس صف پہ جلوہ کی سینہ کے قلب آیا
سبھی اور ہم کا دل میں لے گیا

۱۱۷

جلوہ اس صنف کی طرف از بس کہ کوئی دیکھتا ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۱۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۱۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۲۰

کہ اس صنف سلطنت شاہ کبھی اس صنف [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۲۱

[illegible]

۱۲۲

[illegible]

۱۲۳

[illegible]

۱۲۴

[illegible]

۱۲۵

فوج میں غل ہے کہ آیا غضب ربِّ ودود
فتح ہو سکتی نہیں کوششیں سب ہیں بیسود
شہ رسولوں سے سوا فوج یہ فوج نمرود
ان کے نزدیک تو آتش کی نہ کچھ ہست نہ بود
ان سے کی جنگ تو مضطر ہوئے بیتاب ہوئے
قلزم غیض میں ہم سارے غرقاب ہوئے

۱۲۶

خوف طاری ہے کہ بیہوش ہیں اعدا بالکل
ہے نہ قرنا کی صدا اور نہ آواز دہل
صیحہ کرتا ہے فرس ایسا جو مثل دلدل
فوج روباہ میں بس ہوتا ہے بھاگو کا غل
جو نہ ہو سکتے تھے جدا آج وہ سب چھوٹے ہیں
کب ہیں تیغوں کہ سب تیغوں کے پھل ٹوٹے ہیں

۱۲۷

کوئی امید اب نہیں بھاگ گئے اہل ستم
پسر سعد شقی ہے نہ ہے شمر اظلم
روکے ہم وار کو استادہ ہیں سلطان امم
پونچھتے ہیں رخ انور کا پسینہ ہر دم
دھوپ ہے تیز بہت پیاس کی بھی شدت ہے
سانس بھی لیتے ہیں مشکل سے یہ کیفیت ہے

۱۲۸

دل میں رہ رہ کے خیال آتے ہیں کیا کیا
آہ کرتے ہیں کبھی روتے ہیں شاہ والا
کبھی منہ سرخ ہوا آ گیا گویا غصّہ
اور کبھی زرد ہوا روئے منور شہ کا
دھیان آیا کہ عزیز و رفقا چھوٹ گئے
جن سے دنیا میں ہے اب نام وفا چھوٹ گئے

۲۲۹

[illegible]

۲۳۰

[illegible]

۲۳۱

[illegible]

۲۳۲

[illegible]

۱۳۳

دیکھکر مہر کی جانب کبھی کہتے ہیں امام
ہم زمانہ میں نہ ہونگے تو یہ دن ہوگا تمام
جب یہ دیکھا کہ بہت دور نہیں ہے اب شام
جھوے رہوار پہ گویا کہ طالب آرام
آرزو خلق میں رہنے کی بہت کم رکھی
یہ سمجھکر میان میں شمشیر دودم رکھی

۱۳۴

جب یہ دیکھا کہ رہیں گے نہ امام ذیجاہ
مستعد قتل پہ بیکس کے ہوئے سب گمراہ
گھر گئے فوج میں شبیر صد افسوس صد آہ
وقت نزدیک وہ آیا کہ زمانہ ہو سیاہ
پھینکے پتھر وہ لعین کہ امام ڈھلنے لگے
نیزہ چلنے لگے اور تیر ستم آنے لگے

۱۳۵

ہے غضب پھینکتے ہیں آگ ستم سے بانی
خون اڑا دیوں کہ بتا تشنگی ہوئی افشانی
جسم میں زخم بڑھے پیاسے نے مانگا پانی
ایک قطرہ نہ دیا کی یہ بڑی نادانی
پیاس پہ شہ کی بجھا دیتے مروت کرتے
خلد میں جام علی ان کو عنایت کرتے

۱۳۶

گرد میں اہل جفا تیغ میں شاہ مظلوم
قتل پیاسے کو کرو چار طرف ہے یہ دھوم
دوڑتا پھرتا ہے ہر ایک طرف شمر شوم
کہتا ہے پاؤ گے آرام مجھے ہے معلوم
کاٹ کر تن سے جو سر شاہ کا لیجاؤ گے
دھیان بھی جس کا نہیں ہے تمہیں وہ پاؤ گے

۳۲۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۳۲۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۳۲۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۳۳۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۲۵
باراں فوجاں سنے ترو دیکرو ہوری نفص
وڈّر داں پھیر پچھی کاں امام آکھیا فرات تو تشنہ زہم
بچڑی ہی بیار غازیاں دا نب آکھو زینب ناں پچھ
دیکھیا سوہنی زینب بی بی دا پیپیریاں چاناں رب
سو آن آیا بی دا ادب ادبیکن جکری جانا
ریت جلتی جوڑی زار جون مینوں جوان بی

۱۲۶
ابی سوہنی پنجتن تو روپشت تر دو کر
باراں بنچ پھیپف شمر ستی سنگ آ آ
سونا سے سوئے کھا دا تن دادہ ادل رجھا
ادھر خنجر گر آ ادی کوئی تکلیف سو
دیکھیا منکھ ول زینب تیا ب آ آ
پیار کے اوتکل دے بادہ آ آ

۱۲۷
یادن سینہ جو رکھا تو دیکھا ان زینب
او ستمگار دیکھیا آ آ یا رب اٹھ ادب
بین سے دیکھیا ادانا آ نہو روہ دراں نجم غضب
ای سے بیو لبا ارائے بچ سلطان عرب
جوڑی سینہ قریب حسین جو پنج ہم
کلا منھ کلا کلا جس بنیو نے آ

۱۲۸
ادی ستمگار نے مانی نہ نصیحت افسوس
بی بی زینب نالے شاکی منت افسوس
آل احمد سے تھی ظالم کو عداوت افسوس
تیغ گردن پہ رکھی کیسی شقاوت افسوس
حیف پھیری جو چلی تھی آہ نکل نفس جھڑ آں بھی
رو کہ زینب نے ناشاد کہا وڑ ناں بھی

۱۳۹

ہے غضب کہ کٹا حلق امام ابرار
اور پھرانے لگا خنجر وہ لعین و مکار
ہے غضب خشک گلا اور چھری بھی تھی دھار
ذبح ہونے لگا وہ اہل جناں کا سردار
ہائے خوف غضب حق نہ کیا ظالم نے
سر فرزند نبی کاٹ لیا ظالم نے

۱۴۰

یہ سخن کہہ کے گیا تن سے سر شاہنشہ دیں
حشر برپا ہوا ہلنے لگی مقتل کی زمیں
ہوا تاریک جہاں آندھیاں صحرا میں
روئے سر پیٹ کے دیتے تھے صدا روح امیں
کیا امت احمد نے مدارا ہے ہے
میرے استاد کے فرزند کو مارا ہے ہے

۱۴۱

بس رشید اب نہ بیاں کر کہ ہے مجلس مضطر
سب ہیں بیہوش کسی کو نہیں دنیا کی خبر
قصہ ماریہ اک ایک کے ہے مد نظر
تیری کیا چیز ہے یہ شہ کی عنایت کا اثر
پھولوں سے دامن امید ترا بھر دیگا
نام مداحوں کے دفتر میں رقم کر دیگا

رباعی

جو انکی تھی وہ طرز بیاں ہے میری
جرأت کی یہ وراثت بھی عیاں ہے میری
نانا سے بھی بڑھ کے رشید آگاہ ہیں سب
اُن کی جو زباں تھی وہ زباں ہے میری

رباعی

جو حال ہے میرا سب پہ وہ حالی ہے
آلام سے آہ میں دل کی پامالی ہے
ساری قوت رشید کے ساتھ گئی
گویا سینے میں دل کی جا خالی ہے

مختصر فہرست کتب موجودہ نور الاسلام پریس باغ میر عشق لکھنؤ

حمائل شریف لاکٹ تعویذی

عرض ایک انچ طول سوا انچ - وزن ماشہ خوشنما خوبصورت اعراب دار - بچوں کے گلے میں ڈالنے کیواسطے [illegible] علاوہ ڈبیہ ۱۰/ مع ڈبیہ چاندی [illegible] /۱

آیات محکمات

بڑے بھائی نواب [illegible] نے رد شیعہ میں آیات بینات لکھی، چھوٹے بھائی مولوی سید امیر حسن صاحب نے اُسکا جواب نہایت ادب اور تہذیب سے عام فہم اردو میں دیا ہے اور لاجواب دیا ہے فلسکیپ سائز بہترین چھپائی اور لکھائی جلد اول ۱۲/

جلد دوم حصہ اول ۸/

تاریخ احمدی

مشہور اور مقبول کتاب ہے کہ جسکی نسبت مصور فطرت جناب خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی لکھتے ہیں کہ

میں نے تاریخ احمدی مؤلفہ خان بہادر نواب احمد حسین خانصاحب مذاق تعلقدار پریانوان بالاستیعاب دیکھی۔ اس طرز اور شان کی کوئی تاریخ آجتک اردو زبان میں نہیں چھپی آنحضرت صلعم سے لیکر عباسیوں کے آخری خلیفہ تک اسلامی تاریخ کے تمام مشہور نمایاں واقعات کو نہایت محققانہ مورخانہ انداز سے جمع کیا گیا ہے سب بڑی خوبی اس کتاب میں یہ ہے کہ ہر واقعے کا حوالہ معتبر اور مستند کتب احادیث و تواریخ سے دیا گیا ہے اور اصل عبارتیں ان کتابوں کی حاشیے پر درج کر دی ہیں۔ یا یک ایسی نرالی اور عظیم الشان کوشش ہے کہ تاریخ احمدی کا پڑھنے والا اسلامی ادب کی تمام مشہور و نایاب کتب تواریخ و احادیث سے واقف ہو جائے گا اور اس لحاظ سے تاریخ احمدی کو خلاصۃ التواریخ کہنا چاہیے یا تاریخوں کا انسائیکلو پیڈیا۔

نواب صاحب نے اس تاریخ میں مورخانہ شان بڑی خوبی کامیابی سے قائم رکھا ہے میرے خیال میں آیندہ جسقدر اسلامی تاریخ کے دلیل مضامین لکھے جائیں گے اُن کے لیے تاریخ احمدی ایک معتبر ماخذ ثابت ہوگی۔

قیمت … صرف … چار روپیہ للعہ

سپہر امامت کے بارہ برج

اس کتاب میں ائمہ اثنا عشر علیہم السلام کی امامت پر بصیرت بخش روشنی ڈالی گئی ہے (مولفہ جناب نواب صاحب پریانوان) حجم صفحہ قیمت ۸/

کتاب الامامۃ والخلافہ

اس کتاب میں امامت و خلافت کا منصوص من اللہ و من الرسول ہونا ثابت کیا گیا ہے (مولفہ جناب نواب صاحب پریانوان) قیمت ۳/

مطبع نور الاسلام رکابگنج باغ میر عشق لکھنؤ

اسوۃ الرسول

[illegible] ن بہادر مولوی سید اولاد حیدر صاحب فوق بلگرامی کے ضید نگار قلم سے ۵ جلدون مین ہے علامہ شبلی نے سیرۃ النبی مین جن باتون پر پردہ ڈالا ہے منصف نے اُن کو کافی سناد سے واضح کر دکھایا ہے [illegible] شرح و بسط سے لکھا ہے کہ بڑی بڑی پانچ جلدین ہوئی ہین۔ پہلی دوسری جلدین چھپتے ہی فروخت ہو گئین۔ تیسری کی چند جلدین باقی ہین چہارم و پنجم کی صرف چند جلدین باقی ہین

اسوۃ الرسول	جلد سوم	صہ
ایضاً	جلد چہارم	عہ/
ایضاً	جلد پنجم	ہیہ/

شہید اسلام سوانح عمری جناب سید الشہدا مولفہ جناب مولوی سید محمد ہارون صاحب قبلہ مرحوم کاغذ سفید چکنا عہ/

الکاظم سوانحعمری جناب امام موسیٰ کاظم تصنیف جناب مولانا سید سبط حسن صاحب قبلہ صدر الافاضل کاغذ سفید عہ/

مظلومۂ کربلا۔ جناب زینب صلوات اللہ علیہا کی مکمل سوانح عمری مع واقعات کربلا کاغذ چکنا سفید ۸/

سوانحعمری حضرت سلیمان فارسی ۴/

سوانح عمری ابوذر غفاری رضہ ۴/

سوانح آل ہاشم

حضرت [illegible] سے لیکر تمام دور عباسیہ تک [illegible] صدیون کے حالات ہین، زمانہ کے مورخ جو دریا بہا گئے ہین وہ مولف نے سمیٹ کر کوزہ مین [illegible] ہین قیمت صرف ۴/

فاروق اعظم

حضرت عمر کی سوانح عمری ہے بنا [illegible] مذہب لیے ہین مع اثبات کے صحیح واقعات ہین۔ ہر فرقہ خوشی سے دیکھ سکتا ہے قیمت صرف ۶/

اصلاح المراسم

نقصان رسان مراسم اور مضحکہ خیز عقائد کی اصلاح ہے گھر گھر رہنے کے قابل ہے بلا قیمت

ان کتابون مین لکھنؤ کی مستند زبان اور ٹکسالی اردو کا خاص لطف ہے طرز ادا اور خانہ ہی عبارت دلکش ہو جیسے نئے نقرون مین واقعات کی تفصیل، حقیقت کا اظہار، حالات کی تصریح محاورون کا مزہ۔ روزمرہ کی خوبی۔ طرز بیان مین خوبی سامنے کی لفظون مین دور کی بات ہے۔ ہر بات توجہ کی محتاج ہے دیکھنے کے لائق کتابین ہین۔

سفرنامہ قسطنطنیہ و عراق و ایران

از جناب سید حسن عسکری صاحب ڈپٹی کلکٹر۔ سابق ترجمان قنصل خانہ بغداد و ممبر لیجسلیٹو کونسل ۱۸

صمصام العوام جناب شمس العلما مولانا سید ابن حسن صاحب قبلہ [illegible]

فغان آرزو جناب [illegible] حسین صاحب آرزو لکھنوی کا دیوان [illegible]

ملنے کا پتہ: مطبع نور الاسلام کا گنج باغ میر عشق لکھنؤ